بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شذرات

بہت زمانے سے مجھے عربی زبان کو آسان طریقے پر سکھانے کا شوق رہا اس سلسلے میں وہ تمام درسی کتابیں میری نظر سے گذریں جو ہندوستان اور بیرون ہند میں عربی زبان سکھانے کے لئے مرتب کی گئیں، بیرونِ ہند کے دو حصے کئے جا سکتے ہیں، ایک تو وہ علاقے جہاں عربی مادری زبان ہے۔ مثلاً مصر و عرب دوسرے وہ ممالک جہاں دوسری زبانیں رائج ہیں۔ مثلاً انگلستان جرمنی وغیرہ۔ ہندوستان کے مرتب کردہ کورسوں میں مجھے تخلیق سے زیادہ تقلید کارفرما نظر آئی۔ لہذا ان میں یا تو مصر کی پیروی ہے یا یورپی زبانوں کے طرزِ تعلیم کا ناقص تتبع مصر و عرب کے مرتبہ کردہ کورسوں میں چونکہ مادری زبان اور مقامی حالات کی رعایت مدِنظر ہوتی ہے۔ اس لئے ان میں سے کوئی بھی ہمارے ماحول میں ابتدائی

مراحل طے کرانے کے لئے کامیاب نظر نہیں آتا، رہے وہ کورس جو یورپ میں عربی زبان سکھانے کے لئے مرتب کئے گئے ہیں۔ سو وہ ایک حد تک کامیاب ضرور ہیں لیکن ان میں سب سے بڑا نقص عربی زبان کا مزاج نہ سمجھنے کی وجہ سے اس کی لچک سے فائدہ نہ اٹھانا ہے

عربی زبان کا مزاج

دوسری زبانوں کی طرح عربی زبان بھی اپنا ایک خاص مزاج رکھتی ہے اور جب تک اس کے مزاج کی رعایت ملحوظ نہ رکھی جائے اس کا سیکھنا ہمارے لئے دشوار تر ہوتا چلا جائے گا۔ جہاں تک میرا تجربہ ہے عربی زبان اپنے مزاج میں ایک ایسی لچک رکھتی ہے جس کی مثال دوسری زبانوں میں نادر ہے اس میں ایک "مادہ" سے متفرق شکلیں مختلف وزنوں پر جدا جدا معنوں کے لئے بنائی جاتی ہیں، اگر طالب علم صرف ایک مادہ کی شکلوں کو ذہن نشین کرلے تو اسے دیگر تمام مادوں سے بہت سی شکلیں بنانی آجائیں گی، نہ صرف شکلیں بنانا بلکہ ان کے معنی بنانا بھی آسان ہوجائیں گے، عربی زبان کے مزاج کی اس لچک سے فائدہ اٹھانے کے بعد طالب علم کتاب کے محدود الفاظ سے آگے بڑھ کر نئے الفاظ ڈھالنے اور ان کو برمحل استعمال کرنے لگے گا۔ جس کی وجہ سے اس کے دماغ میں ایک وسعت اور دل میں آگے بڑھنے کا شوق

پیدا ہو جائے گا۔

لغت ہر زبان کو سیکھنے اور اس میں ترقی کرنے کے لئے لغت (ڈکشنری) دیکھنا اور اس سے مدد حاصل کرنا لازمی ہے لیکن افسوس کہ عربی طلبہ لغت سے انجان رہنے کے باعث چند محدود کتابی الفاظ کے علاوہ کچھ نہیں جانتے، عربی لغت دیکھنے کے لئے مادہ معلوم کرنا ضروری ہے اور ہمارے کسی کورس میں مادہ کی تشریح عربی کا مزاج سمجھتے ہوئے نہیں کی گئی اس لئے لغت ہم سے دور ہی رہی اگر پاس آئی بھی تو مادہ نہ جاننے کی وجہ سے اس سے فائدہ اٹھانا مشکل ہو گیا۔

ہمارا طرزِ تعلیم عربی کے مزاج اور لغت کی اہمیت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ہم نے اپنے طریقۂ تعلیم میں یہ کوشش کی ہے کہ طالب علم بغیر رٹے مشکل و نامانوس اصطلاحات سے بچ کر صرف و نحو کے اہم قواعد علمی و عملی طور پر ضبط کرتے ہوئے تھوڑی مدت میں اتنی ٹھوس قابلیت پیدا کر لے کہ عربی کی جو کتاب ہاتھ میں لے اسے بآسانی لغت کی مدد سے سمجھ جائے۔

ہمارے مخاطب وہ لوگ ہیں جو اردو زبان بے تکلف لکھ پڑھ سکتے ہیں یا جن کی قابلیت کم از کم اردو مڈل کے مساوی ہے

چونکہ ہمارا مقصد عربی کے چند محدود الفاظ کی مشق کرانا نہیں ہے اس لئے قصوں یا مکالموں کے مروجہ طریقوں سے ہٹ کر ٹھوس اور پختہ طریقۂ تعلیم اختیار کیا گیا ہے۔

کتاب کی تالیف کے دوران میں میں نے متعدد عربی کلاسیں جاری کیں جن میں مختلف قابلیتوں کے طلبہ کو یہ اسباق پڑھانے کا عملی طور پر بھی تجربہ کیا گیا۔ مجھے محسوس ہوا کہ سبق پڑھنے اور مشقیں کرنے کے بعد طالب علم بآسانی ہماری غرض تک پہونچنے میں کامیاب ہو جاتا ہے اور اس کے دماغ میں الفاظ رٹنے کی بجائے نئے نئے الفاظ ڈھالنے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے جس سے لسانی وسعت کے ساتھ ساتھ زباندانی کا اشتیاق بڑھتا جاتا ہے اور عربی زبان کے دشوار ہونے کے خطرات زائل ہوتے رہتے ہیں۔

مسائل کو عام فہم بنانے کے لئے نہایت آسان زبان اختیار کی ہے۔ اس لئے بغیر کسی استاذ کی مدد کے وہ سمجھے جا سکتے ہیں۔ لیکن جہاں تک میرا تجربہ ہے بغیر استاذ کی اصلاح کے کوئی زبان پختگی سے نہیں سیکھی جا سکتی، میرا ہر زبان سیکھنے والے کو یہی مشورہ ہے کہ وہ ابتدائی مراحل میں استاذ کی رہنمائی ضرور حاصل کرے۔

عربی کے نئے الفاظ سبق کے شروع میں نمبروار درج کئے گئے ہیں اور ان کے معنی کتاب کے آخر میں ضروری تشریح کے ساتھ بطور فرہنگ یکجا کر دیئے گئے ہیں۔ اُستاذ اور طلبہ کے لئے جو ہدایات عموماً درسی کتب کے شروع میں درج کی جاتی ہیں۔ ان کی ضرورت ہم یہاں محسوس نہیں کرتے اس لئے کہ اسباق کے مواد کی ترتیب نے اس خلا کو خود ہی پُر کر دیا ہے۔

التماس آخر میں تمام عربی علماء سے میری درخواست ہے کہ وہ اس کتاب کے متعلق اپنی رائے اور بے لاگ تنقید سے مجھے آگاہ کریں اور جو تعلیمی کمزوریاں انہیں نظر آئیں ان سے مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت ان تمام خامیوں سے محفوظ رہے۔

وَمَا توفِیقی اِلاَّ بِاللّٰہِ

طاہر سورتی

مکتبہ انجمن ترقی عربی (ہند)

محمد علی روڈ۔ بمبئی ۳

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پہلا سبق

مَا (۱) وَ (۲) أَ، هَلْ (۳) لَا (۴) نَعَمْ (۵) هٰذَا (۶)

هٰذِهٖ (۷) كُرْسِيٌّ (۸) مَقْعَدٌ (۹) قَلَمٌ (۱۰) كِتَابٌ (۱۱)

صَفٌّ (۱۲) طَاوِلَةٌ (۱۳) مَكْتَبَةٌ (۱۴) كُرَّاسَةٌ (۱۵)

مَدْرَسَةٌ (۱۶) سَبُّوْرَةٌ (۱۷) طَبَاشِيْرُ (۱۸)

دَوَاةٌ (۱۹)

مبتدا خبر عربی میں جب ہم کوئی ایسا جملہ بولیں جس کا ایک جُز اسم (نام) ہو اور دوسرا جزو اس نام کے متعلق کچھ بتائے یا خبر دے تو وہ جملہ "جملہ اِسْمِیّہ" کہلاتا ہے، اور وہ نام جس کے متعلق کچھ بتایا جائے یا خبر دی جائے یا کچھ دریافت کیا جائے "مبتدا" کہلاتا ہے اور جو کچھ مبتدا کے متعلق کہا جائے یا بتایا جائے یا جو کچھ مبتدا کے بارے میں خبر دی جائے یا بتایا جائے "خبر" کہلاتا ہے دیکھئے:-

۱- مَا هٰذَا؟ ۲- هٰذَا قَلَمٌ ۳- هٰذِهٖ دَوَاةٌ

تین اسمیہ جملے ہیں۔ جملہ ۱ میں پہلا جُز "مَا" ایک سوالیہ نام ہے اور "هٰذَا" خبر ہے جملہ ۲ میں "هٰذَا" مبتدا ہے اور "قَلَمٌ" اس کی خبر ہے جملہ ۳ میں "هٰذِهٖ" مبتدا ہے

اور "دَوَاۃٌ" اس کی سر ہے۔

عربی میں مبتدا اور خبر سے مل کر جملہ پورا ہو جاتا ہے لہذا اردو میں بھی اس کے معنے پورے جملے میں کئے جائیں گے مثلاً "هٰذَا قَلَمٌ" عربی میں مبتدا اور خبر سے مل کر پورا جملہ ہو گیا لہذا اردو میں اس جملہ کے معنی "یہ قلم ہے" کیا جائیگا، بظاہر عربی کے جملہ میں "ہے" کے لئے کوئی خاص لفظ نظر نہیں آتا لیکن صرف اس لئے کہ اردو میں بغیر "ہے" کے جملہ پورا نہیں ہوتا ہم "ہے" بڑھا لیتے ہیں۔

مَا - أَ - هَلْ "مَا" اور "أَ، هَلْ" میں فرق یہ ہے کہ "مَا" جملہ کا ایسا جزو ہوتا ہے جس کے بغیر جملہ ناقص اور نا مکمل ہو جاتا ہے اس لئے کہ "ما" مبتدا ہوتا ہے اور جب مبتدا نہ ہو تو خبر کس اسم کی دی جائیگی؟ اس کے برخلاف "أ، هَلْ" پورے جملہ پر آتے ہیں اور اس جملہ میں سوالیہ معنے پیدا کر دیتے ہیں اگر جملہ سے ان کو نکال دیا جائے تو جملہ پورا رہیگا صرف سوالیہ معنے باقی نہ رہیں گے، مثلاً "مَا هٰذَا؟" میں سے اگر "مَا" نکال دیا جائے تو صرف "هٰذَا" بچے گا جو پورا جملہ نہیں بلکہ ایک لفظ ہے لیکن "أَهٰذَا كِتَابٌ" اور "هَلْ هٰذِهٖ دَوَاةٌ؟" میں سے اگر "أ، هَلْ" کو نکال دیا جائے تو جملے مکمل رہیں گے صرف سوالیہ معنے باقی نہ رہیں گے۔

دوسرا فرق یہ ہے کہ "مَا" کے جواب میں ایک اقراری جملہ بولا جاتا ہے اور "أ، هل" کے سوالیہ جملوں کے جواب میں "لَا" یا "نَعَمْ" بھی کہنا پڑتا ہے، مثلاً ایک قلم لیکر ہم سوال کریں "مَا هٰذَا؟" تو اس کا جواب صرف "هٰذَا قَلَمٌ" ہوگا، لیکن "أَهٰذَا قَلَمٌ" یا "هَلْ هٰذَا

"قَلَمٌ" کے جواب میں حسب موقع (اگر قلم لیکر سوال کیا جائے تو) "نَعَمْ! هٰذَا قَلَمٌ" یا (اگر کتاب لیکر سوال کیا جائے تو) "لَا، هٰذَا كِتَابٌ" کہا جائیگا۔

مُذَكَّر. مُؤَنَّث عربی میں "مذکر" نر کو اور "مؤنث" مادہ کو کہتے ہیں، مؤنث کی پہلی علامت یہ ہے کہ اس کے آخر میں گول "تا ۃ" ہوتی ہے مثلاً "دَوَاةٌ" "كُرَّاسَةٌ" وغیرہ جملہ اسمیہ میں اگر مبتدا مذکر ہو تو خبر بھی مذکر اور اگر مبتدا مؤنث ہو تو خبر بھی مؤنث ہوگی۔

وَ دو علیحدہ لفظوں کو یا دو علیحدہ جملوں کو ملاتا ہے۔

هٰذَا وَهٰذِهٖ - كُرْسِيٌّ وَطَاوِلَةٌ - مَقْعَدٌ وَمَكْتَبَةٌ - قَلَمٌ وَدَوَاةٌ. صَفٌّ وَمَدْرَسَةٌ. كِتَابٌ وَكُرَّاسَةٌ. سَبُّوْرَةٌ وَطَبَاشِيْرُ. نَعَمْ وَلَا. هٰذَا وَهٰذَا. كِتَابٌ وَكِتَابٌ. زَيْدٌ وَحَسَنٌ. حَارِثٌ وَحَامِدٌ. مُحَمَّدٌ وَصَالِحٌ. مَا هٰذَا؟ هٰذَا قَلَمٌ. مَا هٰذِهٖ؟ هٰذِهٖ مَكْتَبَةٌ. مَا هٰذَا؟ هٰذَا مَقْعَدٌ- مَا هٰذِهٖ؟ هٰذِهٖ كُرَّاسَةٌ. مَا هٰذَا؟ هٰذَا كِتَابٌ. مَا هٰذِهٖ؟ هٰذِهٖ مَدْرَسَةٌ. مَا هٰذَا؟ هٰذَا صَفٌّ. مَا هٰذِهٖ؟ هٰذِهٖ سَبُّوْرَةٌ. مَا هٰذَا؟ هٰذَا طَبَاشِيْرُ. مَا هٰذِهٖ؟ هٰذِهٖ دَوَاةٌ. مَا هٰذَا وَمَا هٰذَا؟ هٰذَا قَلَمٌ وَهٰذَا

كِتَابٌ . هٰذَا كُرْسِيٌّ وهٰذَا مَقْعَدٌ . مَا هٰذِهٖ؟
ومَا هٰذِهٖ؟ هٰذِهٖ مَكْتَبَةٌ وهٰذِهٖ كُرَّاسَةٌ.
هٰذِهٖ طَاوِلَةٌ وهٰذِهٖ دَوَاةٌ . مَا هٰذَا ومَا هٰذِهٖ؟
هٰذَا قَلَمٌ وهٰذِهٖ دَوَاةٌ . هٰذَا كُرْسِيٌّ وهٰذِهٖ
طَاوِلَةٌ . هٰذَا كِتَابٌ وهٰذِهٖ كُرَّاسَةٌ . هٰذَا
صَفٌّ وهٰذِهٖ سَبُّوْرَةٌ . أَهٰذَا كِتَابٌ؟ نَعَمْ،
هٰذَا كِتَابٌ . لَا، هٰذَا قَلَمٌ . هَلْ هٰذَا كُرْسِيٌّ؟
نَعَمْ، هٰذَا كُرْسِيٌّ . لَا . هٰذَا مَقْعَدٌ . أَهٰذِهٖ
سَبُّوْرَةٌ؟ نَعَمْ، هٰذِهٖ سَبُّوْرَةٌ . لَا، هٰذِهٖ طَاوِلَةٌ.
أَهٰذِهٖ كُرَّاسَةٌ؟ نَعَمْ، هٰذِهٖ كُرَّاسَةٌ . لَا
هٰذِهٖ دَوَاةٌ . هَلْ هٰذَا طَبَاشِيْرُ؟ نَعَمْ هٰذَا
طَبَاشِيْرُ . لَا هٰذَا قَلَمٌ . هَلْ هٰذِهٖ دَوَاةٌ؟
نَعَمْ، هٰذِهٖ دَوَاةٌ . لَا هٰذِهٖ كُرَّاسَةٌ . هَلْ
هٰذَا قَلَمٌ؟ لَا هٰذَا كِتَابٌ . نَعَمْ هٰذَا
قَلَمٌ . أَهٰذَا مَقْعَدٌ؟ نَعَمْ هٰذَا مَقْعَدٌ .
لَا هٰذَا كُرْسِيٌّ . هَلْ هٰذَا صَفٌّ؟ نَعَمْ،
هٰذَا صَفٌّ .

هٰذَا صَفٌّ - هٰذَا كُرْسِيٌّ - هٰذَا قَلَمٌ -
هٰذَا مَقْعَدٌ - هٰذَا طَبَاشِيْرُ - هٰذِهٖ طَاوِلَةٌ -
هٰذِهٖ كُرَّاسَةٌ - هٰذِهٖ مَكْتَبَةٌ - هٰذِهٖ مَدْرَسَةٌ -
هٰذِهٖ سَبُّوْرَةٌ - هٰذِهٖ دَوَاةٌ -

هٰذَا قَلَمٌ وَهٰذِهٖ دَوَاةٌ - هٰذَا كِتَابٌ وَهٰذِهٖ
كُرَّاسَةٌ - هٰذَا صَفٌّ وَهٰذِهٖ مَكْتَبَةٌ - هٰذِهٖ سَبُّوْرَةٌ
وَهٰذَا طَبَاشِيْرُ - هٰذِهٖ طَاوِلَةٌ وَهٰذَا كُرْسِيٌّ -

أَهٰذَا كِتَابٌ وَهٰذَا قَلَمٌ ؟ - نَعَمْ هٰذَا
كِتَابٌ وَهٰذَا قَلَمٌ - هَلْ هٰذَا كُرْسِيٌّ وَهٰذِهٖ
طَاوِلَةٌ ؟ نَعَمْ هٰذَا كُرْسِيٌّ وَهٰذِهٖ طَاوِلَةٌ - أَهٰذِهٖ
سَبُّوْرَةٌ وَهٰذَا طَبَاشِيْرُ؟ نَعَمْ هٰذِهٖ سَبُّوْرَةٌ وَهٰذَا طَبَاشِيْرُ

تمرین ۱: آج کے سبق سے مذکر اور مونث اسم الگ الگ لکھو۔

تمرین ۲: جملے درست کرو۔

هٰذَا طَاوِلَةٌ - هٰذِهٖ كِتَابٌ - مَا هٰذَا
كِتَابٌ - هَلْ هٰذَا؟ أَهٰذِهٖ كِتَابٌ -
هَلْ هٰذَا دَوَاةٌ؟

تمرین ۳: خالی جگہوں کو مُناسب الفاظ سے پُر کرو۔

۱۔ هَلْ هٰذَا .... ؟ ۲۔ هٰذِهِ .... ۳۔ .... كِتَابٌ

۴۔ ...... هٰذَا؟ ۵۔ ...... طَاوِلَةٌ۔

تمرین ۴: عربی بناؤ۔

۱۔ یہ میز اور کرسی ہے۔ ۲۔ یہ کیا ہے (مذکر) ۳۔ کیا یہ اسٹول ہے؟
۴۔ ہاں یہ اسٹول ہے ۵۔ نہیں یہ کرسی ہے ۶۔ کیا یہ قلم اور یہ دوات ہے؟
۷۔ نہیں، یہ چاک ہے اور یہ سیاہ تختہ ہے ۸۔ یہ (مؤنث) کیا ہے ۹۔ کیا یہ کاپی ہے ۱۰۔ کیا یہ ڈیسک ہے اور یہ سیاہ تختہ ہے؟ ۱۱۔ یہ مدرسہ ہے اور یہ کلاس ہے۔ ۱۲۔ یہ کرسی ہے اور یہ کاپی ہے۔ ۱۳۔ یہ کیا ہے اور یہ کیا ہے
۱۴۔ میز اور قلم اور دوات ۱۵۔ یہ کتاب ہے اور یہ قلم ہے اور یہ دوات ہے۔
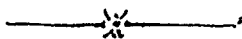
دُوسرا سبق

مَنْ (۱) أُسْتَاذٌ، مُعَلِّمٌ (۲) تِلْمِيذٌ، مُتَعَلِّمٌ، طَالِبٌ (۳)۔
أُسْتَاذَةٌ، مُعَلِّمَةٌ (۴) تِلْمِيذَةٌ، مُتَعَلِّمَةٌ، طَالِبَةٌ (۵)
رَجُلٌ، مَرْءٌ (۶) إِمْرَأَةٌ، مَرْأَةٌ (۷) هُوَ (۸) هِيَ (۹)
أَنْتَ (۱۰) أَنْتِ (۱۱) أَنَا (۱۲)

مَنْ مَنْ جملہ میں "مَا" کی طرح مبتدا ہوتا ہے، فرق یہ ہے کہ "مَنْ" عقلمند مخلوق کے لئے استعمال ہوتا ہے جیسے آدمی، جن، فرشتہ۔ اور "ما" بے جان یا غیر عقلمند مخلوق کے لئے جیسے کتاب، گائے، سیب وغیرہ۔

اسم نام کبھی تو ظاہر ہوتا ہے مثلاً کِتَابٌ، رَجُلٌ، زَیْدٌ وغیرہ اور کبھی پوشیدہ ہوتا ہے مثلاً یہ (هٰذَا) تُو (أَنْتَ) اور میں (أَنَا)، پوشیدہ نام دراصل کسی ظاہر نام کی جگہ استعمال کیا جاتا ہے۔ دیکھئے، جب آپ "هٰذَا" کہتے ہیں تو کسی ایسی چیز کی طرف اشارہ ہوتا ہے جس کا نام آپ پوشیدہ رکھتے ہیں، جب آپ "أَنْتَ" کہتے ہیں تو اسے آپ سامنے والے آدمی کے نام کی جگہ استعمال کرتے ہیں۔ اسی طرح "أَنَا" کو خود آپ اپنے نام کی بجائے استعمال کرتے ہیں۔ آج کے سبق میں ۹ سے ۱۲ تک پوشیدہ نام (ضمیریں) ہیں

اُسْتَاذٌ وَتِلْمِیْذٌ ۔ مُعَلِّمٌ وَمُتَعَلِّمٌ ۔ مُعَلِّمَةٌ وَمُتَعَلِّمَةٌ
أُسْتَاذَةٌ وَتِلْمِیْذَةٌ ۔ مُتَعَلِّمٌ وَمُتَعَلِّمَةٌ ۔ رَجُلٌ
وَإِمْرَأَةٌ ۔ تِلْمِیْذٌ وَمَدْرَسَةٌ ۔ أُسْتَاذٌ وَصَفٌّ
هُوَ وَأَنْتَ ۔ أَنْتَ وَأَنْتِ ۔ أَنَا وَهٰذَا ۔ مُعَلِّمٌ وَ
طَبَاشِیْرُ ۔ تِلْمِیْذٌ وَكُرَّاسَةٌ ۔ حَسَنٌ وَحَامِدٌ
وَرَجُلٌ ۔

مَنْ هٰذَا ؟ هٰذَا رَجُلٌ ۔ هٰذَا أُسْتَاذٌ ۔ هٰذَا

زَيْدٌ ۔ هٰذَا تِلْمِيْذٌ ۔ هٰذَا حَامِدٌ ۔ هٰذَا مُعَلِّمٌ ۔ هٰذَا مُتَعَلِّمٌ ۔

مَنْ هٰذِهٖ ؟ هٰذِهٖ إِمْرَأَةٌ ۔ هٰذِهٖ أُسْتَاذَةٌ ۔ هٰذِهٖ مَرْيَمُ ۔ هٰذِهٖ تِلْمِيْذَةٌ ۔ هٰذِهٖ عَائِشَةُ ۔ هٰذِهٖ طَالِبَةٌ ۔ هٰذِهٖ مُتَعَلِّمَةٌ ۔

مَنْ هُوَ ؟ هُوَ أُسْتَاذٌ ۔ هُوَ تِلْمِيْذٌ ۔ هُوَ زَيْدٌ ۔

مَنْ هِيَ ؟ هِيَ مُعَلِّمَةٌ ۔ هِيَ مُتَعَلِّمَةٌ ۔ هِيَ مَرْيَمُ ۔

مَنْ هُوَ ، هَلْ هُوَ أُسْتَاذٌ ؟ نَعَمْ ، هُوَ أُسْتَاذٌ لَا ، هُوَ تِلْمِيْذٌ ۔ مَنْ هِيَ ، هَلْ هِيَ مُتَعَلِّمَةٌ ؟ نَعَمْ هِيَ مُتَعَلِّمَةٌ ۔ لَا ، هِيَ مُعَلِّمَةٌ ۔ مَنْ أَنْتَ ؟ أَنَا رَجُلٌ ۔ أَنَا أُسْتَاذٌ ۔ أَنَا طَالِبٌ ۔ أَنَا زَيْدٌ

أَنَا تِلْمِيْذٌ ۔ أَنَا مَحْمُوْدٌ ۔

مَنْ أَنْتِ ؟ أَنَا تِلْمِيْذَةٌ ۔ أَنَا أُسْتَاذَةٌ ۔ أَنَا إِمْرَأَةٌ أَنَا طَالِبَةٌ ۔ أَنَا خَدِيْجَةُ ۔ أَنَا مُعَلِّمَةٌ ۔

مَنْ أَنَا (مذکر) أَنْتَ مُعَلِّمٌ ۔ أَنْتَ مُتَعَلِّمٌ ۔ أَنْتَ رَجُلٌ أَنْتَ تِلْمِيْذٌ ۔

مَنْ أَنَا (مونث) ؟ أَنْتِ مُتَعَلِّمَةٌ ۔ أَنْتِ مُعَلِّمَةٌ ۔ أَنْتِ

إِمْرَأَةٌ - أَنْتِ مَرْيَمُ - أَأَنْتَ زَيْدٌ وَهٰذَا حَسَنٌ ؟ نَعَمْ
أَنَا زَيْدٌ وَهٰذَا حَسَنٌ - هَلْ أَنْتِ مَرْيَمُ وَهٰذِهِ خَدِيْجَةُ
نَعَمْ أَنَا مَرْيَمُ وَهٰذِهِ خَدِيْجَةُ - أَأَنْتِ مُعَلِّمَةٌ ؟ نَعَمْ
أَنَا مُعَلِّمَةٌ - لَا ، أَنَا تِلْمِيْذَةٌ -

هَلْ أَنْتَ أُسْتَاذٌ ؟ نَعَمْ أَنَا أُسْتَاذٌ - لَا أَنَا
تِلْمِيْذٌ -

مَنْ أُسْتَاذٌ وَمَنْ تِلْمِيْذٌ ؟ أَنَا أُسْتَاذٌ وَهٰذَا
تِلْمِيْذٌ - مَنْ أُسْتَاذَةٌ وَمَنْ تِلْمِيْذَةٌ ؟ أَنَا أُسْتَاذَةٌ
وَهٰذِهِ تِلْمِيْذَةٌ - مَنْ هٰذَا وَمَا هٰذَا ؟ - هٰذَا
تِلْمِيْذٌ وَهٰذَا كِتَابٌ - مَنْ هٰذِهِ وَمَا هٰذِهِ ؟ -
هٰذِهِ أُسْتَاذَةٌ وَهٰذِهِ كُرَّاسَةٌ - هَلْ هُوَ أُسْتَاذٌ
نَعَمْ هُوَ أُسْتَاذٌ - لَا ، هُوَ تِلْمِيْذٌ - هَلْ هِيَ طَالِبَةٌ
نَعَمْ هِيَ طَالِبَةٌ - لَا ، هِيَ مُعَلِّمَةٌ - أَأَنْتَ أُسْتَاذٌ وَ
هٰذَا تِلْمِيْذٌ ؟ نَعَمْ ، أَنَا أُسْتَاذٌ وَهٰذَا تِلْمِيْذٌ -

هٰذِهِ إِمْرَأَةٌ وَهٰذَا رَجُلٌ - هٰذَا طَالِبٌ وَ
هٰذِهِ طَالِبَةٌ - هٰذِهِ أُسْتَاذَةٌ وَهٰذِهِ تِلْمِيْذَةٌ -
أَنَا رَجُلٌ وَهِيَ إِمْرَأَةٌ - أَنْتِ تِلْمِيْذَةٌ وَهٰذِهِ

مَدْرَسَةٌ ۔ هٰذا صَفٌّ وَهٰذِهٖ مَكْتَبَةٌ ۔ أَنَا حَامِدٌ وَهٰذَا مَرْيَمُ ۔ أَنَا مُتَعَلِّمٌ وَهٰذا الْكِتَابُ وَهٰذا قَلَمٌ وَهٰذِهٖ دَوَاةٌ ۔ هٰذِهٖ مَدْرَسَةٌ وَ هُوَ أُسْتَاذٌ وَهٰذا كُرْسِيٌّ وَهٰذِهٖ طَاوِلَةٌ وَأَنَا تِلْمِيْذٌ وَأَنْتَ تِلْمِيْذٌ وَهِيَ تِلْمِيْذَةٌ وَهٰذِهٖ سَبُّوْرَةٌ ۔

تمرین ۱ سبق کے کوئی دس جملے لیکر ان میں سے مبتدا اور خبر الگ الگ لکھو۔

تمرین ۲ جملے صحیح کرو۔

هٰذِهٖ قَلَمٌ ۔ هُوَ إِمْرَأَةٌ ۔ هِيَ تِلْمِيْذٌ ۔ مَنْ هٰذا ؟ (کتاب کے لئے سوال) مَا هٰذا (استاذ کے لئے سوال) مَا هٰذا تِلْمِيْذَةٌ ؟

تمرین ۳ عربی بنائیے

۱۔ وہ کون ہے اور تو کون ہے ؟ ۲۔ کیا وہ اُستاد ہے اور تو شاگرد ہے۔ ۳۔ ہاں میں شاگرد ہوں اور تو اُستاد ہے۔ ۴۔ آپ کون ہیں اور یہ کیا ہے۔ ۵۔ میں استاذ ہوں اور یہ کتاب ہے۔ ۶۔ یہ مرد ہے اور یہ طالب علم

ہے۔ ۷۔ یہ مدرسہ ہے اور یہ میز ہے اور یہ کرسی ہے۔ ۸۔ میں معلمہ ہوں اور یہ شاگردنی ہے۔ ۹۔ آپ (مؤنث) کون ہیں۔ ۱۰۔ وہ عورت ہے اور آپ مرد ہیں۔ ۱۱۔ وہ اور میں آپ اور وہ (مؤنث) آپ (مؤنث) اور وہ۔ ۱۲۔ کیا آپ فاطمہ ہیں اور میں عائشہ ہوں۔ ۱۳۔ یہ (مؤنث) کیا ہے اور وہ (مؤنث) کون ہے؟ ۱۴۔ یہ دوات ہے اور وہ طالب علم ہے۔ ۱۵۔ استاذ کون ہے اور شاگرد کون ہے؟

تیسرا سبق

كَتَبَ (۱)　كَتَبَتْ (۲)　كَتَبْتَ (۳)　كَتَبْتِ (۴)　كَتَبْتُ (۵)

فَعَلَ (۶)　ذَهَبَ (۷)　جَلَسَ (۸)　سَمِعَ (۹)　عَلِمَ (۱۰)

قَرَأَ (۱۱)　فَهِمَ (۱۲)　جَهِلَ (۱۳)　إِلٰهٌ (۱۴)

رَسُوْلٌ (۱۵)

فعل کسی خاص زمانہ میں کوئی کام کرنا یا کسی کام کا ہونا "فعل" کہلاتا ہے۔

گذرے ہوئے زمانہ میں کسی کام کا کرنا یا ہونا فعل ماضی کہلاتا ہے عربی زبان میں فعل ماضی کے چند خاص اوزان اور چند خاص شکلیں ہوتی ہیں جن میں تھوڑا تھوڑا سا فرق ہوتا ہے اگر ہم ان چند شکلوں کو پہچان لیں تو پھر ہمکو فعل ماضی بنانے میں

کوئی دشواری پیش نہ آئے گی۔

اِس سبق میں ہم نے فعل ماضی کی پانچ شکلیں بتائی ہیں :-

(۱) کَتَبَ (۲) کَتَبَتْ (۳) کَتَبْتَ (۴) کَتَبْتِ (۵) کَتَبْتُ

سبق میں ہم نے صرف "کَتَبَ" کی پانچوں شکلیں لکھ کر باقی ۱ سے ۱۳ تک افعال کی پہلی شکلیں لکھ دی ہیں تاکہ اُن کی بقیہ شکلیں آپ خود بنائیں۔

قاعدہ یہ ہے کہ پہلی شکل کے آخر میں ساکن "تْ" بڑھا دینے سے دوسری شکل بن جاتی ہے پہلی شکل مذکر کے لئے ہے اور دوسری شکل مؤنث کے لئے مثلاً جَلَسَ وہ بیٹھا (مذکر) کے آخر میں "تْ" بڑھانے سے "جَلَسَتْ" وہ بیٹھی (مؤنث) ہوا اسی طرح کَتَبَ سے کَتَبَتْ۔ سَمِعَ سے سَمِعَتْ۔ قَرَأَ سے قَرَأَتْ

اگر ہم پہلی شکل کے آخری حرف کو ساکن کر کے اس کے آخر میں ایک زبر والی "تَ" بڑھا دیں تو یہ تیسری شکل بن جاتی ہے جسکے معنی ہیں تُو۔ تم۔ یا آپ، آتا ہے اور اگر بجائے زبر والی "تَ" کے اِس کے آخر میں زیر والی "تِ" کا اضافہ کر دیں تو یہ شکل مؤنث کے لئے مستعمل ہوتی ہے مثلاً "جَلَسَ" کے آخری حرف "س" کو ساکن کر کے ہم اس کے آگے "تَ" بڑھا دیں تو اس کی شکل "جَلَسْتَ" ہو جائیگی (تو بیٹھا آپ بیٹھے (مذکر) اور اس کی "ت" کو زیر کر دینے سے یہ شکل "جَلَسْتِ" (تو بیٹھی آپ بیٹھیں مؤنث) ہو جائیگی اسی طرح جَہِلَ سے جَہِلْتَ (آپنے نادانی کی مذکر) اور جَہِلْتِ (آپ نے نادانی کی مؤنث) فَعَلَ سے فَعَلْتَ

(تو نے کوئی کام کیا مذکر) اور فَعَلْتِ تو نے کوئی کام کیا (مؤنث)
اسی طرح تیسری شکل لی "ت" پر اگر ہم پیش لگا دیں تو یہ پانچویں شکل بنجاتی
ہے جسکے معنی "میں" ہوتے ہیں۔ مثلاً جَلَسْتَ سے جَلَسْتُ میں بیٹھا یا
میں بیٹھی (مذکر مونث) اور فَعَلْتَ سے فَعَلْتُ میں نے کیا (مذکر مونث)

اسم معرفہ اور اسم نکرہ | کسی شخص یا کسی چیز کا خاص نام اسم معرفہ کہلاتا ہے۔
مثلاً زَیْدٌ ۔ دہلی وغیرہ۔
ایک قسم کی کئی چیزوں کے لئے جو ایک نام بولا جاتا ہے وہ اسمِ نکرہ کہلاتا ہے
مثلاً رَجُلٌ ۔ قَلَمٌ ۔ کِتَابٌ وغیرہ اردو میں نکرہ اسم کے معنی میں کوئی کیسی یا ایک
لگا دیئے جاتے ہیں مثلاً کوئی مرد کوئی قلم کوئی کتاب وغیرہ۔

اسم نکرہ کو معرفہ بنانے کا طریقہ | اگر ہمیں کسی اسمِ نکرہ کو معرفہ بنانا ہو تو اس کے
شروع میں اَلْ (الف لام) بڑھا دینگے جس اسم کو ہم "ال" (الف لام) لگا کر معرفہ
بنائیں اسکے آخری حرف پر تنوین (یعنی دو زبر یا دو زیر یا دو پیش ٌ ً ٍ) نہیں آتے۔

مثالیں :۔

نکرہ	معرفہ
إِلٰهٌ کوئی معبود	اللّٰهُ . خدا
رَسُوْلٌ . کوئی پیغمبر	الرَّسُوْلُ : خاص رسول
قَلَمٌ . کوئی قلم	الْقَلَمُ . خاص قلم

طَاوِلَةٌ : کوئی میز الطَّاوِلَہ ۔ خاص میز
تِلْمِیذٌ : کوئی شاگرد التِّلْمِیذُ : خاص طالب علم
(نوٹ) جونام پہلے سے معرفہ ہو اُس پر "ال" نہیں لگایا جاتا مثلاً
زَیْدٌ ۔ دھلی ۔ ھٰذَا (اسم اشارہ) هُوَ (اسم ضمیر) ۔

※

اللّٰهُ إِلٰهٌ ۔ مُحَمَّدٌ رَسُوْلٌ ۔ خَدِیْجَةُ تِلْمِیْذَةٌ ۔ زَیْدٌ رَجُلٌ ۔ أَلْمَرْأَةُ سَمِعَتْ ۔ الرَّجُلُ ذَهَبَ ۔ أَلأُسْتَاذُ كَتَبَ ۔ الرَّسُوْلُ قَرَأَ ۔ أَلْمُعَلِّمَةُ كَتَبَتْ ۔ التِّلْمِیْذَةُ جَلَسَتْ ۔ أَللّٰهُ عَلِمَ ۔ الطَّالِبُ فَهِمَ ۔ الْمَرْأَةُ جَهِلَتْ الْأُسْتَاذَةُ عَلِمَتْ ۔ التِّلْمِیْذُ كَتَبَ ۔ مَنْ كَتَبَ ؟ ۔ زَیْدٌ كَتَبَ ۔ الرَّجُلُ كَتَبَ
أَنَا كَتَبْتُ ۔ هُوَ كَتَبَ ۔
مَنْ جَلَسَتْ ؟ زَیْنَبُ جَلَسَتْ ۔ اَلْمَرْأَةُ جَلَسَتْ ۔ أَنَا جَلَسْتُ ۔ هِيَ جَلَسَتْ ۔ أَزَیْدٌ قَرَأَ ؟ نَعَمْ زَیْدٌ قَرَأَ ۔ هَلْ هِيَ جَلَسَتْ ؟ نَعَمْ هِيَ جَلَسَتْ ۔ أَمَرْیَمُ كَتَبَتْ ؟ ۔ نَعَمْ مَرْیَمُ كَتَبَتْ ۔ هَلْ هُوَ فَهِمَ ؟ ۔ نَعَمْ ، هُوَ فَهِمَ ۔ أَأَنْتَ كَتَبْتَ ؟ نَعَمْ أَنَا كَتَبْتُ ۔ أَأَنْتِ فَهِمْتِ ؟

تیسرا سبق

نَعَمْ أَنَا فَهِمْتُ ۔ أَمَرْيَمُ قَرَأَتْ ؟ ۔ نَعَمْ مَرْيَمُ قَرَأَتْ ۔
أَأَنَا كَتَبْتُ ؟ ۔ نَعَمْ أَنْتَ كَتَبْتَ ۔ أَزَيْدٌ كَتَبَ وَ
مُحَمَّدٌ قَرَأَ ؟ ۔ نَعَمْ زَيْدٌ كَتَبَ وَ مُحَمَّدٌ قَرَأَ ۔ أَأَنَا
كَتَبْتُ وَ مُحَمَّدٌ قَرَأَ ؟ ۔ نَعَمْ أَنْتَ كَتَبْتَ وَ
قَرَأَ ۔ مَنْ عَلِمَ وَمَنْ جَهِلَ ؟ أَللّٰهُ عَلِمَ وَالرَّجُلُ جَهِلَ ۔
اَلْأُسْتَاذُ عَلِمَ وَالتِّلْمِيذُ جَهِلَ ۔ مَنْ قَرَأَ وَ مَنْ كَتَبَ
أَنَا قَرَأْتُ وَ أَنْتَ كَتَبْتَ ۔ هُوَ قَرَأَ وَ هُوَ كَتَبَ ۔
أَلتِّلْمِيذُ قَرَأَ وَالْأُسْتَاذُ كَتَبَ ۔
أَأَنْتَ جَلَسْتَ وَقَرَأْتَ وَكَتَبْتَ وَذَهَبْتَ ؟ أَ
أَنَا قَرَأْتُ وَكَتَبْتُ وَذَهَبْتُ ۔ مَنْ أَنْتِ ۔ أَأَنْتِ
مَرْيَمُ وَأَنْتِ قَرَأْتِ وَكَتَبْتِ وَفَهِمْتِ ؟ ۔ نَعَمْ أَنَا
مَرْيَمُ وَأَنَا قَرَأْتُ وَكَتَبْتُ وَفَهِمْتُ
مَنْ سَمِعَتْ وَمَنْ كَتَبَتْ ؟ هِيَ سَمِعَتْ وَهٰذِهِ كَتَبَتْ
أَلْمُعَلِّمَةُ كَتَبَتْ وَأَنَا سَمِعْتُ ۔
أَللّٰهُ سَمِعَ ، أَلْمَرْأَةُ عَلِمَتْ ۔ أَنْتَ فَهِمْتَ ۔ أَ...
فَهِمْتِ ۔ أَنَا كَتَبْتُ ۔ هٰذِهِ قَرَأَتْ ۔ هٰذَا جَلَسَ
زَيْدٌ رَجُلٌ ۔ اَلطَّالِبَةُ إِمْرَأَةٌ ۔ هُوَ أُسْتَاذٌ ۔ الرَّجُلُ

مُعَلِّمٌ ـ اَلْمَرْأَةُ مَرْأَةٌ ـ أَنَا زَيْدٌ وَ هٰذَا بَكْرٌ۔

مبتدا خبر مبتدا ہمیشہ اسم ہوتا ہے اور اکثر و بیشتر معرفہ ہوتا ہے مگر خبر کبھی اسم ہوتی ہے اور کبھی فعل وغیرہ۔ جب ہمیں کسی اسم کو مبتدا بنانا ہو تو اُسے خاص کر دینا چاہیئے تاکہ اس کے متعلق جو خبر دی جائے اُس سے سُننے والے کو پورا پورا فائدہ ہو۔ اگر ہم کہیں کہ کوئی شخص مرگیا تو اُس سے سننے والے کو وہ فائدہ نہیں ہوگا جو زید مرگیا" یا" وہ خاص شخص مرگیا" سے ہوگا۔

تمرین ۱ كَتَبَ کے علاوہ فعل کی تمام پہلی شکلوں سے پانچوں شکلیں بناؤ اور اُن شکلوں سے پہلے ان کے مطابق هُوَ ۔ هِيَ ۔ أَنْتَ ۔ أَنْتِ ۔ اور أَنَا میں سے کوئی اسمِ ضمیر لاؤ۔ نیز اُن کے سامنے معنی لکھو۔

تمرین ۲ گذشتہ سبقوں میں جس قدر اِسم نکرہ ہیں اُن کے مقابل میں اُن کا معرفہ بناؤ۔

تمرین ۳ آج کے سبق میں سے دس جملے ایسے لکھو جن میں خبر فعل ماضی ہے

تمرین ۴ عربی بناؤ:۔

(۱) وہ گیا اور میں بیٹھا۔ (۲) زید نے لکھا اور میں نے پڑھا (۳) کیا میں معبود ہوں (۴) محمد رسول ہیں (۵) کیا زید رسول ہے (۶) زینب بیٹھی اور اُس نے پڑھا اور لکھا (۷) کون بیٹھی اور کس نے پڑھا؟ کیا تو بیٹھنے والی ہے اور میں بیٹھنے والا ہوں

(۸) میں بیٹھی اور اس عورت نے پڑھا (۹) کیا تو اُستانی ہے اور تو نے نادانی کی (۱۰) فرعون نے لکھا۔ میں معبود ہوں۔

تمرین ۵ جملے صحیح کرو۔

(۱) هُوَ جَلَسْتَ (۲) أَنَا جَلَسَ (۳) مَنْ فَعَلْتَ (۴) مَرْيَمُ قَرَأْتُ (۵) هَلْ أَنَا سَمِعْتَ ؟

چوتھا سبق

أَكَلَ (۱) شَرِبَ (۲) دَخَلَ (۳) خَرَجَ (۴) صَدَقَ (۵) كَذَبَ (۶) كَاتِبٌ (۷) كَاتِبَةٌ (۸) ثُمَّ (۹) مَدِينَةٌ، بَلَدٌ (۱۰)

اسم فاعل اور اس کے بنانے کا طریقہ

عربی زبان میں ہر فعل سے اس کام کو کرنے والے کے لئے "فَاعِلٌ" کے وزن پر ایک شکل بنائی گئی ہے جسے "اِسْمِ فَاعِل" کہتے ہیں۔ "اِسْمِ فاعل" ماضی کی پہلی شکل کے پہلے حرف کے بعد "ا" (الف) بڑھا کر "الف" کے بعد آنے والے حرف کو "زیر ـِ" لگانے سے بنتا ہے، دیکھئے "كَتَبَ" ایک فعل ہے۔ اگر ہم اس فعل سے اس کام کو کرنے والے یعنی "لکھنے والے" کے لئے لفظ بنانا چاہیں تو كَتَبَ کے "كَ" کے بعد "الف" بڑھا کر "ت" کو زیر "ـِ" لگا دیں گے۔ اس طرح یہ لفظ "كَاتِبٌ" لکھنے والا ہو گا۔ اسی طرح "سَمِعَ" سے "سَامِعٌ" (سننے والا) "جَلَسَ" سے "جَالِسٌ"

(بیٹھنے والا) "عَلِمَ" سے "عَالِمٌ" (جاننے والا) اور "صَدَقَ" سے "صَادِقٌ" (سچ بولنے والا) بنے گا۔ اگر "اِسْم فاعِل" کا مؤنث بنانا ہو تو اس کے آخر میں "ۃ" بڑھا دیں مثلاً کَاتِبٌ سے کَاتِبَةٌ (لکھنے والی) "ذَاهِبٌ" سے ذَاهِبَةٌ (جانے والی) "كَاذِبٌ" سے "كَاذِبَةٌ" (جھوٹ بولنے والی) "شَارِبٌ" سے "شَارِبَةٌ" (پینے والی) "آكِلٌ" سے آكِلَةٌ (کھانے والی) ہو گا۔

فعل فاعل ہر کام کا ایک کرنے والا ہوتا ہے جسے اس کام کا فاعل کہتے مثلاً "شَرِبَ" ایک کام ہے اب جس نے یہ کام کیا یعنی پیا وہ "شَرِبَ" کا فاعل ہے اگر ہم کہیں "شَرِبَ زَيْدٌ" (زید نے پیا) تو "زَيْدٌ" "شَرِبَ" کا فاعل ہے۔ اگر ہم کہیں "شَرِبَ رَجُلٌ" تو "رَجُلٌ" "شَرِبَ" کا فاعل ہو گا، اسی طرح "صَدَقَتْ مَرْيَمُ" میں "مَرْيَمُ" "صَدَقَتْ" فعل کی فاعل ہوئی، عربی میں پہلے فعل اور پھر فاعل آتا ہے۔ فاعل کے آخری حرف پر پیش ہوتا ہے۔ مثلاً "اَكَلَ زَيْدٌ" میں زَيْدٌ فاعل ہے اور اس کے آخری حرف "د" کو پیش ہے

جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ مبتدا خبر سے مل کر جو جملہ بنتا ہے اسے "جملہ اسمیہ" کہتے ہیں۔ جملہ اسمیہ میں کبھی فعل پہلے نہیں آتا۔ فعل فاعل سے مل کر جو جملہ بنتا ہے اسے "جملہ فعلیہ" کہتے ہیں "جملہ فعلیہ"

کے لئے ضروری ہے کہ اس میں فاعل سے پہلے فعل ہو، اگر پہلے اسم آئے اور پھر فعل ہو جیسا کہ پچھلے سبق میں گزرا تو عربی میں وہ جُملہ اسمیہ کہلائے گا۔ اس فرق کو بخوبی سمجھ لینا چاہیئے کیونکہ ایک ہی جملہ ذرا سے ہیر پھیر سے اسمیہ یا فعلیہ بن جاتا ہے۔ مثال کے طور پر "زَیْدٌ ذَهَبَ" ایک اسمیہ جملہ ہے جس میں "زَیْدٌ" مبتدا ہے اور "ذَهَبَ" خبر ہے، اگر ہم "ذَهَبَ زَیْدٌ" کہیں تو یہ جملہ فعلیہ ہو جائے گا، اس میں، "ذَهَبَ" فعل اور "زَیْدٌ" فاعل کہلائے گا۔

(نوٹ) هَلْ یا ہر وہ لفظ جس کا آخری حرف ساکن ہو، مثلاً مَنْ یا "فَعَلَتْ" "عَلِمَتْ" وغیرہ کے بعد اگر کوئی "ال" لگا ہوا اسم آئے تو مِلا کر پڑھنے کے لئے یہ جزم اڑا کر اس کی جگہ زیر "ـِ" لگا دیا جائے گا جیسے "هَلِ الأُستاذُ" اور عَلِمَتِ المُعَلِّمَةُ۔

هُوَ أَكَلَ ۔ مَرْيَمُ أَكَلَتْ ۔ أَنَا شَرِبْتُ ۔ هِيَ دَخَلَتْ أَنْتِ خَرَجْتِ ۔ اللهُ صَدَقَ ۔ أَنْتَ كَذَبْتَ ۔ مُحَمَّدٌ خَرَجَ وَ مَرْيَمُ خَرَجَتْ ۔ أَكَلَ زَيْدٌ ثُمَّ شَرِبَ ۔ شَرِبَ حَسَنٌ ثُمَّ ذَهَبَ ۔

هُوَ آكِلٌ وَهُوَ فَاعِلٌ - هِيَ صَادِقَةٌ وَهِيَ كَاذِبَة
أَنَا عَالِمٌ وَهِيَ جَاهِلَةٌ - هُوَ كَاتِبٌ وَهِيَ كَاتِبَةٌ - أَنْتَ
صَادِقٌ وَأَنَا كَاذِبٌ - أَنَا جَالِسٌ وَهِيَ جَالِسَةٌ - أَنْتِ
قَارِئَةٌ وَأَنَا سَامِعَةٌ - هِيَ آكِلَةٌ وَأَنْتِ شَارِبَةٌ - أَنَا
قَارِئٌ وَكَاتِبٌ - أَنَا خَارِجٌ وَهِيَ خَارِجَةٌ - أَنَا صَادِقٌ وَ
هِيَ كَاذِبَةٌ -

هَلْ أَنْتِ صَادِقَةٌ ؟ نَعَمْ أَنَا صَادِقَةٌ - أَ أَنْتِ
جَاهِلَةٌ ؟ لَا ، أَنَا عَالِمَةٌ - هَلْ هِيَ أَكَلَتْ ثُمَّ ذَهَبَتْ ؟
نَعَمْ هِيَ أَكَلَتْ ثُمَّ ذَهَبَتْ - أَأَنْتَ أَكَلْتَ ثُمَّ شَرِبْتَ ؟ -
نَعَمْ ، أَنَا أَكَلْتُ ثُمَّ شَرِبْتُ - ذَهَبَ زَيْدٌ وَذَهَبَتْ مَرْيَمُ
خَرَجَتْ خَدِيجَةُ وَخَرَجَ زَيْدٌ - ذَهَبْتَ أَنْتَ وَذَهَبْتُ
أَنَا أَكَلْتَ أَنْتَ وَأَكَلْتُ أَنَا - أَكَلَ آكِلٌ - ذَهَبَ ذَاهِبٌ
شَرِبَ شَارِبٌ - جَلَسَتْ جَالِسَةٌ - سَمِعَتْ سَامِعَةٌ -

مَنْ دَخَلَ ؟ دَخَلَ رَجُلٌ - دَخَلَ أُسْتَاذٌ - الرَّجُلُ
دَخَلَ - التِّلْمِيذُ دَخَلَ - مَنْ صَدَقَ ؟ صَدَقَ اللّٰهُ - صَدَقَ
الرَّسُوْلُ - صَدَقَ أُسْتَاذٌ - الْمُعَلِّمُ صَدَقَ - مَنْ قَارِئٌ ؟
أَنَا قَارِئٌ - هُوَ قَارِئٌ - زَيْدٌ قَارِئٌ - مَنْ جَالِسٌ ؟

الْأُسْتَاذُ جَالِسٌ ۔ التِّلْمِيذُ جَالِسٌ ۔ أَنَا جَالِسٌ ۔ مَنْ كَاتِبَةٌ ؟ أَنَا كَاتِبَةٌ ۔ فَاطِمَةُ كَاتِبَةٌ ۔ أَنْتِ كَاتِبَةٌ ۔ أَنَا كَاتِبَةٌ ۔ مَنْ جَاهِلَةٌ وَمَنْ عَالِمَةٌ ؟ مَرْيَمُ عَالِمَةٌ وَهٰذِهِ جَاهِلَةٌ . اَلْمُعَلِّمَةُ عَالِمَةٌ وَالْمُتَعَلِّمَةُ جَاهِلَةٌ . اَلْكَاتِبَةُ عَالِمَةٌ وَالسَّامِعَةُ جَاهِلَةٌ . مَنْ فَاعِلَةٌ وَمَنْ جَالِسَةٌ خَدِيجَةُ فَاعِلَةٌ وَعَائِشَةُ جَالِسَةٌ . مَنْ عَالِمٌ وَمَنْ جَاهِلٌ ؟ اَلْأُسْتَاذُ عَالِمٌ وَالتِّلْمِيذُ جَاهِلٌ .

مَنْ صَدَقَتْ وَمَنْ كَذَبَتْ ؟ كَذَبَتْ كَاذِبَةٌ وَصَدَقَتْ صَادِقَةٌ . مَنْ جَلَسَ ؟ جَلَسَ الْأُسْتَاذُ . جَلَسَ تِلْمِيذٌ . مَنْ أَكَلَ ؟ أَنَا أَكَلْتُ . زَيْدٌ أَكَلَ . أَكَلَ رَجُلٌ . أَكَلَ الْأُسْتَاذُ ثُمَّ خَرَجَ وَذَهَبَ . خَرَجَ الْأُسْتَاذُ ثُمَّ خَرَجَتِ التِّلْمِيذَةُ . عَلِمَ اللّٰهُ وَهُوَ عَالِمٌ . صَدَقَ الرَّسُولُ وَهُوَ صَادِقٌ . كَتَبَتِ الْمَرْأَةُ وَهِيَ كَاتِبَةٌ .

هَلِ الْأُسْتَاذُ عَالِمٌ ؟ نَعَمْ ، هُوَ عَالِمٌ . هَلِ الرَّجُلُ ذَاهِبٌ ؟ نَعَمْ هُوَ ذَاهِبٌ . هَلِ الْقَارِئُ زَيْدٌ ؟ نَعَمْ ، الْقَارِئُ زَيْدٌ . هَلِ الرَّسُولُ صَدَقَ ؟ نَعَمْ ، الرَّسُولُ صَدَقَ . كَتَبَتِ الْكَاتِبَةُ . ذَهَبَتِ الْمُعَلِّمَةُ . أَكَلَتِ

الْمُتَعَلِّمَةُ . جَهِلَتِ الْمَرْأَةُ . عَلِمَتِ الْأُسْتَاذَةُ ، سَمِعَتِ التِّلْمِيْذَةُ ثُمَّ كَتَبَتْ .

دِهْلِيْ مَدِيْنَةٌ . بُوْمبای بَلَدٌ . مَكَّةُ بَلَدٌ . هَلْ بُوْمبای مَدِيْنَةٌ . نَعَمْ هِيَ مَدِيْنَةٌ القَاهِرَةُ مَدِيْنَةٌ هٰذِهِ بومبای . هٰذَا بَلَدٌ

تمرین ۱ اس سبق کے تمام افعال کی پانچوں شکلیں مع معنی لکھو، اور ان سے پہلے ان کے مطابق "هُوَ، هِيَ، أَنْتَ، أَنْتِ، أَنَا" لگائیے۔

تمرین ۲ سبق ۳ و ۴ کے جملہ افعال سے اسم فاعل کی دونوں شکلیں مع معنی لکھیے۔

تمرین ۳ سبق میں سے دس دس جملہ فعلیہ اور جملہ اسمیہ لکھ کر ان کے اسمیہ یا فعلیہ ہونے کی وجہ بتائیے۔

تمرین ۴ جملے صحیح کیجئے۔

(۱) عَلِمَتِ الأُسْتَاذُ (۲) صَدَقَ الأُسْتَاذَةُ (۳) هٰذا آكِلَةٌ وَهِيَ شَارِبٌ (۴) اللهُ عَلِمَ (جملہ فعلیہ) جَهِلَ الكَاذِبُ (جملہ اسمیہ)

تمرین ۵ عربی بناؤ:۔ اس نے کھایا پھر تو نے کھایا۔ زید اندر

آیا پھر میں باہر نکلا۔ وہ لکھنے والا اور پڑھنے والا ہے۔ یہ کون ہے کیا
یہ پینے والا ہے؟۔ میں نے کھایا پھر کس نے کھایا؟۔ میں گیا پھر کون
گیا؟۔ یہ عورت جانے والی ہے اور میں بیٹھنے والا ہوں۔ لکھنے والی مریم
ہے۔ پڑھنے والا محمدؐ ہے۔ مرد مرد ہے اور عورت عورت ہے۔
کیا زید پینے والا ہے؟۔ کون سچا ہے اور کون جھوٹا ہے۔ ہاں رسول
سچا ہے اور تم جھوٹے ہو۔ اللہ سچا ہے اور رسول سچا ہے۔ پھر کس نے سچ
کہا اور کس نے جھوٹ کہا؟۔

پانچواں سبق

وَجَدَ (۱) خَضَرَ (۲) غَضِبَ (۳) فَرِحَ (۴) كَفَرَ (۵) فِي (۶)
عَنْ (۷) إِلَى (۸) عَلَى (۹) بِ (۱۰) لِ (۱۱) أَيْنَ (۱۲) غُرْفَةٌ
حُجْرَةٌ (۱۳) لَعِبَ (۱۴) كُرَةٌ (۱۵) بَيْتٌ (۱۶)

اس سے پہلے سبقوں میں آپ نے جہاں کوئی اسم پڑھا ہے اس پر
پیش تھا، در اصل ہر اسم کا پیدائشی حق یہی ہے کہ اس پر پیش ہو اس لئے
جب بھی ہم کوئی خالی اسم لکھتے ہیں اس کے آخری حرف کو (ـُـ) پیش
دیدیتے ہیں۔ مثال کے طور پر تمام پچھلے اسباق میں اوپر لکھے ہوئے

اسماء دیکھیئے - پھر جب کوئی اسم مبتدا ہوتا ہے تو اس کو بھی پیش ہوتا ہے
اور جب کوئی اسم خبر ہوتا ہے تو اس کو بھی پیش "ـُ" ہوتا ہے۔ اسی طرح
جب کوئی نام فاعل ہوتا ہے تو اُسے بھی پیش ہوتا ہے:۔ مثلاً زَیْدٌ اُسْتَاذٌ
میں زید کو مبتدا ہونے کی وجہ سے ـُ ہے اور اُسْتَاذٌ کو خبر ہونے کی
وجہ سے۔ ذَهَبَ رَجُلٌ میں رَجُلٌ فاعل ہے۔ اسی لئے اس کے
"ل" کو پیش ہے خلاصہ یہ ہے کہ ہم نے ایسی چار شکلیں معلوم کی ہیں۔ جن
میں اسم کو پیش ہوتا ہے ۱۔ خالی اسم ۲۔ مبتداء ۳۔ خبر۔ ۴ فاعل

زیر دینے والے حروف آج کے سبق میں ہم نے کچھ ایسے حروف لکھے ہیں جو
اسم سے پہلے آتے ہیں اور اپنے اثر سے اُس اسم کے
آخری حرف پر زیر (ـِ) کر دیتے ہیں۔

سبق میں یہ حروف ۱ سے ۱۰ تک ہیں ان حروف کو زیر دینے
والے حروف (حروف جارّہ) کہتے ہیں اور جس اسم پر ان کے اثر سے
زیر (ـِ) لگتا ہے اُسے زیر لگا ہوا (مجرور) اسم کہتے ہیں۔

(نوٹ) بعض اسم اس قسم کے ہوتے ہیں کہ وہ کسی حالت میں بھی اپنی
شکل نہیں بدلتے اور اُن کی ہمیشہ ایک ہی حالت رہتی ہے۔ مثلاً هٰذَا
هٰذِهٖ مَنْ وغیرہ۔ زیر دینے والے حرف کے جو معنی لکھے گئے ہیں وہ اکثر
وبیشتر استعمال ہوتے ہیں لیکن حقیقتاً ان کے معنی وہی ہیں جو محاورہ میں

صحیح ہوں ۔ مثلاً عَلٰی کے معنی "اوپر" یا "پر" ہیں لیکن عربی میں جب ہم کہیں "قَرَأَ التِّلْمِیْذُ عَلَی الْأُسْتَاذِ" تو اس کے معنی "شاگرد نے استاذ سے پڑھا" یا "استاذ کو سنایا" ہوں گے اور عَلٰی کے معنی اوپر یا پر نہیں ہوں گے ۔ بلکہ "سے" یا "کو" ہو جائیں گے ۔ ان حروف کے اور بھی معنی ہیں جو موقع پر بتائے جائیں گے ۔ زیر دینے والے حروف اور زیر لگے ہوئے اسم سے مل کر جو مرکب بنتا ہے وہ کبھی مبتدا نہیں ہوتا ۔ کیونکہ مبتدا ہمیشہ اسم ہوتا ہے اور فِی الْبَیْتِ (گھر میں) عَلَی الْکُرْسِیِّ (کرسی پر) کسی چیز کے نام نہیں ہوتے ۔ اس لئے یہ مرکب یا تو خبر ہوتا ہے ۔ ورنہ مبتدا یا خبر، یا فعل، اور فاعل میں سے کسی ایک سے متعلق ہوتا ہے ۔ ۱۔ زَیْدٌ جَالِسٌ عَلَی الْکُرْسِیِّ " ۲۔ اَلْجَالِسُ عَلَی الْکُرْسِیِّ زَیْدٌ ۔ ۳۔ زَیْدٌ جَلَسَ عَلَی الْکُرْسِیِّ " ۴۔ زَیْدٌ عَلَی الْکُرْسِیِّ " ۵۔ جَلَسَ زَیْدٌ عَلَی الْکُرْسِیِّ " یہ پانچ جملے ایسے ہیں جن میں عَلٰی زیر دینے والا حرف ہے اور "اَلْکُرْسِیِّ" زیر لگا ہوا اسم ہے ۔ پہلے جملے میں یہ مرکب "عَلَی الْکُرْسِیِّ" "جَالِسٌ" سے متعلق ہے جو زید کی خبر ہے ۲ میں یہی مرکب اَلْجَالِسُ سے متعلق ہے جو مبتدا ہے ۳ میں یہی مرکب "جَلَسَ" سے متعلق ہے جو فعل ہے ۔ اور زیدٌ کی خبر بھی ہے ۴ میں یہ مرکب زَیْدٌ کی خبر ہے ۵ میں یہی مرکب فاعل سے متعلق ہے جو زَیْدٌ ہے غرض کسی جگہ بھی یہ مرکب اسم کی قائم مقامی

نہ کر سکا" زیر دینے والے حرف اور زیر لگے ہوئے اسم کے بعد مبتدا نکرہ آجاتا ہے ۔مثلاً فِي الْبَيْتِ أُسْتَاذٌ لیکن اگر مبتدا پہلے لائیں تو معرفہ لانا ہی بہتر ہے مثلاً اَلْأُسْتَاذُ فِي الْبَيْتِ ۔

سبق میں زیر دینے والے حروف اور زیر لگے ہوئے اسموں کے مرکبات کی بہت سی مثالیں ہیں ان میں اس امر کا خاص طور پر لحاظ رکھنا چاہیئے کہ جہاں اسم نکرہ ہو، اس کے معنی کسی، کوئی یا ایک لگا کر کرنے چاہئیں مثلاً عَلَى طَاوِلَةٍ، کے معنی کسی میز پر اور جہاں اسم معرفہ ہو مثلاً عَلَى الطَّاوِلَةِ وہاں صرف "میز پر" یا "خاص میز پر" کرنے چاہئیں۔

أَيْنَ ایک سوالیہ نام ہے جو جملہ اسمیہ میں خبر ہوتا ہے اور اس کے بعد جو اسم آتا ہے وہ اس کا مبتدا ہوتا ہے ۔مثلاً ۔ أَيْنَ الْكِتَابُ میں "أَيْنَ" خبر ہے اور الکتابُ مبتدا ۔

فِي بَيْتٍ ۔ عَلَى طَاوِلَةٍ ۔ مِنْ أُسْتَاذٍ ۔ عَلَى الْمَكْتَبَةِ

لِلْمَرْأَةِ ۔ فِي الدَّوَاةِ ۔ بِالطَّبَاشِيرِ ۔ عَلَى السَّبُّوْرَةِ ۔

بِاللّٰهِ ۔ لِلّٰهِ ۔ لِرَسُوْلٍ ۔ إِلَى اللّٰهِ ۔ إِلَى رَجُلٍ ۔ لِهٰذَا

بِهٰذِهٖ ۔ إِلَى الرَّسُوْلِ ۔ إِلَى زَيْدٍ ۔ لِمُحَمَّدٍ ۔ بِكُرَةٍ

فِي دَوَاةٍ ۔ بِمَ [بِمَا] مِمَّ [مِنْ مَا] إِلَامَ [إِلَى مَا]

عَلٰی مَ [عَلٰی مَا] فِیْمَ [فِی مَا] لِمَ [لِمَا]
بِمَنْ ؟ مِمَّنْ [مِنْ مَنْ] اِلٰی مَنْ ؟ عَلٰی مَنْ ؟ وَلِمَنْ فِیْمَنْ ؟ بِمَنْ
ذَهَبْتَ ؟ ذَهَبْتُ بِزَیْدٍ. بِمَ ذَهَبْتَ ؟ ذَهَبْتُ بِالْكُرَّاسَةِ. مِمَّنْ
سَمِعْتَ ؟ سَمِعْتُ مِنَ الْأُسْتَاذِ. اِلٰی مَنْ ذَهَبْتَ ؟ ذَهَبْتُ اِلٰی
زَیْدٍ. عَلٰی مَنْ غَضِبَتِ الْاُسْتَاذَةُ ؟ غَضِبَتِ الْاُسْتَاذَةُ عَلَی الْاُوعِیَةِ
مِنْ اَیْنَ خَرَجَ الْاُسْتَاذُ ؟ خَرَجَ الْاُسْتَاذُ مِنَ الْمَدْرَسَةِ اِلٰی
اَیْنَ ذَهَبْتَ. ذَهَبْتُ اِلَی الْبَیْتِ.

ذَهَبْتُ مِنْ بَلَدٍ اِلٰی بَلَدٍ. مِنْ اَیْنَ خَرَجَ الْكِتَابُ ؟ خَرَجَ
الْكِتَابُ مِنَ الصَّفِّ. مِنْ اَیْنَ عَلِمَتِ التِّلْمِیْذَةُ. عَلِمَتِ التِّلْمِیْذَةُ
مِنَ الْكِتَابِ. مِنْ اَیْنَ اِلٰی اَیْنَ ؟ مِنَ الْبَیْتِ اِلَی الْمَدْرَسَةِ.
ذَهَبْتُ مِنْ غُرْفَةٍ اِلٰی غُرْفَةٍ. لَعِبَ التِّلْمِیْذُ بِالْكِتَابِ فِی الصَّفِّ
ثُمَّ غَضِبَ الْاُسْتَاذُ عَلَی التِّلْمِیْذِ. كَذَبَ الرَّجُلُ غَضِبَ اللّٰهُ
عَلَی الْكَاذِبِ.

فِی الصَّفِّ اُسْتَاذٌ وَتِلْمِیْذٌ وَمَقْعَدٌ وَمَكْتَبَةٌ وَسَبُّوْرَةٌ.
اَیْنَ الْكِتَابُ ؟ اَلْكِتَابُ عَلَی الطَّاوِلَةِ. اَلْكِتَابُ عَلَی الْكُرَّاسَةِ اَلْكِتَابُ
فِی الْكُرَّاسَةِ.
اَیْنَ الْكَاتِبُ ؟ اَلْكَاتِبُ عَلَی الْكُرْسِیِّ. اَلْكَاتِبُ فِی الْبَیْتِ

ذَهَبَ الكَاتِبُ . إِلَى الْمَدْرَسَةِ .

مِنْ أَيْنَ عَلِمْتَ ؟ عَلِمْتُ مِنَ الْمَدْرَسَةِ . عَلِمْتُ مِنَ الْأُسْتَاذِ. مِنْ أَيْنَ وَجَدْتَ ؟ وَجَدْتُ فِي الْبَيْتِ . وَجَدْتُ فِي الْمَدِينَةِ . وَجَدْتُ فِي هٰذَا .

مَنْ كَفَرَ بِاللهِ ؟ الْكَافِرُ كَفَرَ بِاللهِ مَنْ غَضِبَ ؟ غَضِبَ زَيْدٌ . غَضِبَ الْأُسْتَادُ عَلَى مَنْ غَضِبَ الْأُسْتَادُ ؟ غَضِبَ الْأُسْتَاذُ عَلَى التِّلْمِيْذِ . غَضِبَ الْأُسْتَاد عَلَى اللَّاعِبِ .

عَلَى مَنْ غَضِبَ اللهُ ؟ غَضِبَ اللهُ عَلَى الْكَافِرِ .

مَنْ لَعِبَ بِالْكُرَةِ . أَنَا لَعِبْتُ بِالْكُرَةِ . هَلْ هِيَ لَعِبَتْ بِالْكُرَةِ ؟ نَعَمْ هِيَ لَعِبَتْ بِالْكُرَةِ . أَفَرِحْتَ بِهٰذَا؟ نَعَمْ ، أَنَا فَرِحْتُ بِهٰذَا إِلٰى مَنْ ذَهَبْتَ ؟ ذَهَبْتُ إِلٰى زَيْدٍ . بِمَنْ كَفَرْتَ ؟ أَكَفَرْتَ بِاللهِ ؟ لِمَنْ غَضِبْتَ وَعَلَى مَنْ غَضِبْتَ ؟ غَضِبْتُ لِهٰذَا عَلَى زَيْدٍ . فَرِحَتِ الْمُعَلِّمَةُ بِالتِّلْمِيْذَةِ . مَنْ فِي الْبَيْتِ ؟ فِي الْبَيْتِ رَجُلٌ وَامْرَأَةٌ . مَا فِي الْبَيْتِ ؟ فِي الْبَيْتِ كُرْسِيٌّ وَطَاوِلَةٌ مَنْ عَلَى الْكُرْسِيِّ ؟ عَلَى الْكُرْسِيِّ أُسْتَاذٌ . الْأُسْتَاذُ عَلَى الْكُرْسِيِّ

مَا عَلَى الطَّاوِلَةِ ؟ عَلَى الطَّاوِلَةِ كِتَابٌ. الْكِتَابُ عَلَى
الطَّاوِلَةِ . أَفِي الْغُرْفَةِ أُسْتَاذٌ . نَعَمْ ، فِي الْغُرْفَةِ أُسْتَاذٌ.
هَلْ عَلَى الْمَقْعَدِ تِلْمِيذٌ ؟ نَعَمْ عَلَى الْمَقْعَدِ تِلْمِيذٌ . لَا ، عَلَى
الْمَقْعَدِ أُسْتَاذٌ. أَنَا لِلّٰهِ . هُوَ كَافِرٌ بِاللّٰهِ . الْكَافِرُ كَاذِبٌ
اَللّٰهُ حَاضِرٌ. التِّلْمِيذُ حَاضِرٌ فِي الْبَيْتِ . الْأُسْتَاذُ حَاضِرٌ
فِي الْمَدْرَسَةِ. فِي الْبَيْتِ غُرْفَةٌ الْكُرَةُ حَاضِرَةٌ - التِّلْمِيذَةُ
لَاعِبَةٌ- أَأَنَا كَافِرٌ بِاللّٰهِ ؟ هٰذِهٖ كَافِرَةٌ بِاللّٰهِ

لِمَنْ هٰذَا ؟ هٰذَا لِزَيْدٍ . لِمَنْ أَنْتَ ؟ . أَنَا لِلّٰهِ
لِمَنِ الْقَلَمُ ؟ اَلْقَلَمُ لِلْأُسْتَاذِ- لِمَنِ الْكِتَابُ ؟ اَلْكِتَابُ لِلتِّلْمِيذِ. لِمَنْ
الْبَيْتُ ؟ اَلْبَيْتُ لِمُحَمَّدٍ . لِمَنِ الْكُرَّاسَةُ ؟ اَلْكُرَّاسَةُ
لِلتِّلْمِيذَةِ . لِمَنِ الْكُرَةُ ؟ اَلْكُرَةُ لِلَّاعِبِ . مِنْ أَيْنَ
وَ إِلَى أَيْنَ ؟ مِنَ الْمَدْرَسَةِ إِلَى الْبَيْتِ . مِنْ أَيْنَ
خَرَجَ الْأُسْتَاذُ ؟ خَرَجَ الْأُسْتَاذُ مِنَ الْمَدْرَسَةِ .
خَرَجَ الْأُسْتَاذُ مِنَ الصَّفِّ . إِلَى أَيْنَ ذَهَبَ التِّلْمِيذُ ؟
ذَهَبَ التِّلْمِيذُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ . ذَهَبَ التِّلْمِيذُ إِلَى الْبَيْتِ
عَلَى مَنْ قَرَأْتَ ؟ قَرَأْتُ عَلَى ذَاكِرْ حُسَيْن . التِّلْمِيذُ قَرَأَ
عَلَى الْأُسْتَاذِ. قَرَأَ التِّلْمِيذُ مِنَ الْكِتَابِ . أَنَا كُنْتُ

إِلَى الْأُسْتَاذِ.

بِمَ (بِمَا) كَتَبْتَ ؟ كَتَبْتُ بِالْقَلَمِ. بِمَ لَعِبْتَ ؟ لَعِبْتُ بِالْكُرَةِ

تمرین ۱ اب تک جو نام پڑھے ہیں ان سے پہلے زیر دینے والے حروف میں سے کوئی حرف لگا کر اس کی دونوں صورتیں (معرفہ و نکرہ) مع معنے لکھئے، اسم فاعل کی دونوں شکلیں بھی اسم میں شمار ہونگی. مثلاً ضَارِبَةٌ. ضَارِبٌ۔

تمرین ۲ ذیل کے جملوں کو صحیح کرو:

(۱) جَلَسَ مَرْيَمُ عَلَى الْكُرْسِيُّ (۲) ذَهَبَتْ زَيْدٌ إِلَى الْمَدْرَسَةِ. (۳) هَلْ جَلَسْتَ إِمْرَأَةٌ مِنَ الْكُرْسِيِّ ؟. (۴) مَنْ ذَهَبْتُ إِلَى الْبَيْتُ. (۵) هَلْ أَنَا كُنْتَ عَلَى السَّبُّورَةُ؟

تمرین ۳ جملوں کی خالی جگہ کو موزوں الفاظ سے پُر کرو.

(۱) هَلْ هُوَ .. . إِلَى الْمَدْرَسَةِ ؟ (۲) مَنْ .. الْبَيْتِ؟

(۳) ذَهَبْتُ إِلَى ... ثُمَّ .. . مِنَ الْمَدْرَسَةِ ... الْبَيْتِ (۴) هَلِ التِّلْمِيذُ ....عَلَى الْكُرْسِيِّ (۵) هَلْ أَكَلْتَ .. الثَّمَرَ

۶- لَعِبْتَ .... الْكُرَةِ .الْمَدْرَسَةِ

تمرین ۴ عربی بناؤ.

(۱) اللہ کافر پر غصہ ہوا ۔ (۲) زید نے میز اور کرسی پر کھایا ۔ (۳) شاگرد نے مدرسہ میں پایا پھر وہ خوش ہوا ۔ (۴) میز کہاں گئی ؟ (۵) شاگرد کلاس میں آیا پھر اُستاذ مدرسہ میں آیا (۶) کافر نادان ہے اور رسول جاننے والا ہے ۔ (۷) اللہ معبود ہے اور رسول سچا ہے پھر کافر جھوٹا ہے ۔ (۸) تم کہاں اور وہ کہاں ؟ (۹) یہ (مونث) کافر ہے (۱۱) اللہ سچا ہے رسول سچا ہے اور میں سچا ہوں ۔ (۱۲) اُستاد شاگرد سے خوش ہوا ۔ (۱۳) میں زید پر غصہ ہوا ۔ (۱۴) تو کون ہے اور زید کون ہے ؟ (۱۵) تم گھر میں کہاں سے داخل ہوئے ۔

چھٹا سبق

نَظَرَ (۱) وَقَفَ (۲) نَزَلَ (۳) قِطَارٌ (۴) سَيَّارَةٌ (۵) عَرَبَةٌ (۶) طَيَّارَةٌ (۷) بَرٌّ (۸) أَرْضٌ (۹) بَحْرٌ (۱۰) هَوَاءٌ (۱۱) سَفِينَةٌ (۱۲) سَمَاءٌ (۱۳) مَسْجِدٌ (۱۴)

مؤنث ، مذکر ہم پچھلے کسی سبق میں مؤنث اِسم کی ایک علامت (ۃ ۔ ـة) بیان کر آئے ہیں اِسکے

علاوہ ہر وہ نام جو کسی مادہ کے لئے بولا جائے مؤنث ہوگا خواہ اُس میں "ۃ" ہو یا نہ ہو مثلاً مَرْيَمُ، هِنْدُ نیز شہروں کے نام مثلاً دِہلی . بمبائی وغیرہ، مؤنث کی دو قسمیں ہوتی ہیں . ایک تو وہ مؤنث جس کے مقابل میں کوئی مذکر ہو مثلاً عورت (اِمْرَأَةٌ) کے مقابل میں مذکر مرد (رَجُلٌ) ہے یا قَارِئٌ (پڑھنے والا) کے مقابل میں قَارِئَةٌ (پڑھنے والی) ہے اس قسم کا مؤنث "حقیقی مؤنث" کہلاتا ہے . دوسری وہ جس کو اہل زبان مؤنث بولیں حالانکہ اس کے مقابل کوئی مذکر اُس کی جنس سے نہو مثلاً اردو میں "کتاب" مؤنث ہے حالانکہ کتاب کا مذکر نہیں ہوتا اسی طرح عربی میں کچھ اسم مؤنث ہیں . مثلاً آج کے سبق میں أَرْضٌ ، سَمَاءٌ وغیرہ ایسے مؤنث کو "مؤنث سَمَاعِی" کہتے ہیں . پہلی قسم آسانی سے پہچانی جاسکتی ہے لیکن دوسری قسم کا پہچاننا مشکل ہے اس کے لئے کچھ قاعدے (مثلاً ۃ ، ـة ،) بنا دیئے گئے ہیں . اوران قاعدوں کی زد سے جو لفظ بچ جاتے ہیں وہ چند گنتی کے لفظ ہیں جن کو نظر میں رکھنا چاہیئے انہی میں أَرْضٌ و سَمَاءٌ (مؤنث) ہیں - ہم نے سبق کے معنوں میں ہر اسم کے آگے مذکر یا مؤنث لکھ دیا ہے -

جُملہ اِسمیہ

مبتدا اور خبر کے متعلق مزید یاد دہانی کے لئے یہاں پھر لکھتے ہیں کہ جس اسم سے پہلے زیر دینے والے حروف آجائیں وہ اسم مبتدا نہیں ہو سکتا نیز یہ کہ زیر دینے والے حرُف اور زیر لگے ہوئے اسم سے مل کر جو مرکب خبر بنتا ہے اس کے بعد مبتدا نکرہ بھی آ سکتا ہے مثالیں سبق میں دیکھئے۔

جملہ فعلیہ

جملہ فعلیہ میں پہلے فعل آتا ہے اور پھر فاعل عربی میں فاعل کو پیش (ـُ یا ـٌ) ہوتا ہے۔

جس طرح ہر اسم سے پہلے زیر دینے والے حروف آتے ہیں "مَنْ" "مَا" "هٰذَا" "هٰذِهٖ" سے پہلے بھی آتے ہیں لیکن چونکہ یہ اسم اپنی ایک ہی حالت میں رہتے ہیں اس لئے اِن پر زیر ظاہر نہیں ہوتا ہاں "مَا" کا الف اکثر حذف ہو جاتا ہے لکھنے میں بھی قدرے اختلاف ہو جاتا ہے مثلاً مِنْ مَنْ (کس شخص سے) "مِمَّنْ" اور مِنْ مَا کو "مِمَّا" یا "مِمَّ" (کس چیز سے؟) لِمَا کو "لِمَ" (کس چیز کے لئے، کیوں) لکھا جائے گا۔

هٰذَا قِطَارٌ - هٰذِهٖ سَيَّارَةٌ - هٰذِهٖ سَفِيْنَةٌ هٰذَا

عَرَبَةٌ. هٰذا بَرٌّ وَهٰذا بَحْرٌ. هٰذِهِ طَيَّارَةٌ وَهِيَ ذَاهِبَةٌ
إِلَى لَنْدَن. هٰذِهِ سَفِيْنَةٌ وَهِيَ ذَاهِبَةٌ إِلَى عَدَن.
أَنَا عَلَى الْأَرْضِ وَأَنْتَ عَلَى السَّمَاءِ. اَلْبَرُّ وَالْبَحْرُ لِلّٰهِ. الْأَرْضُ
وَالسَّمَاءُ لِلّٰهِ. السَّيَّارَةُ عَلَى الْأَرْضِ. اَلسَّفِيْنَةُ فِي الْبَحْرِ.
الطَّيَّارَةُ فِي الْهَوَاءِ. نَظَرْتُ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ نَظَرْتُ إِلَى الْأَرْضِ
ذَهَبْتُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ثُمَّ رَجَعْتُ. هٰذِهِ سَيَّارَةٌ وَهِيَ
ذَاهِبَةٌ إِلَى الْمَدْرَسَةِ. اَلسَّيَّارَةُ وَاقِفَةٌ فِي الْمَدْرَسَةِ.
الطَّيَّارَةُ نَازِلَةٌ عَلَى الْأَرْضِ. اَلْعَرَبَةُ ذَاهِبَةٌ إِلَى الْمَسْجِدِ.
التِّلْمِيْذُ نَاظِرٌ إِلَى الْأُسْتَاذِ. أَنَا نَاظِرَةٌ إِلَى الطَّيَّارَةِ.
فِي الْأَرْضِ بَرٌّ وَبَحْرٌ. أَنَا وَاقِفٌ فِي الْبَيْتِ. هِيَ نَاظِرَةٌ فِي الْكِتَابِ.
أَنَا نَازِلٌ فِي دِهْلِي. أَجَلَسْتَ فِي الْقِطَارِ؟ نَعَمْ جَلَسْتُ فِي
الْقِطَارِ. أَهِيَ جَلَسَتْ فِي الطَّيَّارَةِ؟ نَعَمْ هِيَ جَلَسَتْ فِي الطَّيَّارَةِ.
مَا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ؟ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ مِنَ السَّمَاءِ. نَزَلَتِ التَّوْرَاةُ
مِنَ السَّمَاءِ. عَلَى مَنْ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ؟ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ عَلَى مُحَمَّدٍ. عَلَى
مَنْ نَزَلَ الْإِنْجِيْلُ؟ نَزَلَ الْإِنْجِيْلُ عَلَى عِيْسٰى. إِلَامَ (إِلَى مَا)
نَظَرْتَ؟ نَظَرْتُ إِلَى الْأَرْضِ. فِيْمَ (فِي مَا) جَلَسْتَ؟ جَلَسْتُ
فِي الْقِطَارِ. جَلَسْتُ فِي الطَّيَّارَةِ. جَلَسْتُ فِي السَّيَّارَةِ.

وَقَفَتِ الْعَرَبَةُ وَنَزَلَ الْأُسْتَاذُ ثُمَّ دَخَلَ فِي الْمَدْرَسَةِ. فِي
الْهَوَاءِ طَيَّارَةٌ فِي الْبَحْرِ سَفِينَةٌ. عَلَى الْكُرْسِيِّ أُسْتَاذٌ. فِي
الْبَيْتِ إِمْرَأَةٌ. فِي الْمَسْجِدِ رَجُلٌ. فِي السَّيَّارَةِ مُعَلِّمَةٌ. فِي
الطَّيَّارَةِ أُسْتَاذٌ. لِلّٰهِ الْأَرْضُ وَالسَّمَاءُ. لِزَيْدٍ الْكِتَابُ وَالْقَلَمُ
فِي الْبَيْتِ الرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ. عَلَى الْمَقْعَدِ التِّلْمِيذُ وَالتِّلْمِيذَةُ
هَلْ هٰذِهِ طَيَّارَةٌ؟ نَعَمْ هٰذِهِ طَيَّارَةٌ. لَا هٰذِهِ سَيَّارَةٌ. هَلْ
الْقِطَارُ فِي السَّمَاءِ؟ لَا الْقِطَارُ عَلَى الْأَرْضِ. هَلِ السَّفِينَةُ فِي
الْبَحْرِ؟ نَعَمْ السَّفِينَةُ فِي الْبَحْرِ. هَلْ فِي الْأَرْضِ بَرٌّ وَبَحْرٌ. نَعَمْ
فِي الْأَرْضِ بَرٌّ وَبَحْرٌ. مَنْ لِلسَّفِينَةِ فِي الْبَحْرِ؟ اَللّٰهُ لِلسَّفِينَةِ
فِي الْبَحْرِ. اَلْبَحْرُ وَالْبَرُّ لِلرَّجُلِ. اَلسَّفِينَةُ وَالسَّيَّارَةُ لِلرَّجُلِ
وَالْقِطَارُ وَالطَّيَّارَةُ لِلرَّجُلِ وَالرَّجُلُ لِلّٰهِ. أَنَظَرْتَ إِلَى السَّمَاءِ؟
نَعَمْ نَظَرْتُ إِلَى السَّمَاءِ. نَزَلَ جِبْرِيلُ مِنَ السَّمَاءِ عَلَى الْأَرْضِ
وَقَفَتِ السَّفِينَةُ. نَظَرَتِ الْمُتَعَلِّمَةُ. نَزَلَتِ الطَّيَّارَةُ. جَلَسْتُ
فِي السَّفِينَةِ. دَخَلْتُ فِي السَّيَّارَةِ. كَتَبْتُ عَلَى الْكُرَّاسَةِ
بِالْقَلَمِ. هُوَ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ. أَنْتَ كَذَبْتَ عَلَى زَيْدٍ. بِمَ بِمَا
كَتَبَ زَيْدٌ؟ كَتَبَ زَيْدٌ بِالْقَلَمِ. كَتَبَ زَيْدٌ بِالطَّبَاشِيْرِ
عَلَامَ (عَلٰى مَا) جَلَسَ زَيْدٌ. جَلَسَ زَيْدٌ عَلَى الْكُرْسِيِّ

جَلَسَ زَيْدٌ عَلَى الْمَقْعَدِ

تمرین ۱۔ سبق کے تمام جملوں کو غور سے دیکھو۔ جملہ اسمیہ کے آگے "س" اور جملہ فعلیہ کے آگے "ف" لکھو۔

تمرین ۲۔ جملے درست کرو (۱) هٰذَا أَرْضٌ۔ (۲) هُوَ وَاقِفَةٌ (۳) اَلْمَرْأَةُ فِي السَّيَّارَةُ (۴) مَنْ جَالِسَةٌ عَلَى الْكُرْسِيُّ (۵) أَنَا نَزَلْتَ مِنَ السَّمَاءُ۔

تمرین ۳۔ عربی بناؤ۔ (۱) آسمان اور زمین خدا کے لئے ہیں (۲) تونے کس چیز سے لکھا (۳) اس نے قلم سے کتاب پر لکھا (۴) میں نے زمین سے آسمان تک دیکھا (۵) کیا تو بمبئی سے دہلی تک گئی؟ (۶) زید کس بات پر غصہ ہوا اور کس چیز سے خوش ہوا؟ (۷) اس نے لکھنے والے پر جھوٹ کہا (۸) کیا تو نے اللہ سے انکار کیا (۹) اللہ آسمان اور زمین میں ہے خشکی اور تری میں ہے (۱۰) دریا میں کشتی اور زمین پر ریل کس کے لئے ہے؟ (۱۱) وہ کہاں سے گیا اور کہاں تک گیا (۱۲) تونے کس چیز سے جانا اور کس چیز سے دیکھا (۱۳) تو کیوں (کس لئے) اترا (۱۴) کیا تو کشتی میں بیٹھا؟ (۱۵)

آسمان اور زمین کس کے لئے ہیں ؟

ساتواں سبق

لَ (۱) وَ (۲) یَا، اَیُّهَا (۳) یا، اَیَّتُهَا (۴)
نَفْسٌ (۵) هُ (۶) هَا (۷) لَكَ (۸) لَكِ (۹) یْ (۱۰)
اِنسانٌ (۱۱) شَیْطَانٌ (۱۲) جَنَّةٌ (۱۳) نَارٌ (۱۴)
رَجَعَ (۱۵) خَلَقَ (۱۶)

زبر دینے والے حروف پچھلے سبق میں جو زبر دینے والے حروف پڑھے ہیں۔ ان کے علاوہ اور بھی زیر دینے والے حروف ہیں جن میں سے دو آج کے سبق میں ہیں ۱ اور ۲، یہ حروف بھی زیر دینے والے ہیں جو اسم سے پہلے آتے ہیں اور اس کے آخری حرف کو زیر دے دیتے ہیں پہلے جو "وَ" تم نے پڑھا ہے۔ وہ "اور" کے معنی میں مستعمل ہے اور وہ دو لفظوں یا جملوں کے درمیان آتا ہے مگر یہ "وَ" جملے کے ابتداء میں قسم کے لئے آتا ہے اور اس کے بعد ہمیشہ اسم ہی آتا ہے اور اُس اسم کو زیر ہوتا ہے مثال لیں

سبق میں موجود ہیں

یَا، اَیُّھَا، اَیَّتُھَا

یَا، اَیُّھَا، یَا اَیُّھَا، کسی مذکر کو آواز دینے کے لئے استعمال ہوتے ہیں یَا کے بعد جو اسم آتا ہے۔ اس پر "ال" نہیں آتا، صرف اللہ سے پہلے "یا" آتا ہے۔ حالانکہ "اللہ" پر "ال" لگا ہوا ہے، اَیُّھَا اور یَا اَیُّھَا سے اس اسم کو پکارتے ہیں جس پر "ال" ہو، یا اور اَیُّھَا کے بعد اسم کے آخری حرف کو ایک پیش آتا ہے۔ مؤنث نام کو پکارنے کے لئے اگر "ال" نہ ہو تو "یا" استعمال ہوتا ہے "ال" ہو تو "یا اَیَّتُھَا اور اَیَّتُھَا سے پکارتے ہیں۔

اسم ظاہر اور اسم ضمیر

ایک اسم تو وہ ہوتا ہے جو کسی کا لفظاً نام ہوتا ہے۔ مثلاً زید، مریم، میز، کرسی، وغیرہ دوسرا اسم وہ ہوتا ہے۔ جس سے ہم کسی اسم کو سمجھ لیں۔ لیکن وہ بظاہر کسی کا نام نہیں ہوتا ہے۔ ایسے نام کو "اسم ضمیر" کہتے ہیں دیکھئے "احمد آیا اور اس نے کھایا" یہاں احمد تو اسم ظاہر ہے اور "اس" اسم ضمیر ہے جو اس وقت احمد کے لئے استعمال ہوا ہے۔ ھُوَ، ھِیَ، اَنْتَ۔ اَنْتِ اور اَنَا جو تم پہلے پڑھ چکے ہو، یہ اسم ضمیر ہیں آج کے سبق ہٗ ھَا کَ۔ کِ اور یْ اسم

ضمیریں ہیں فرق یہ ہے کہ آج کے سبق کی ضمیریں زیر دینے والے حرفوں کے بعد آسکتی ہیں اور ھُوَ، ھِیَ، اَنْتَ، اَنْتِ اور نَا صرف اس جگہہ آتے ہیں جہاں اسم کو پیش ہوتا ہے جہاں اسم کو زیر ہوتا ہے وہاں آج کے سبق کی ضمیریں استعمال ہوتی ہیں دیکھیئے زَیْدٌ عَالِمٌ میں زید کو مبتدا ہونے کی وجہ سے پیش ہے۔ اگر ہم زید کی جگہہ کوئی ضمیر لانی چاہیں تو "ھُوَ" آئے گی "ہ" نہیں آئے گی۔ اس کے برخلاف اگر آپ " اَحْمَدُ فِی اَلْبَیْتِ میں سے "اَلْبَیْتِ" کو ہٹا کر اس کی جگہہ ضمیر لائیں تو چونکہ "اَلْبَیْتِ" کی "ت" کو زیر ہے اس لئے اس کی جگہہ "ہ" کی ضمیر استعمال ہوگی اور ہم کہیں گے "اَحْمَدُ فِیْہِ "ہُ" کو ہمیشہ "ہُ" ہی پڑھتے ہیں۔ لیکن جب اس سے پہلے "یْ" ایسی یٰ جس پر جزم ہو، یا اس سے پہلے کوئی ایسا حرف ہو جس پر زیر ہو تو پھر "ہِ" پڑھتے ہیں۔ مثلاً فِیْہِ، عَلَیْہِ، اِلَیْہِ، بِہٖ وغیرہ۔

(نوٹ) تمام ضمیریں معرفہ ہوتی ہیں اور اسی لئے ان پر "ال" نہیں آسکتا۔ تمام ضمیریں ایک حالت میں رہتی ہیں۔ ان پر خواہ زیر دینے والا حرف لگا دُ یا کوئی اور چیز وہ اپنی صورت

نہیں بدلتیں۔

لِ ۔ جو زیر دینے والا حرف ہے اس کے بعد جب اسم ظاہر ہوتا ہے تو اسے زیر ہوتا ہے۔ اگر اسم ضمیر ہو تو اسے زبر ہوتا ہے۔ صرف "ی" ایسی ضمیر ہے کہ اس سے پہلے جو حرف ہوتا ہے۔ اسے زیر ہی ہوتا ہے۔ مثالیں لِزَیْدٍ۔ لِلّٰہِ۔ لَهُ۔ لَكَ۔ لِی۔

كَالْبَيْتِ۔ كَالْمَدْرَسَةِ۔ كَزَيْدٍ۔ كَالْجَنَّةِ۔ كَهٰذَا
وَاللهِ۔ وَالْقُرْآنِ۔ وَالْقَلَمِ۔ وَالْكِتَابِ۔ وَالْبَيْتِ۔ يَا زَيْدُ
يَا رَجُلُ۔ يَا مَرْيَمُ۔ يَا شَيْطَانُ۔ يَا إِنْسَانُ۔ يَا اللهُ۔ يَا نَفْسُ
يَا أُسْتَاذُ۔ يَا تِلْمِيذَةُ۔ يَا كَافِرَةُ۔ أَيُّهَا الرَّجُلُ۔ أَيَّتُهَا الْمَرْأَةُ
أَيُّهَا الْإِنْسَانُ۔ أَيَّتُهَا النَّفْسُ۔ أَيُّهَا الرَّسُولُ يَا أَيُّهَا
الشَّيْطَانُ۔ يَا نَارُ۔ فِيهِ۔ فِيهَا۔ فِيكَ۔ فِيكِ۔ فِيَّ۔ عَلَيْهِ
عَلَيْكَ۔ عَلَيْهَا۔ عَلَيْكِ۔ عَلَيَّ۔ إِلَيْهِ۔ إِلَيْهَا۔ إِلَيْكَ۔ إِلَيْكِ
إِلَيَّ۔ بِهِ۔ بِهَا۔ بِكَ۔ بِكِ۔ بِيْ۔ لَهُ۔ لَهَا۔ لَكَ۔ لَكِ
لِيْ۔ مِنْهُ۔ مِنْهَا۔ مِنْكَ۔ مِنْكِ۔ مِنِّيْ۔ فِي الْجَنَّةِ۔ فِي النَّارِ
لِلْإِنْسَانِ۔ مِنَ الْجَنَّةِ۔ إِلَى النَّارِ۔ أَيْنَ هُوَ؟ هُوَ فِي الْبَيْتِ
هُوَ فِي الْجَنَّةِ۔ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ۔ هُوَ فِي الْعَرَبَةِ۔ هُوَ فِيهَا۔

هُوَ عَلَى الْكُرْسِيِّ . يَا زَيْدُ هَلْ أَكَلْتَ ؟ نَعَمْ أَكَلْتُ . يَا رَجُلُ أَيْنَ ذَهَبْتَ ؟ ذَهَبْتُ إِلَى الْبَحْرِ . يَا أَيُّهَا التِّلْمِيذُ هَلْ قَرَأْتَ ؟ نَعَمْ قَرَأْتُ . يَا أَيَّتُهَا الْمُتَعَلِّمَةُ هَلْ فَهِمْتِ ؟ نَعَمْ فَهِمْتُ . خَلَقَ اللّٰهُ وَهُوَ الْخَالِقُ . آدَمُ فِي الْجَنَّةِ وَالشَّيْطَانُ فِي النَّارِ . أَنَا رَاجِعٌ إِلَى اللّٰهِ . اَللّٰهُ خَالِقٌ وَأَنَا إِلَيْهِ رَاجِعٌ . كَفَرَتِ النَّفْسُ وَهِيَ كَافِرَةٌ وَالْكَافِرَةُ فِي النَّارِ .

اَلنَّفْسُ شَيْطَانٌ . اَلْإِنْسَانُ رَاجِعٌ إِلَى اللّٰهِ - وَكَهٰذَا الشَّيْطَانُ رَاجِعٌ إِلَى اللّٰهِ . لِي جَنَّةٌ وَلِلْكَافِرِ نَارٌ . لِلْكَافِرِ نَفْسٌ كَالشَّيْطَانِ . لِي نَفْسٌ رَاجِعَةٌ إِلَى اللّٰهِ . لَكَ نَارٌ وَلَهُ جَنَّةٌ . هٰذَا رَجُلٌ كَالْمَرْأَةِ وَهٰذِهِ امْرَأَةٌ كَالرَّجُلِ لِي نَفْسٌ وَلَكِ نَفْسٌ . لَنَا بَيْتٌ وَلَكَ بَيْتٌ . هٰذِهِ مَدْرَسَةٌ فِيهَا صَحْنٌ وَفِيهَا مَقْعَدٌ وَفِيهَا أُسْتَاذٌ وَفِيهَا تِلْمِيذٌ . هٰذِهِ مَدْرَسَةٌ قَرَأْتُ فِيهَا وَكَتَبْتُ . هٰذَا بَيْتٌ أَنَا فِيهِ وَفِيهِ امْرَأَةٌ وَفِيهِ أَحْمَدُ وَهُوَ تِلْمِيذٌ وَفِيهِ زَيْدٌ وَهُوَ أُسْتَاذٌ وَهٰذَا لِلْأُسْتَاذِ . أَكَلَ الْأُسْتَاذُ فِيهِ وَشَرِبَ ثُمَّ ذَهَبَ إِلَى الْمَدْرَسَةِ . اَلْكِتَابُ أُسْتَاذٌ . لِيَ اللّٰهُ وَمَنْ لَكَ يَا كَافِرُ ؟

…سَ لَكَ إِلٰهٌ : لِزَيْدٍ بَيْتٌ فِيْهِ حُجْرَةٌ وَفِي الْحُجْرَةِ طَاوِلَةٌ
وَكُرْسِيٌّ وَعَلَى الطَّاوِلَةِ كِتَابٌ وَكُرَّاسَةٌ وَقَلَمٌ وَدَوَاةٌ . أَنَا
دَخَلْتُ فِي الْحُجْرَةِ وَجَلَسْتُ عَلَى الْكُرْسِيِّ وَقَرَأْتُ مِنَ
الْكِتَابِ وَكَتَبْتُ فِي الْكُرَّاسَةِ بِالْقَلَمِ .

اَلنَّفْسُ صَادِقَةٌ وَكَاذِبَةٌ . وَالْإِنْسَانُ كَاذِبٌ
وَصَادِقٌ . وَالشَّيْطَانُ كَاذِبٌ . وَاللّٰهُ صَادِقٌ وَالرَّسُوْلُ
صَادِقٌ . اَللّٰهُ إِلٰهٌ وَمُحَمَّدٌ رَسُوْلٌ . زَيْدٌ مِنِّيْ وَأَنَا مِنْهُ
أَنَا مِنْكَ وَأَنْتَ مِنِّيْ . أَنَا مِنْهَا وَهِيَ مِنِّيْ . صَدَقَتْ نَفْسٌ ثُمَّ
كَذَبَتْ . رَجَعَتِ النَّفْسُ إِلَى اللّٰهِ . ذَهَبَتِ النَّفْسُ إِلَى
الشَّيْطَانِ ثُمَّ رَجَعَتْ إِلَى اللّٰهِ . يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ أَنْتَ رَاجِعٌ
إِلَى اللّٰهِ . هٰذِهٖ أَرْضٌ وَهِيَ لِلّٰهِ . فِيْهَا بَرٌّ وَبَحْرٌ . فِيْهَا بَيْتٌ
وَمَدْرَسَةٌ . فِيْهَا إِنْسَانٌ وَشَيْطَانٌ . فِيْهَا صَادِقٌ وَكَاذِبٌ
اَلْكَاذِبُ فِي النَّارِ . وَالصَّادِقُ فِي الْجَنَّةِ . اَلْقُرْاٰنُ كِتَابٌ
مِنَ اللّٰهِ إِلَى الْإِنْسَانِ نَزَلَ بِهٖ جِبْرِيْلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى
الْأَرْضِ . ذَهَبَ التِّلْمِيْذُ بِالْكِتَابِ إِلَى الْمَدْرَسَةِ . ذَهَبَتِ
الْمُتَعَلِّمَةُ بِالْكُرَّاسَةِ إِلَى الْمَدْرَسَةِ . يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ
أَنْتِ كَالشَّيْطَانِ وَأَنَا كَفَرْتُ بِكِ . لِمَنِ الْأَرْضُ وَالسَّمَاءُ؟

لِلّٰهِ الْاَرْضُ وَالسَّمَاءُ۔ لَهُ الْاَرْضُ وَالسَّمَاءُ۔ مَنْ اِلٰهٌ فِي السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ؟ اَللّٰهُ اِلٰهٌ فِي السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ۔ النَّفْسُ لَكَ وَعَلَيْكَ، اَلْقُرْاٰنُ لَكَ وَعَلَيْكَ۔ بِاللّٰهِ۔ لِي وَلَا عَلَيَّ۔ اَلْكِتَابُ كَالْكُرَّاسَةِ وَالْكُرَّاسَةُ كَالْكِتَابِ۔ اَلْبَيْتُ كَالْمَدْرَسَةِ وَالْمَدْرَسَةُ كَالْبَيْتِ، اَلَكَ كِتَابٌ؟ نَعَمْ لِي كِتَابٌ۔ هَلْ فِي الْمَدِينَةِ مَدْرَسَةٌ؟ نَعَمْ فِيهَا مَدْرَسَةٌ۔

تمرین ۱: جملے صحیح کرو:-

(۱) يَا زَيْدٍ هَلْ لَكِ بَيْتٌ؟ (۲) وَاللّٰهُ اَنْتَ كَاذِبٍ (۳) كَتَبْتُ مِنَ الْقَلَمُ بِالْكُرَّاسَةِ (۴) هَلْ الْمَسْجِدِ كَالْمَدْرَسَةٌ (۵) ذَهَبَ اللّٰهِ بِهُ۔

تمرین ۲: جملوں کی خالی جگہ موزوں کلمات سے پُر کرو

(۱) ..... اللّٰهِ الرَّسُوْلُ صَادِقٌ (۲) اَيَّتُهَا .... اَنْتِ كَاذِبَةٌ (۳) .... خَرَجْتُ .... اَلْبَيْتِ وَذَهَبْتُ .... اَلْمَدْرَسَةِ وَكَتَبْتُ .... اَلْقَلَمِ .... اَلْكُرَّاسَةِ (۴) .. اَحْمَدُ لَ .. جَنَّةٌ وَ... اَلْكَافِرِ النَّارُ (۵) ...... مَنِ الْكِتَابُ وَالْقَلَمُ؟

تمرین ۳۵ عربی بناؤ۔

(۱) میں گھر کی طرف واپس آیا پھر گھر میں گیا اور کرسی پر بیٹھا (۲) اے اللہ تو بنانے والا ہے اور جی جھوٹا ہے (۳) کیا جنّت جھوٹے کے لئے ہے اور جہنم سچے کے لئے ہے ؟ (۴) اے نفس تو اللہ کی طرف پلٹنے والا ہے (۵) جنت آسمان میں ہے اور اسی طرح جہنم بھی آسمان میں ہے (۶) استاد گیا اور اس لئے میں گیا پھر مریم گئی (۷) اے عورت اللہ کی قسم تو کافر ہے اور کافر شیطان کی طرح ہے اور شیطان آگ میں ہے (۸) ہاں میں نے قرآن میں سے پڑھا (۹) اس کے لئے اور تیرے لئے کیا ہے آسمان میں ؟ (۱۰) وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں (۱۱) میں نے تیری طرف لکھا (۱۲) اُستاذ شاگرد کے ساتھ گیا (۱۳) آپ نے کہاں سے معلوم کیا۔ ؟

آٹھواں سبق

اِسْمٌ (۱) حَالٌ (۲) صِحَّةٌ (۳) حَسَنٌ طَيِّبٌ (۴) وَالِدٌ، أَبٌ (۵) وَالِدَةٌ، أُمٌّ (۶) أَخٌ (۷) أُخْتٌ (۸) بِنْتٌ (۹) اِبْنٌ وَلَدٌ (۱۰) كَيْفَ (۱۱)

بَابٌ (۱۲) رَبٌّ (۱۳) عَبْدٌ (۱۴) أَمَةٌ (۱۵) مُنْحَرِفٌ (۱۶)

اضافت | ایک نام کو دوسرے نام کی طرف منسوب کرنا،

ایک نام کو دوسرے نام سے جوڑنا یا متعلق کرنا "اضافت" کہلاتا ہے، اِضافت (دو ناموں کے باہمی تعلق) کی کئی قسمیں ہیں۔ ایک تو رشتہ داری کا تعلق جیسے "باپ کا بیٹا" (اِبنُ الأَبِ) "زید کی عورت" (إِمْرَأَةُ زَيْدٍ) دوسری ملکیت کا تعلق جیسے "زید کا گھر" (بَيْتُ زَيْدٍ) "استاذ کا قلم" (قَلَمُ الأُسْتَاذِ) تیسری جزء کا کل سے تعلق مثلاً "گھر کا دروازہ" (بَابُ الْبَيْتِ) اردو میں اس قسم کی اضافت کے لئے را، ری، رے، کا، کی، کے، نا، نی، نے، استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً میرا گھر، اس کا قلم، اپنا مدرسہ وغیرہ، اضافت کے ذریعہ دو ناموں سے مل کر جو مجموعہ بنتا ہے۔ اس کو "مرکب اضافی" کہتے ہیں، مرکب اضافی کے دو ناموں میں سے ایک نام کو ہم "مضاف" اور دوسرے کو "مضاف الیہ" کہتے ہیں، ذیل میں ہم مرکب اضافی کے دو ناموں کی تفصیل اور عربی میں مرکب اضافی بنانے کا قاعدہ بیان کریں گے۔

	مُضاف	مضاف الیہ
مرکب اضافی کے اجزاء کی تفصیل	۱۔ مرکب اضافی کا پہلا اسم "**مضاف**" کہلاتا ہے	۱۔ مرکب اضافی کا دوسرا اسم "مضاف الیہ" کہلاتا ہے

۲- اسم ظاہر ہوتا ہے	۲- کبھی اسم ظاہر اور کبھی اسم ضمیر و اشارہ ہوتا ہے۔
۳- وہ نام جس کو کسی دوسرے نام کی طرف منسوب کیا جائے، کسی دوسرے نام سے مربوط و متعلق کیا جائے۔	۳- وہ نام جس کی طرف کسی دوسرے نام کو منسوب کیا جائے یا جس کی طرف کسی دوسرے نام کو مربوط و متعلق کیا جائے۔
۴- مملوکہ شے، وہ چیز جو کسی کی ملکیت ہو یا کسی کے قبضہ میں ہو۔	۴- مالک، جو کسی چیز کا مالک ہو۔

مرکب اضافی بنانے کا طریقہ

۱- عربی میں "مضاف" پہلے آتا ہے، اسم نکرہ ہوتا ہے اور اس پر "ال" نہیں آتا۔	۱- عربی میں "مضاف الیہ" "مضاف" کے بعد آتا ہے، اکثر معرفہ ہوتا ہے اس پر "ال" آسکتا ہے، کبھی نکرہ بھی ہوتا ہے۔
۲- اگر "مضاف" سے پہلے کوئی اثرانداز چیز (مثلاً زیر دینے والا حرف) نہ ہو تو اس کے آخری حرف پر ـُـ (ایک پیش) ہوگا	۲- "مضاف الیہ کے آخری حرف پر اگر "ال" لگا ہوا ہو تو ـِـ (ایک زیر) ورنہ ـٍـ (دو زیر) ہوں گے۔

۳۔ "مضاف" کے آخری حرف پر تنوین (ــًــٍــٌ) کبھی نہیں آتی

۴۔ اگر "مضاف" کے بعد "ي" "مضاف الیہ" ہو تو "مضاف" کے آخری حرف پر ــِ ہوتا ہے۔

۳۔ اگر "ال" نہ لگا ہو تو ــٍ (دو زیر) لگتے ہیں۔

۴۔ ضمیریں ایک ہی حالت میں رہتی ہیں۔ ان پر کوئی نئی حرکت (ــَــِــُ) نہیں آتی۔

مرکب اضافی کی مثالیں

		مضاف	مضاف الیہ		مضاف	مضاف الیہ	
کسی استاد کا قلم	مضاف الیہ نکرہ ہے	قَلَمُ	أُستاذٍ	زید کا نام	إسمُ	زیدٍ	مضاف الیہ معرفہ ہے لیکن "ال" نہ ہونے کی وجہ سے اس پر "ــٍ" ہیں
کسی مرد کا گھر		بَيْتُ	رَجُلٍ	نوح کی بیوی	إمرأةُ	نوحٍ	
اللہ کا رسول	مضاف الیہ پر "ال" ہے اس لئے صرف ایک زیر ہے	رَسُوْلُ	اللّٰهِ	اس کا بندہ	عَبْدُ	هُ	ضمیریں ایک حالت میں رہتی ہیں اور ان میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی
شہر کا مدرسہ		مَدْرَسَةُ	الْمَدِيْنَةِ	اس (عورت) کا لڑکا	إبْنُ	هَا	
میری بیٹی	"مضاف" کے بعد "ي" "مضاف الیہ" ہے اس لئے "مضاف" کے آخری حرف پر "ــِ" ہے	بِنْتِ	ي	آپ کی عورت	إمْرَأةُ	كَ	
میرا معبود		إلٰهِ	ي	آپ (عورت) کی کتاب	كِتَابُ	كِ	

زیر دینے والے حروف اور مرکب اضافی

زیر دینے والے حروف مرکب اضافی سے پہلے آتے ہیں تو ان کا اثر صرف "مضاف" پر یہ ہوتا ہے کہ اس کے آخری حرف پر بجائے پیش کے "ــِ" (ایک زیر) ہو جاتا ہے۔ مثالیں:۔

زیر دینے والے حروف　مضاف　مضاف الیہ

اللہ کے گھر میں	فِي	بَيتِ	اللهِ	۱۔ زیر دینے والے حروف کے اثر سے مضاف پر ـِ ہو گیا ہے
گھر کی میز پر	عَلَى	طَاوِلَةِ	البَيْتِ	
اللہ کی کتاب میں	فِي	كِتَابِ	اللهِ	۲۔ ضمیریں نہیں بدلتیں ۳۔ "ہٗ" کہ سے پہلے زیر لگا ہوا حرف ہے اس لئے "ہٗ" "ہٖ" ہو گیا
تیرے رب کی طرف	إِلَى	رَبِّ	كَ	
تیرے (مونث) گھر سے	مِنْ	بَيْتِ	كِ	۴۔ مضاف الیہ پر حسب
اس کے بیٹے کے لئے	لِ	ابنِ	هٖ	قاعدہ زیر "ـِ ـٍ" ہوگا
زید کے قلم سے	بِ	قَلَمِ	زَيْدٍ	

مبتدا، خبر، فاعل اور مرکب اضافی

مرکب اضافی اپنے دو ناموں سے مل کر ایک اسم بنتا ہے جو معرفہ ہوتا ہے، پورا جملہ نہیں ہوتا، اور جس طرح اسم کبھی مبتدا یا خبر یا فاعل ہوتا ہے اسی طرح مرکب اضافی بھی کبھی مبتدا کبھی خبر اور کبھی فاعل ہوتا ہے لیکن مبتدا خبر یا فاعل ہونے کی وجہ سے جو پیش اسم کے آخری حرف پر لگتا ہے وہ مرکب اضافی میں صرف مضاف پر لگتا ہے اور مضاف الیہ کو بہر حال زیر ہی رہتا ہے۔

مرکب اضافی مبتداء	عَبْدُ اللهِ استاذٌ　بيتُهُ فِي بومباي	ان جملوں میں مبتدا مرکب اضافی ہے
مرکب اضافی خبر	مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ　أَنَا أَخُوكَ	ان جملوں میں جر مرکب اضافی ہے

مرکب اضافی مبتدا اور خبر	أستاذُكَ أبي - عبدُاللهِ ابني	ان جملوں میں مبتدا اور خبر دونوں مرکب اضافی ہیں
مرکب اضافی فاعل	صَدَقَ إبنُكَ - ذهبَتْ بِنْتُها	ان جملوں میں فاعل مرکب اضافی ہے -

أَبٌ ، أَخٌ دو ایسے نام ہیں کہ جب یہ "مضاف" ہوں تو ان کے آگے پیش "ـُ" کے ساتھ "و" اور زیر کے ساتھ "ی" بڑھا دی جاتی ہے۔ مثلاً "أبوكَ" "أخوكَ" "مِنْ اخيكَ، مِنْ أبيكَ" اگر "أبوكَ" کی بجائے "أبكَ" اور أخوكَ" کی جگہہ " أخكَ یا مِنْ أخيكَ " کی جگہہ "مِنْ اخكَ" کہا جائے تو درست نہ ہوگا

إسْمُكَ ، إسْمُهُ . إسْمُها . إسْمُكِ . إسمِي . حَالُكَ . حَالِي
صِحَّتُهَا . صِحَّتُكَ . صِحَّتِي . وَالِدُهُ . وَالِدِي . أَبُوكَ . أبي .
أُمِّيْ . أُمُّكَ . أُمُّها . أخي . أخُوكَ . أخُوها . أُخْتُهُ .
أُخْتُكَ - أُخْتِي . بِنْتُها . بِنْتِي . بِنْتُكَ . إبْنُهُ . إبْنِي
وَلَدُكَ . وَلَدُها . رَبُّكَ . رَبِّي . رَبُّها . عَبْدُهُ . عَبْدُكَ
أَمَتُهُ . أَمَتُها . أَمَتِي . استاذِي . كِتابُها . قَلَمُ هٰذا .
أُخْتُ هٰذِهِ . بِنْتُ هٰذا . إبنُ هٰذِهِ . قَلَمُ مَنْ ؟ طاوِلَةُ
مَنْ ؟ كِتابُ مَنْ ؟ بَيْتُ مَنْ ؟ إسْمُ مَنْ ؟ صِحَّةُ مَنْ ؟
أَبُو مَنْ ؟ أخُو مَنْ ؟ أُمُّ مَنْ ؟ بِنْتُ مَنْ ؟ سَيِّدُ مَنْ ؟

أُمَّةُ مَنْ . أَبُوْهَا . أَخُوْكِ . أَبُوْكِ . إِبْنُكِ . أُمُّ مَنْ؟
أُخْتُ مَنْ ؟ وَلَدُ مَنْ . خَالُ مَنْ .

إِسْمُ الرَّجُلِ . حَالُ الْمَدْرَسَةِ . صِحَّةُ الْوَالِدِ .
تِلْمِيْذُ الْمَدْرَسَةِ . بَابُ بَيْتٍ . بَابُ الْبَيْتِ . عَبْدُاللّٰهِ
رَسُوْلُ اللّٰهِ . كِتَابُ اللّٰهِ . إِسْمُ اللّٰهِ . إِلٰهُ الْأَرْضِ . إِلٰهُ السَّمَاءِ
رَبُّ الْبَيْتِ . وَالِدُ أُمٍّ . أُمُّ أُمٍّ . بِنْتُ بِنْتٍ . بِنْتُ الْأُخْتِ
أَبُوْأَبٍ . أَبُوالْأَبِ . أَخُوْ أَخٍ . أَخُوالْأَخِ . قَلَمُ أُسْتَاذٍ
قَلَمُ الْأُسْتَاذِ . كِتَابُ التِّلْمِيْذِ . كِتَابُ تِلْمِيْذٍ . بَيْتُ
اللّٰهِ . إِبْنُ اللّٰهِ . أَبُوْ زَيْدٍ . أَبُوْ بَكْرٍ .

عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ . عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ . أَبُوْهُ وَ
أُمُّهُ . إِلٰهُكَ وَإِلٰهِيْ . إِلٰهُهُ وَإِلٰهُهَا . رَبِّيْ وَرَبُّكَ .
رَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ السَّمَاءِ . بَابُ الْبَيْتِ وَحُجْرَتُهُ .
عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ . أَبُوْ زَيْدٍ وَأُمُّهُ . أَخُوْ زَيْدٍ وَأُخْتُهُ
أُسْتَاذُ زَيْدٍ وَتِلْمِيْذُهُ . قَلَمُ زَيْدٍ وَكِتَابُهُ . صِحَّةُ زَيْدٍ
وَحَالُهُ . طَاوِلَةُ زَيْدٍ وَكُرْسِيُّهُ . بِنْتُ جَمِيْلٍ وَامْرَأَتُهُ .
أَبُوْلَهَبٍ وَامْرَأَتُهُ . أَبُوْجَهْلٍ وَأَخُوْهُ خَالِقُ السَّمَاءِ
وَخَالِقُ الْأَرْضِ . عَالِمُ الْكِتَابِ وَأُسْتَاذُ الْمَدْرَسَةِ .

سَمَاءُ الْاَرْضِ ۔
بِاسْمِ اللّٰهِ ۔ فِي بَيْتِ اللّٰهِ ۔ عَلٰى إِسْمِ اللّٰهِ ۔ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ۔ فِي كِتَابِ اللّٰهِ ۔ مِنْ بَيْتِ الْأُسْتَاذِ ۔ إِلٰى مَسْجِدِ الرَّسُوْلِ مِنْ بَابِ الْبَيْتِ ۔ عَلٰى كُرْسِيِّ الْمَدْرَسَةِ ۔ وَخَالِقِ الْاَرْضِ ۔ وَإِلٰهِ السَّمَاءِ ۔ وَرَبِّ مُحَمَّدٍ ۔ لِصِحَّةِ الْوَالِدِ لِصِحَّتِكَ ۔ لِابْنِكَ ۔ لِبِنْتِكَ ۔ لِأَبِي ۔ لِأَخِي ۔ لِأُخْتِي ۔ فِي بَيْتِي ۔ فِي حُجْرَتِهٖ ۔ فِي كِتَابِهٖ ۔ أَمَةُ اللّٰهِ ۔ لِأَمَةِ اللّٰهِ وَرَبِّي وَإِلٰهِيْ ۔ وَرَبِّكَ ۔ فِي كِتَابِ مَنْ ۔ بِقَلَمِهٖ ۔ عَلٰى رَسُوْلِهٖ لِبِنْتِهٖ ۔ لِأُمِّهٖ ۔ لِأَبِيْهِ ۔ لِأَخِيْهِ ۔ لِأُسْتَاذِ الْأُسْتَاذِ لِتِلْمِيْذِكَ ۔ لِأَبِيْكَ ۔ إِلٰى أَبِيْ ۔ عَلٰى اَخِيْكَ ۔ لِأَخِيْهَا

مَنْ هُوَ ؟ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ ۔ هُوَ أَبِيْ ۔ هُوَ أُسْتَاذِيْ ۔
مَنْ هِيَ ؟ هِيَ بِنْتِيْ ۔ هِيَ خَدِيْجَةُ ۔ هِيَ أُمِّيْ ۔
مَا إِسْمُكَ ؟ إِسْمِيْ زَيْدٌ ۔ إِسْمِيْ عَبْدُ اللّٰهِ ۔ إِسْمِيْ خَالِدٌ ۔ مَا إِسْمُكِ ؟ إِسْمِيْ رُقَيَّةُ ۔ إِسْمِيْ كُلْثُوْمُ ۔ إِسْمِيْ مَرْيَمُ ۔ مَا إِسْمُهَا ؟ إِسْمُهَا كُلْثُوْمُ ۔ إِسْمُهَا فَاطِمَةُ ۔ إِسْمُهَا زَيْنَبُ ۔ مَا إِسْمُهٗ ؟ إِسْمُهٗ طَاهِرٌ إِسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ ۔ إِسْمُهٗ مُحَمَّدٌ ۔

مَا إِسْمُكِ ؟ إِسْمُكَ حَادِثٌ . إِسْمُكَ خَلِيْلٌ . إِسْمُكِ جَمِيْلَةٌ . إِيْنَ كِتَابُكَ ؟ كِتَابِي عَلَى الطَّاوِلَةِ . كِتَابِيْ فِي الْبَيْتِ . إِيْنَ بَيْتُكَ ؟ بَيْتِي فِي بُوْمبَائِي . بَيْتِي فِي دِهْلِي . أَيْنَ بَيْتُ الْأُسْتَاذِ . بَيْتُ الْأُسْتَاذِ فِي بِهِنْدِي بَازَارِ . مَا إِسْمُ الْأُسْتَاذِ ؟ إِسْمُ الْأُسْتَاذِ ذَاكِرٌ . إِسْمُهُ خَلِيْلٌ . إِبْنُ مَنْ أَنْتَ ؟ أَنَا ابْنُ مُحَمَّدٍ . مَنْ أَبُوْكَ وَأَيْنَ بَيْتُهُ ؟ أَبِي خَلِيْلٌ وَبَيْتُهُ فِي لَكْهَنُوْ . بِنْتُ مَنْ فَاطِمَةُ ؟ فَاطِمَةُ بِنْتُ الرَّسُوْلِ . هَلْ لَكَ إِبْنٌ . نَعَمْ ، لِيْ إِبْنٌ . مَا إِسْمُهُ ؟ إِسْمُهُ طَارِقٌ . كَيْفَ صِحَّتُهُ ؟ صِحَّتُهُ مُنْحَرِفَةٌ . صِحَّتُهُ طَيِّبَةٌ هَلْ هُوَ فِي بَيْتِكَ ؟ نَعَمْ ، هُوَ فِي بَيْتِيْ . لَا ، هُوَ فِي بَيْتِ الْأُسْتَاذِ كَيْفَ أَنْتَ ؟ أَنَا طَيِّبٌ . كَيْفَ أَنْتِ ؟ أَنَا طَيِّبَةٌ . كَيْفَ صِحَّتُكَ ؟ صِحَّتِيْ طَيِّبَةٌ . كَيْفَ حَالُ الْوَالِدِ ؟ حَالُهُ حَسَنَةٌ مَنْ رَبُّكَ ؟ رَبِّيَ اللّٰهُ . مَنْ خَالِقُكَ ؟ خَالِقِيَ اللّٰهُ . مَا إِسْمُ الْكِتَابِ ؟ إِسْمُ الْكِتَابِ "الْمُنْجِدُ" أَبُوْكَ كَاذِبٌ . وَرَبِّيْ أَنْتَ كَاذِبٌ وَهِيَ صَادِقَةٌ . صَدَقَ اللّٰهُ وَهُوَ رَبِّيْ وَرَبُّكَ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ . مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَعَبْدُهُ . أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ كَيْفَ دَخَلْتَ ؟ دَخَلْتُ مِنَ الْبَابِ . هَلْ عِيْسَى إِبْنُ اللّٰهِ ؟ لَا ، عِيْسَى رَسُوْلُ اللّٰهِ وَعَبْدُهُ . هَلْ لِلّٰهِ وَلَدٌ ؟

لا، اَللّٰهُ خَالِقُ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ. وَاللّٰهِ يَا كَافِرُ أَنْتَ كَاذِبٌ أَنْتَ كَفَرْتَ بِخَالِقِكَ وَإِلٰهِكَ. هَلْ لَكَ أُخْتٌ؟ نَعَمْ لِيْ أُخْتٌ. مَا إِسْمُهَا؟ إِسْمُهَا أَسْمَاءُ. كَيْفَ حَالُكَ يَا أَخِيْ أَنَا طَيِّبٌ. حَالِيْ كَحَالِكَ. حَالِيْ حَسَنَةٌ. هَلْ لَكَ إِلٰهٌ كَإِلٰهِ الْكَافِرِ؟ لَا، لِيْ إِلٰهٌ وَهُوَ رَبِّيْ وَخَالِقِيْ وَأَنَا عَبْدُهُ. يَا اَللّٰهُ اَنَا عَبْدُكَ وَمُحَمَّدٌ عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ. كُلْثُوْمُ إِسْمٌ لِلْمَرْأَةِ وَزَيْدٌ إِسْمٌ لِلْمَرْءِ-

مَنْ إِلٰهٌ فِي الْاَرْضِ وَفِي السَّمَاءِ؟ اَللّٰهُ إِلٰهٌ فِي الْاَرْضِ وَفِي السَّمَاءِ. كَيْفَ أَمَةُ اللّٰهِ؟ أَمَةُ اللّٰهِ صِحَّتُهَا مُنْحَرِفَةٌ. هٰذَا بَلَدِيْ. فِيْهِ بَيْتِيْ. اَنَا اَكَلْتُ فِيْهِ وَشَرِبْتُ. وَفِيْهِ مَدْرَسَتِيْ. أَنَا قَرَأْتُ فِيْهَا وَكَتَبْتُ وَفِي الْمَدْرَسَةِ أُسْتَاذِيْ

مَا إِسْمُكَ يَا وَلَدُ؟ إِسْمِيْ إِبْرَاهِيْمُ. مَا إِسْمُكِ يَا بِنْتُ؟ إِسْمِيْ زَاهِدَةُ. مَنْ أَبُوْكِ وَمَا إِسْمُهُ؟ أَبِيْ أُسْتَاذٌ وَإِسْمُهُ خَلِيْلُ. أَيْنَ بَيْتُهُ؟ بَيْتُهُ فِيْ بومبائی هَلْ لَهُ بِنْتٌ؟ نَعَمْ لَهُ بِنْتٌ هِيَ أُخْتِيْ وَاسْمُهَا فَاطِمَةُ. اَبُوْلَهَبٍ كَافِرٌ وَإِمْرَأَتُهُ كَافِرَةٌ. هُوَ فِي النَّارِ وَامْرَأَتُهُ فِي النَّارِ

تمرین ۱ ایسے پانچ پانچ جملے بناؤ۔
(i) جن میں مرکب اضافی مبتدا ہو (ii) جن میں مرکب اضافی خبر ہو اور اس سے پہلے زیر دینے والا حرف ہو۔ (iii) جن میں مرکب اضافی فاعل ہو۔

تمرین ۲ جملے صحیح کرو:
اَبُ بَكْرٍ صَادِقٍ. مُحَمَّدُ الرَّسُوْلُ اللهُ - ذَهَبَتْ إِمْرَاةٍ نُوْحٌ. صَدَقَ اللهِ فِي كِتَابُهُ إِسْمُكَ كَاسْمُهُ. صِحَّةُ مَنْ مُنْحَرِفٌ فِي بَيْتُكَ؟ أَنَا عَبْدِ اللهُ وَ رَسُوْلُهَا. لَنْتَ الصَّمَدَةُ وَمَا الْإِسْمُكَ وَمَنَ الْاَبُكَ؟ الرَّبُّ أَنْتَ الْخَالِقِي. وَ أَنْتَ الْاِلٰهِی. خَلَقَ رَبُّكَ.

تمرین ۳ عربی بناؤ:-
اے آدمی! تمہارا نام کیا ہے اور تم کون ہو اور تمہارا گھر کہاں ہے؟ اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں اور محمد تیرے بندے اور رسول ہیں۔ میں اپنے گھر میں ہوں اور تو اپنے گھر میں ہے۔ کیا تو اپنے بھائی کی طرف گیا؟ ماں کی حالت کیسی ہے، کیا وہ اچھی ہے؟ میرا نام اور تیرا نام ابراہیم ہے۔ اللہ کے بندے نے سچ کہا اور کافر شیطان کا بندہ ہے اور وہ

چھوٹا ہے۔ میں نے اس کے باپ کی طرف لکھا۔ کیا تمھارا باپ اور اس کا بھائی مسجد میں ہیں؟ میں آپ کا بھائی ہوں اور وہ آپ کا باپ ہے۔ تم نے چاک سے کیوں (کس لئے) لکھا؟

نواں سبق

قَامَ (۱) صَامَ (۲) قَالَ (۳) مَالَ (۴) کَانَ (۵) رَاحَ (۶)

فَذْ (۷) عَذَابٌ (۸) دُنْیَا (۹) صَلٰوۃٌ (۱۰) ـتَ (۱۱)

مَادَّةٌ یا اصلی حروف اب تک جتنے فعل آپ نے پڑھے ہیں۔ ان کی پانچوں شکلیں نیز اسم فاعل کی دونوں شکلیں بنانے سے آپ کو یہ معلوم ہو چکا ہے کہ ہر شکل میں کچھ تو ایسے حروف ہوتے ہیں جو تمام شکلوں میں یکساں باقی رہتے ہیں اور کچھ حرف ایسے ہوتے ہیں جو کسی شکل میں پائے جاتے ہیں اور کسی شکل میں نہیں ملتے۔ مثلاً سَمِعَ، سَمِعَتْ، سَمِعْتَ میں "تَ" "سَامِعٌ" میں "ا" اور "سَامِعَةٌ" میں "ا" اور "ۃ" ایسے حروف ہیں جو زیادہ ہیں اور بعض شکلوں میں نہیں پائے جاتے، اسی طرح کَتَبَ، کَتَبْتُ، کِتَابٌ، کَاتِبٌ، کَاتِبَۃٌ میں سے ہر شکل میں

"ل ت ب" موجود ہے، لیکن کُتِبَتْ، میں "تِ" اور کِتَابٌ اور کَاتِبٌ میں "الف" اور کَاتِبَۃٌ میں "ا" اور "ۃ" ایسے حروف ہیں جو تمام شکلوں میں "ک ت ب" کی طرح یکساں نہیں پائے جاتے بلکہ کسی شکل میں ہیں اور کسی میں نہیں ہیں۔ وہ حروف جو تمام شکلوں میں یکساں پائے جاتے ہیں "مَادَّہ" یا "اصلی حروف" کہلاتے ہیں، وہ حروف جو کسی شکل میں ہوں اور کسی شکل میں نہ ہوں "زائد حروف" کہلاتے ہیں۔

مادّہ لکھنے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ اس کا ہر حرف علیحدہ لکھا جائے۔ مثلاً کَتَبَ کا مادہ "ک ت ب" اور سَمِعَ کا مادہ "س م ع" لکھا جائے گا۔

حرفِ صحیح اور حرفِ علت مادہ میں آنے والے اصلی حروف دو قسم کے ہوتے ہیں ایک تو وہ جو اپنی شکل تبدیل نہیں کرتے بلکہ ہمیشہ ایک ہی طریقہ سے رہتے ہیں، ایسے حرفوں کو "صحیح حروف" کہتے ہیں۔ دوسرے وہ جو اپنی شکل بدل بدل کر آتے ہیں۔ اور کبھی بالکل غائب ہو جاتے ہیں، ایسے حرفوں کو "حروفِ علت" کہتے ہیں۔ حروفِ عِلّت صرف تین ہیں "ا" "و" اور "ی" ان کے علاوہ باقی تمام حروف

"صحیح حروف" ہیں۔
جب تک مادہ میں "صحیح حروف" ہوں ان سے فعل یا اسم فاعل کی شکلیں بنالینا آسان ہے، لیکن جہاں مادہ میں کوئی "حرف علت" شامل ہوجائے ہمیں ہوشیاری اور احتیاط سے کام لینا چاہیئے اس لئے کہ حرف علت کبھی اپنی شکل بدل لیتا ہے اور کبھی بالکل غائب ہوجاتا ہے۔ حروف علت والے مادوں سے شکلیں بنانے کے لئے کچھ قاعدے بنالئے گئے ہیں۔ جن کو ہم حسب موقع بیان کرتے رہیں گے

مادہ میں حرف علت اور فعل کی شکلیں	جب مادہ میں تین حرف ہوں اور ان میں بیچ کا حرف "و" ہو تو فعل کی پہلی

اور دوسری شکل میں وہ "و" اپنی صورت بدل کر "الف" ہوجائے گا۔ بقیہ تین شکلوں میں "و" بالکل غائب ہوجائے گا اور اپنی نشانی ایک پیش "ـُ" چھوڑ جائے گا۔ جو پہلے حرف پر لگا دیا جائے گا، آج کے سبق میں جتنے فعل ہیں ان کے مادوں میں بیچ کا حرف "و" ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی شکلوں میں آپ کو وہ تبدیلی نظر آئے گی۔ جو ہم نے اوپر بیان کی۔

ہم یہاں صرف ایک مادہ "ق و ل" کی تشریح کرتے ہیں۔ جس سے آپ کو تمام اس قسم کے مادوں کی شکلیں بنانے میں سہولت ہوگی۔

"ق و ل" سے پہلی شکل "قَوَلَ" اور دوسری شکل قَوَلَتْ بنتی۔ جس طرح "ف ع ل" سے فَعَلَ اور فَعَلَتْ مگر مادہ میں بیچ کا حرف "و" ہے لہذا "قَوَلَ" "قَالَ" اور "قَوَلَتْ" قَالَتْ بن جائیں گے۔ بقیہ شکلیں "قَوَلْتَ، قَوَلْتِ اور قَوَلْتُ ہوتیں جیسے فَعَلْتَ، فَعَلْتِ اور فَعَلْتُ لیکن مادہ کے بیچ میں حرف عِلّت "و" ہونے کی وجہ سے ان شکلوں میں وہ نظر نہ آئے گا اور اپنی نشانی پہلے حرف "ق" پر پیش ُ چھوڑ جائے گا لہذا یہ شکلیں قُلْتَ، قُلْتِ اور قُلْتُ بنیں گی۔

مادہ کے بیچ میں حرف عِلّت اور اس کا اسم فاعل	مادہ کا درمیانی حرف علت اسم فاعل بنانے پر "ع" ہمزہ بن جاتا

ہے۔ حسب قاعدہ تو "ق و ل" سے اسم فاعل قَاوِلٌ اور قَاوِلَةٌ ہونا چاہیئے تھا۔ مگر چونکہ مادہ میں درمیانی حرف "و" (حرف علت) ہے اس لئے وہ (حرف علت) ہمزہ بن جائے گا اور قَاوِلٌ قَاوِلَةٌ کے بجائے قَائِلٌ

نواں سبق

دیکھنے والا)، قَائِلَۃٌ دکہنے والی ہے نے گا۔

ماضی مطلق، ماضی قریب اور ماضی بعید

فعل ماضی کی کئی قسمیں ہوتی ہیں، ایک تو وہ جس میں بلا قید کسی کام کا گزشتہ زمانہ میں کرنا یا ہونا بتایا جائے۔ مثلاً ذَھَبَ (وہ گیا) سے یہ ضرور معلوم ہوتا ہے کہ وہ گذشتہ زمانہ میں گیا لیکن اس سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اس کو گئے ہوئے تھوڑا زمانہ گزرا، یا بہت لمبا زمانہ گزر گیا، اس قسم کی ماضی کو "ماضی مطلق" کہتے ہیں۔ اب تک جو ماضی آپ نے پڑھی وہ ماضی مطلق" تھی۔

اگر آپ کسی کام کا گزشتہ زمانہ میں ہونا تو بتائیں، لیکن ساتھ ہی اس کا قریبی زمانہ میں ہونا یا بہت زمانہ پیشتر ہونا بھی بتانا چاہیں تو صرف "ماضی مطلق" کافی نہ ہوگا۔ بلکہ قریبی گزرے ہوئے زمانے کے لئے ہم کو "ماضی قریب" اور دور کا زمانہ بتانے کے لئے "ماضی بعید" استعمال کرنا ہوگا۔

"ماضی مطلق" سے پہلے "قَدْ" لگا دیا جائے تو "ماضی قریب" بن جاتا ہے۔ مثلاً قَدْ ذَھَبَ (وہ گیا ہے) قَدْ اَکَلَ (اس نے کھایا ہے، کھالیا ہے، کھا چکا ہے)

"ماضی بعید" بنانے کے لئے ماضی مطلق کی ہر شکل سے پہلے اسی کے ہم وزن "کَانَ" کی کوئی شکل لگا دی جاتی ہے مثلاً کَانَ شَرِبَ (اس نے پیا تھا) کَانَتْ قَالَتْ (اس نے کہا تھا)، کُنْتَ ذَهَبْتَ (تو گیا تھا)، کُنْتُ أَكَلْتُ (میں نے کھایا تھا)

قَامَتْ ۔ قُمْتَ ۔ قُمْتِ ۔ قُمْتُ ۔ قَائِمٌ ۔ قَائِمَةٌ ۔ صَامَ ۔ صُمْتَ ۔ صَائِمَةٌ ۔ قَالَتْ ۔ قُلْتِ ۔ قَائِلٌ ۔ بَالَ ۔ بَائِلَةٌ ۔ بُلْتُ ۔ كَانَ ۔ كُنْتِ ۔ كَائِنَةٌ ۔ رَاحَتْ ۔ رُحْتِ ۔ رَائِحٌ ۔ قَدْ قُمْتُ ۔ قَدْ قَالَتْ ۔ قَدْ قَامَتْ قد قَالَ ۔ قد صَامَ قَدْ رَاحَ ۔ قَدْ كُنْتُ ۔ قَدْ فَعَلَ ۔ قد قُلْتُ ۔ قَدْ كَانَ ۔

كَانَ صَامَ كَانَ أَكَلَ ۔ كَانَ شَرِبَ ۔ كَانَتْ صَدَقَتْ كَانَتْ كَذَبَتْ ۔ كَانَتْ عَلِمَتْ ۔ كُنْتَ صَدَقْتَ ۔ كُنْتَ فَعَلْتَ ۔ كُنْتَ كَتَبْتَ ۔ كُنْتِ قَرَأْتِ ۔ كُنْتِ نَظَرْتِ ۔ كُنْتِ فَهِمْتِ ۔ كُنْتُ سَمِعْتُ ۔ كُنْتُ قُلْتُ ۔ كُنْتَ شَرِبْتَ ۔ كَانَتْ رَفَعَتْ ۔ كَانَتْ خَرَجَتْ ۔

قَالَ رَسُولُ اللهِ ۔ اَللّٰهُ إِلٰهِيْ وَأَنَا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ صَلَوٰتٌ لِلّٰهِ ۔ لِلْكَافِرِ عَذَابٌ فِي الدُّنْيَا ۔ ذَهَبَتْ أُمَّهُ

فِي الْمَسْجِدِ وَ بَالَتْ فِيهِ فَقَالَ لَهَا رَجُلٌ ، يَا أَمَةُ . هٰذَا مَسْجِدٌ ، وَالْمَسْجِدُ بَيْتُ اللّٰهِ . وَهُوَ لِلصَّلٰوةِ . فَقَالَتِ الْأَمَةُ ، قَدْ عَلِمْتُ وَأَنَا رَاجِعَةٌ إِلٰى بَيْتِيْ . ثُمَّ رَاحَتِ الْأَمَةُ إِلٰى بَيْتِهَا وَقَالَتْ كُنْتُ بُلْتُ فِي الْمَسْجِدِ .

قَالَ اللّٰهُ فِي الْقُرْآنِ . يَا مُوْسٰى انا رَبُّكَ . صَامَتْ عَائِشَةُ فَهِيَ صَائِمَةٌ وَصُمْتُ أَنَا فَأَنَا صَائِمٌ . قَالَ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ فَقُمْتُ لِلصَّلٰوةِ . كَانَ إِبْرَاهِيْمُ لِلّٰهِ فَكَانَ اللّٰهُ لَهُ . قَالَ إِبْرَاهِيْمُ لِأَبِيْهِ . كَانَ نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلٰى مُحَمَّدٍ . يَا أَيَّتُهَا الْمَرْأَةُ هَلْ أَنْتِ صَائِمَةٌ ؟ قَالَتْ مَرْيَمُ أَنَا صَائِمَةٌ . أَنَا صُمْتُ لِلّٰهِ وَهُوَ رَبِّي وَرَبُّكَ . قَامَ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ "اَللّٰهُ إِلٰهٌ وَمُحَمَّدٌ رَسُوْلٌ وَصَدَقَ رَبِّيْ فِي الْقُرْآنِ وَالْكَافِرُ لَهُ عَذَابُ النَّارِ"

لِمَنْ كُنْتَ صُمْتَ ؟ صُمْتُ لِلّٰهِ . أَيْنَ أَنْتَ رَائِحٌ . أَنَا رَائِحٌ إِلَى الْمَسْجِدِ أَيْنَ هِيَ رَائِحَةٌ ؟ هِيَ رَائِحَةٌ إِلٰى بَيْتِهَا مِنْ أَيْنَ خَرَجْتَ وَإِلٰى أَيْنَ ذَهَبْتَ ؟ خَرَجْتُ مِنَ الْمَدْرَسَةِ وَذَهَبْتُ إِلٰى بَيْتِيْ . إِلٰى مَنْ نَظَرَتْ أُمُّكَ ؟ نَظَرَتْ أُمِّيْ إِلَيَّ وَقَالَتْ أَيْنَ كُنْتَ ذَهَبْتَ ؟ فَقُلْتُ لَهَا "كُنْتُ ذَهَبْتُ

إِلَى الْمَدْرَسَةِ

يَا أَيُّهَا الْوَلَدُ ؟ هَلْ عَلِمْتَ كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ الرَّسُولِ؟
نَعَمْ ، قَدْ عَلِمْتُ وَأَنَا ذَاهِبٌ لِلصَّلٰوةِ إِلَى الْمَسْجِدِ . دَخَلَ
زَيْدٌ فِي بَيْتِي وَقَالَ لِي "هَلْ أَكَلْتَ" ؟ فَقُلْتُ لَهُ . "نَعَمْ
قَدْ أَكَلْتُ " . قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ . قَالَ قَائِلٌ مِنَ الْبَيْتِ
يُوسُفُ صَادِقٌ وَهٰذِهِ كَاذِبَةٌ . اَلْقَائِلُ صَادِقٌ وَ
كَاذِبٌ . اَلْأُسْتَاذُ قَائِمٌ فِي الصَّفِّ وَكَاتِبٌ عَلَى السَّبُّوْرَةِ
قَدْ قُلْتُ لَكَ هَلْ سَمِعْتَ ؟ عَلَى مَنْ بَالَ ابْنِي . هَلْ بَالَ
عَلَيْكَ ؟ نَعَمْ ، بَالَ ابْنُكَ عَلَيَّ . بَالَتِ الْبِنْتُ عَلَى أُمِّهَا
وَبَالَ الْإِبْنُ عَلَى ابِيْهِ . قَدْ كُنْتُ فِي عَذَابٍ . قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ "اَلْأَرْضُ مَسْجِدٌ" يَا رَجُلُ أَنْتَ فِي الدُّنْيَا وَالدُّنْيَا
ذَاهِبَةٌ ثُمَّ أَنْتَ رَاجِعٌ إِلَى رَبِّكَ فَمَا أَنْتَ قَائِلٌ ؟

تمرین ۱ مندرجۂ ذیل الفاظ کے مادّے بتاؤ ۔
كَافِرٌ . عَالِمَةٌ . جَهِلْتَ . صَادِقٌ . كَاذِبَةٌ . عَلِمْتَ
صَامَتْ . كَانَ . كِتَابٌ . قَارِئَةٌ فَهِمْتُ . رَائِحَةٌ
قَائِلٌ . صَامَتْ . كَائِنَةٌ . يُلْتُ .

تمرین ۲: آج کے سبق میں جتنے نئے افعال ہیں۔ ان کی پانچوں شکلیں مع معنی نیز اسم فاعل کی دونوں شکلیں مع معنی لکھو۔

تمرین ۳: جملے درست کرو:۔

أَنَا كَتَبَ فِيْ بَيْتِكَ وَالَتْ إِبْرَاهِيمُ لِأَبُوْهُ۔ قَوْلَ مَرْيَمَ لِعِيْسَىٰ أَنْتَ ابْنِي وَأَنَا أُمُّكَ۔ رِحْتُ مِنْ بَيْتِي إِلَى الْمَدْرَسَةُ الصَّلٰوةِ قَائِمَةٍ فِي الْمَسْجِدَ۔ لِرَسُوْلُ اللّٰهِ ابْنِ إِسْمُهَا إِبْرَاهِيْم وَلَهِ بِنْتُ اسْمُهُ فَاطِمَةُ۔ نَوَلَ جَاهِلٌ فِي الْمَسْجِدُ۔ أَنَا قَالَ لَهُ " انْتَ كَافِرٌ۔ بُوْمْبَاي كَائِنَاءٍ فِي الْهِنْدَ وَمَكَّةَ كَائِنَهٌ فِي الْعَرَبُ وَكَرَاسِي كَائِنَةٌ فِي الْبَاكِسْتَان:

تمرین ۴: خالی جگہ موزوں الفاظ سے پر کرو۔

(۱) ... كَائِنَةٌ فِي الْهِنْدِ (۲) قَالَ لِيْ ... أَنْتَ ... أَنَا إِبْنُ زَيْدٍ (۳) وَالَتْ لِيْ ... أَنْتَ ... أَنَا طَبِيْبٌ (۴) نَفْسِيْ وَصلو لِجِدَالِ (۵) كُنْتُ .. فِي الْمَدْرَسَةِ (۶) ... بِالَتْ ... زَيْدٍ فِي الْبَيْتِ۔

تمرین ۵: مندرجہ ذیل شکلوں کی " ماضی قریب " اور " ماضی بعید " مع معنی لکھو:۔

أَكَلَ۔ شَرِبْتُ۔ قَامَتْ۔ صُمْتِ۔ قُلْتَ۔ وَجَدَتْ سَمِعْتُ۔ فَهِمَ۔ رَاحَتْ۔ نَزَلْتُ۔ رَاحَ۔ خَرَجَتْ۔

تمرین ع ۲ عربی بناؤ:-

وہ کھڑا ہوا تو میں بیٹھا۔ اس نے کھایا تھا۔ پھر مدرسہ گیا تھا۔ میں اسٹول پر بیٹھا تو استاد نے کہا تم کہاں گئے تھے؟ وہ کلاس میں داخل ہوا تھا تو استاذ نے کہا تھا "تم کہاں تھے"؟ میں نے تم سے کہہ دیا ہے کیا تم نے سُنا؟ میں اللہ کے لئے ہوگیا تو اللہ میرے لئے ہوگیا۔ زید میرا بھائی ہے اور بکر کا باپ ہے وہ کھڑا ہونے والا روزہ رکھنے والا ہے۔ میں مرنے والا ہوں اور دنیا ہونے والی ہے اور میں اللہ کی طرف واپس جانے والا ہوں اور دنیا جانے والی ہے۔ میں سمجھ گیا ہوں اور میں نے لکھ لیا ہے۔ زید آیا اور میں اپنے گھر میں تھا اس نے میری طرف دیکھا اور پھر واپس چلا گیا۔ میرا باپ اور تیرا باپ جنت میں ہیں۔ روزہ رکھنے والے کے لئے جنت میں دروازہ ہے اس کا نام "ریّان" ہے۔ روزہ رکھنے والا جنت کے دروازہ سے داخل ہوا۔ میں گھر میں تھا اور میرا بیٹا بمبئی چلا گیا۔ وہ نماز کے لئے مسجد میں گیا تھا اور اس کی بیوی گھر میں تھی۔

دسواں سبق

أَيٌّ (۱) أَبَّةٌ (۲) شَيْءٌ (۳) عِنْدَ (۴) مَعَ (۵) بَيْنَ (۶)
ذٰلِكَ (۷) تِلْكَ (۸) سُوْقٌ (۹) دُكَّانٌ (۱۰) جَاءَ (۱۱) سَارَ (۱۲)
بَاعَ (۱۳) طَارَ (۱۴) غَابَ (۱۵) عَنْ (۱۶)

اضافی نام بعض لفظ ہمیشہ مضاف کی طرح اسم سے متعلق رہتے ہیں اور زیر دینے والے حروف سے ملتے جلتے ہوتے ہیں، ان کے بعد جو اسم آتا ہے اس پر زیر ہوتا ہے، ان میں سے کچھ الفاظ (أَيٌّ، أَبَّةٌ عِنْدَ، مَعَ، بَيْنَ) آج کے سبق میں ہیں، یہ الفاظ مضاف کی تمام شرطوں پر پورے نہیں اترتے، اس لئے ہم ان کو "اضافی نام" کہہ کر پکاریں گے۔

زیر دینے والے حروف زیر دینے والے حروف کے متعلق ہم پہلے بتا چکے ہیں کہ ان کے معنی وہی درست ہوں گے جو محاورہ میں درست ہوں، مثلاً "لِ" کے معنی "لئے واسطے" ہیں لیکن جب ہم "قُلْتُ لَهٗ" کہیں تو اسی "لِ" کے معنی اردو میں "سے" کئے جائیں گے، اسی طرح ب، مِنْ، عَنْ (جو زیر دینے والے حروف ہیں) میں سے ہر ایک کے معنی "سے" ہیں لیکن

کہاں "سے" کے لئے عربی میں "ب" لائیں اور کہاں "مِنْ اور عَنْ" یہ رفتہ رفتہ معلوم ہو سکے گا۔ اس وقت ہم ان تینوں زیر دینے والے حرفوں کا موٹا فرق بتاتے ہیں:۔

جب آپ کسی چیز کے ذریعہ سے کوئی کام کریں تو "ب" لائیے مثلاً کَتَبْتُ بِالْقَلَمِ ۔ لَعِبْتُ بِالْكُرَةِ" جب آپ کسی جگہ سے کوئی کام شروع کریں تو "مِنْ" استعمال کیجیے۔ مثلاً "ذَهَبْتُ مِنْ دِهْلِيْ" کسی چیز سے دور ہٹنے اور نفرت کرنے کے لئے "عَنْ" بولا جاتا ہے ۔ مثلاً "غِبْتُ عَنِ الْمَدْرَسَةِ"۔ کبھی "ب" کے معنی محاورہ میں بالکل بدل جاتے ہیں "ذَهَبَ بِالْقَلَمِ کے معنی محاورہ میں "وہ قلم لایا" ہوں گے، ان حروف کے دوسرے معنی بھی ہیں جو آئندہ آتے رہیں گے ۔

اسم اشارہ جس لفظ سے ہم کسی چیز کی طرف اشارہ کرتے ہیں اسے "اسم اشارہ" کہتے ہیں، اسم اشارہ کبھی دور کی چیز کے لئے ہوتا ہے اور کبھی قریب کے لئے ، قریبی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لئے عربی میں "هٰذَا" اور دور کی چیز کے لئے "ذٰلِكَ" بولا جاتا ہے مؤنث کے لئے "هٰذِهٖ" اور "تِلْكَ" ہم جب کسی چیز کی طرف اشارہ کرتے ہیں تو وہ چیز خاص ہو جاتی ہے ، اسم اشارہ

کبھی ضمیروں کی طرح ایک حالت میں رہتا ہے۔

مادہ میں درمیانی حرف "ی"

مادہ کے بیچ میں "و" آنے سے فعل اور اسم فاعل کی شکلوں میں جو تبدیلیاں ہوتی ہیں وہ گزشتہ سبق میں بتادی گئیں آج ان تبدیلیوں کا ذکر ہوگا جو مادہ کا درمیانی حرف "ی" ہونے پر ہوتی ہیں۔ مادہ میں بیچ کی "ی" کبھی پہلی دو شکلوں میں "و" کی طرح "الف" بن جاتی ہے اور باقی شکلوں میں غائب ہوجاتی ہے۔ لیکن جس طرح "و" اپنی نشانی پہلے حرف پر "پیش ـُ" چھوڑتا ہے "ی" اپنی نشانی زیر چھوڑتی ہے۔ اس سبق کے تمام افعال میں مادہ کا درمیانی حرف "ی" ہے "ط ی ر" سے پہلی دو شکلیں "طَارَ اور طَارَتْ" بنیں گی باقی شکلوں میں "ی" اڑجائے گی اور اپنی نشانی پہلے حرف پر "زیر ـِ" چھوڑے گی جیسے "طِرْتَ، طِرْتِ، طِرْتُ۔

مادہ کا درمیانی حرفِ علت اسم فاعل میں "ء" بن جاتا ہے مثلاً طَائِرٌ۔ غَائِبٌ بَائِعٌ جَاءَ سے اسم فَاعل جَاءِءٌ بنتا لیکن آخر میں دو ہمزہ اچھے نہیں لگتے۔ لہٰذا آخری ہمزہ اڑا کر پہلی ہمزہ پر ایک زیر اور بڑھا دیتے ہیں [جَاءٍ] مؤنث اسم فاعل بنانے یا جَاءٍ پر "ال" لگانے سے آخری "ء" "ی" بن جاتی ہے مثلاً جَائِیَۃٌ۔ اَلْجَائِیْ۔

مرکب اضافی

مرکب اضافی میں کبھی تو ایک مضاف اور ایک مضاف الیہ ہوتا ہے ۔ جیسا گزشتہ سبقوں میں گزرا، لیکن کبھی مرکب اضافی میں کئی مضاف اور کئی مضاف الیہ ہوتے ہیں ۔ مثلاً زید کی لڑکی کا بیٹا (اِبنُ بِنتِ زَیدٍ) اس میں ایک مضاف الیہ تو زید ہے جس کی طرف لڑکی کو منسوب کیا جا رہا ہے ۔ دوسرا مضاف الیہ خود لڑکی ہے ۔ جس کی طرف لڑکے کو منسوب کیا جا رہا ہے، اس مرکب کے دو ٹکڑے ہیں ۱ زید کی لڑکی (بِنتُ زیدٍ) ۲ لڑکی کا بیٹا (اِبنُ اَلبِنتِ) ۱ میں لڑکی مضاف زید مضاف الیہ اور ۲ میں بیٹا مضاف اور لڑکی مضاف الیہ ہیں۔ مجموعہ کی عربی "اِبنُ بِنتِ زَیدٍ میں بِنتُ مضاف بھی ہے اور مضاف الیہ بھی، مضاف ہونے کی وجہ سے اس پر "ال" اور تنوین "ٌ" نہیں ہے مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے زیر ِ ہے۔

جب کئی مضاف اور کئی مضاف الیہ جمع ہو جائیں تو ایسی صورت میں صرف پہلے مضاف کو "پیش ُ" ہوگا ۔ بشرطیکہ اس سے پہلے اثر انداز چیزیں (زیر دینے والے حروف وغیرہ) نہ ہوں، درمیان کے تمام اسموں کو "ایک زیر ِ" ہوگا اور وہ نکرہ ہوں گے ۔ صرف آخری اسم معرفہ ہو سکتا ہے ۔ لمبے اضافی مرکبوں کی عربی بنانے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ اردو میں

جو اسم آخر میں ہو عربی میں اس سے ابتداء کی جائے اور آخری اسم کے سوا تمام درمیانی اسموں کو نکرہ رکھا جائے پہلے مضاف کے علاوہ تمام درمیانی اسموں کو زیر دیدیا جائے - اگر ایسا مرکب بہت لمبا ہو جائے تو گھبرانے کی ضرورت نہیں - اسی اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے اردو کا بالکل الٹا ترجمہ عربی میں کر دیا جائے مثلاً میرے گھر کے کمرہ کی میز کا قلم؛ قَلَمُ طَاوِلَةِ حُجْرَةِ بَيْتِي۔

أَيُّ شَيْءٍ ۔ أَيَّةُ غُرْفَةٍ ۔ بَيْنَ اللهِ وَ بَيْنَ الْإِنْسَانِ عِنْدَ الْإِنْسَانِ ۔ بَيْنَ الرَّجُلِ وَإِمْرَأَتِهِ ۔ أَيُّ رَجُلٍ ۔ أَيَّةُ امْرَأَةٍ ۔ أَيَّةُ مَدْرَسَةٍ عِنْدَهُ ۔ مَعَكَ ۔ مَعَ زَيْدٍ مَعَ اللهِ ۔ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۔ مَعَهَا ۔ مَعَكِ ۔ بَيْنِي وَبَيْنَكَ بَيْنِي وَ بَيْنَهَا ۔

جَاءَ ۔ هِيَ جَاءَتْ ۔ أَنْتَ طِرْتَ ۔ أَنَا سِرْتُ ۔ هُوَ سَارَ ۔ أَنْتِ بِعْتِ ۔ هِيَ غَابَتْ ۔ أَنَا غِبْتُ ۔ هُوَ سَائِرٌ ۔ أَنْتَ غِبْتَ ۔ قَدْ بِعْتُ ۔ كَانَ غَابَ ۔ كُنْتُ سِرْتُ ۔ قَدْ غِبْتِ هُوَ بَائِعٌ ۔ أَنَا سَائِرَةٌ ۔ هِيَ غَائِبَةٌ ۔ عَائِشَةُ بَائِعَةٌ ۔

هُوَ طَائِرٌ. هِيَ جَائِيَةٌ . أَنْتَ جَاءٍ -
سُوْقُ الْبَلَدِ . دُكَّانُ السُّوْقِ . بَائِعُ الدُّكَّانِ . دُكَّانِيْ
مَسْجِدُ السُّوْقِ رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللهِ . قَلَمُ عَبْدِ اللهِ .
بِنْتُ وَلَدِيْ . أَبَوَايَ . امْرَأَةُ أَبِيْ لَهَبٍ عَبْدَ رَبِّكَ . أُسْتَاذُ
مَدْرَسَتِكَ . غُرْفَةُ بَيْتِكَ . حُجْرَةُ مَسْجِدِ الرَّسُوْلِ . مَسْجِدُ
رَسُوْلِ اللهِ . قَلَمُ عَبْدِ اللهِ . مِنْ أَيِّ شَيْءٍ . فِيْ أَيِّ كِتَابٍ .
فِي ابْنَةِ سُوْقٍ . مِنْ عِنْدِ اللهِ . تِلْمِيْذُ مَدْرَسَةِ دِهْلِيْ
ابْنُ بِنْتِ الرَّسُوْلِ . مِنْ عِنْدِكَ . كِتَابُ أُسْتَاذِيْ . قَلَمُ
أَبِيْكَ . بِنْتُ امْرَأَةِ زَيْدٍ -

مَا ذٰلِكَ ؟ . ذٰلِكَ كِتَابٌ . ذٰلِكَ قَلَمٌ . ذٰلِكَ
كُرْسِيٌّ . ذٰلِكَ مَسْجِدٌ . مَا تِلْكَ ؟ تِلْكَ طَاوِلَةٌ .
تِلْكَ سَبُّوْرَةٌ تِلْكَ سَفِيْنَةٌ . تِلْكَ سَمَاءٌ . مَنْ
ذٰلِكَ ؟ ذٰلِكَ أُسْتَاذٌ . ذٰلِكَ أَبِيْ . ذٰلِكَ أَخُوْ
أُسْتَاذِيْ مَنْ تِلْكَ ؟ تِلْكَ أُخْتِيْ . تِلْكَ أُمُّ
أُمِّيْ . تِلْكَ بِنْتُ بِنْتِيْ -

مَنْ غَابَ عَنِ الْمَدْرَسَةِ ؟ غَابَ التِّلْمِيْذُ عَنِ
الْمَدْرَسَةِ . مَنْ غَابَ عَنِ الدُّكَّانِ ؟ الْبَائِعُ غَابَ عَنِ الدُّكَّانِ
هَلْ أَبُوْكَ فِي الْبَيْتِ ؟ لَا، هُوَ غَائِبٌ عَنِ الْبَيْتِ وَقَدْ رَاحَ إِلٰى دُكَّانِهٖ

أَيْنَ بَيْتُكَ ؟ بَيْتِي عِنْدَ بَيْتِ الْأُسْتَاذِ بَيْتِي بَيْنَ الْمَسْجِدِ وَالْمَدْرَسَةِ. عِنْدَ مَنْ كِتَابُكَ ؟ كِتَابِيْ عِنْدَ الْأُسْتَاذِ۔ مَعَ مَنْ أَنْتَ ؟ أَنَا مَعَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ. أَنَا مَعَ الصَّادِقِ أَنَا مَعَكَ. مَعَ مَنْ رَاحَتْ إِمْرَأَتُكَ ؟ رَاحَتْ مَعَ أَخِيْهَا. إِلَى أَيْنَ رُحْتَ ؟ رُحْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ. مِنْ أَيْنَ جِئْتَ ؟ جِئْتُ مِنَ الْمَدْرَسَةِ.

كَانَ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِي الْعَرَبِ. قَدْ رَجَعَ الْأُسْتَاذُ مِنْ لَنْدَنْ. قَالَ الْأُسْتَاذُ فِي الصَّفِّ أَنَا سِرْتُ مِنَ الْهِنْدِ إِلَى الْعَرَبِ. وَمِنَ الْعَرَبِ إِلَى لَنْدَنْ. فَقَالَ تِلْمِيْذٌ "مَا فَعَلْتَ يَا أُسْتَاذُ فِي لَنْدَنْ" فَقَالَ الْأُسْتَاذُ "أَنَا قَرَأْتُ فِي مَدْرَسَةِ لَنْدَنْ. يَا أُسْتَاذِيْ! هَلْ لَنْدَنْ كَبُوْمْبَائِيْ؟ نَعَمْ هِيَ كَبُوْمْبَائِيْ كَائِنَةٌ عِنْدَ الْبَحْرِ فِيْهَا الْقِطَارُ وَالسَّيَّارَةُ وَالْحَرْبِيَّةُ وَالطَّيَّارَةُ" أَنَا عَلَى الْأَرْضِ وَأَنْتَ عَلَى السَّمَاءِ. الطَّيَّارَةُ طَائِرَةٌ وَالسَّيَّارَةُ سَائِرَةٌ. طَارَتِ الطَّيَّارَةُ مِنَ الْأَرْضِ وَكَانَتْ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ.

أَيْنَ كُنْتَ غِبْتَ يَا أَخِيْ ؟ كُنْتُ ذَهَبْتُ لِلصَّلٰوةِ إِلَى الْمَسْجِدِ. أَيَّةُ امْرَأَةٍ تِلْكَ ؟ تِلْكَ مَرْيَمُ وَهِيَ بَائِعَةٌ فِيْ دُكَّانِ بُوْمْبَائِيْ. أَيْنَ كُنْتَ أَكَلْتَ ؟ أَكَلْتُ فِيْ بَيْتِ

أُسْتَاذِي دَخَلَ الْأُسْتَاذُ فِي الصَّفِّ فَقَامَ التِّلْمِيذُ ـ بِعْتُ
فِي السُّوقِ. فَأَنَا بَائِعٌ. قَدْ جِئْتُ مِنْ عِنْدِ اللهِ وَأَنَا لِلّٰهِ وَأَنَا إِلَيْهِ
رَاجِعٌ ـ مَنْ إِلٰهُكَ   ، اللهُ إِلٰهِي وَإِلٰهُ أَبِي. اَللّٰهُ رَبِّي وَرَبُّ الدُّنْيَا

جَاءَتْ أُمُّ زَيْدٍ عِنْدِي وَكَانَتْ غَضِبَتْ عَلَى ابْنِهَا
فَقَالَتْ لِي "ابْنِي غَائِبٌ عَنْ بَيْتِي، هَلْ هُوَ عِنْدَكَ". فَقُلْتُ
نَعَمْ، هُوَ فِي حُجْرَةِ ابْنِي وَكَانَ ذَهَبَ مَعَهُ إِلَى السُّوقِ.
فَقَالَتْ أَنَا غَاضِبَةٌ عَلَيْهِ. هُوَ لَاعِبٌ وَابْنُكَ قَارِئٌ ثُمَّ
دَخَلَتْ فِي الْحُجْرَةِ وَنَظَرَتْ إِلَى ابْنِهِ ثُمَّ قَالَتْ "مَا لَكَ غِبْتَ
عَنِّي يَا وَلَدِي ؟ أَنْتَ لَاعِبٌ فِي السُّوقِ وَأَبُوكَ فِي الْبَيْتِ
يَرْحَمُهُ مُحْزِنَةٌ. فَرَجَعَتْ بِوَلَدِهَا إِلَى الْبَيْتِ. لِمَ لَعِبْتَ
مَعَ أُخِيكَ ؟

تمرین ۱۔ آج کے سبق کے تمام افعال کی پانچوں شکلیں نیز
اسم فاعل کی دونوں شکلیں مع معنی لکھو۔
تمرین ۲۔ جملے صحیح کرو:۔ قَالَ مَرْيَمُ فِي نَفْسِهِ أَنَا كَاذِبٌ.
مِنْ أَيِّ شَيْءٍ هٰذَا؟ أَنَا الْعَبْدُ اللهُ وَأَنَا بِنْتُكَ وَيَا بِنْتُ زَيْدٍ
غَابَتْ مَرْيَمُ مِنِّي وَغِبْتُ أَنَا مِنْهُ. فَقَدْ جِئْتُ لَكَ بِقَلَمٍ۔

مِنْ اَيِّ مَدِيْنَةٍ سُرْتَ وَهَلْ بَيْنَ مَدِيْنَتِكَ وَ بَيْنَ مَدِيْنَتِيْ مَدِيْنَةٌ . دُكَّانُ الْبَائِعِ الْقَلَمِ فِي السُّوْقِ عِنْدَ الْمَسْجِدِ . قَرَأَتْ زَيْدٌ فِي كِتَابِ الْمَدْرَسَةِ ثُمَّ كَتَبَ عَلَىٰ كُرَّاسَتِهٖ بِقَلَمِ اَبُوْهُ .

تمرین ۳ عربی بناؤ:-

توکہاں گیا اے میرے بھائی! کیا تو غصہ ہوگیا ہے! میں تیرے ساتھ ہوں. تو کس شہر میں ہے اور کس بازار میں ہے. تو مجھ سے غائب ہوگیا ہے تو میں دنیا سے غائب ہوگیا ہوں. کیا تو ہوائی جہاز میں بیٹھا اور وہ تجھے لے کر لندن کی طرف اُڑا؟ باپ اپنے لڑکے کے ساتھ مدرسہ گیا اور استاذ سے کہا یہ اسکول سے غائب ہوا تھا اور میں اس کو لایا ہوں". کیا بیچنے والا دکان میں ہے! کیا آپ بیچنے والے ہیں اور یہ آپ کی دکان ہے. میرا گھر مسجد کے پاس ہے اور آپ کے گھر اور آپ کی دوکان کے درمیان ہے. شاگرد کلاس سے غائب ہے اور اُستاذ مدرسہ میں موجود ہے. میں استاذ کے پاس کلاس میں حاضر ہوا تو اس نے کہا کیا تم اپنے باپ کے ساتھ آئے ہو؟ میرے بھائی کے لڑکے کی صحت خراب ہے اس لئے میں بھی گیا تھا. کیا تمہارے بھائی کے بیٹے کی دکان میں قلم ہے؟ میرے

باپ کے بھائی کا نام اللہ کا بندہ ہے۔ میں نماز کے لئے بمبئی کے بازار کی مسجد میں گیا تھا۔ تو کس چیز سے کھیلا تھا کیا مسجد میں گیند تھی؟ کس نے کہا "میں گیند سے مسجد میں کھیلا تھا؟"
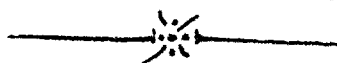
گیارہواں سبق

قَبْلَ (۱) بَعْدَ (۲) فَوْقَ (۳) تَحْتَ (۴) خَلْفَ (۵) أَمَامَ (۶) رَمٰى (۷) بَكٰى (۸) رَأٰى (۹) سَعٰى (۱۰) رَقٰى (۱۱) هَدٰى (۱۲) دَعَا (۱۳) خَلَا (۱۴) رَجَا (۱۵) سَهَا (۱۶) عَفَا (۱۷)

اضافی نام | آج کے سبق میں ۱ سے ۶ تک اضافی نام ہیں، جب ان اضافی ناموں کے بعد مضاف الیہ ظاہر آجائے تو ان اضافی ناموں کے آخری حرف پر زبر ہوتا ہے، بشرطیکہ زیر دینے والا حرف پہلے نہ آئے۔ مثلاً قَبْلَ الصَّلٰوةِ۔ بَعْدَ الصَّلٰوةِ۔ فَوْقَ الْأَرْضِ۔ تَحْتَ السَّمَاءِ۔ اگر زیر دینے والا حرف پہلے آجائے تو ان کے آخری حرف کو زیر ہو جائے گا مثلاً مِنْ بَعْدِ الصَّلٰوةِ ؛

کبھی ان اضافی ناموں کے بعد مضاف الیہ ظاہر نہیں ہوتا بلکہ چھپا رہتا ہے۔ ایسی صورت میں خواہ زیر دینے والا حرف ہی ان سے پہلے کیوں نہ آئے ان اضافی ناموں کے آخری حرف پر بہرحال "پیش ـُـ" رہے گا۔ مثلاً جَاءَ زَیْدٌ وَجِئْتُ مِنْ قَبْلُ۔ یہاں قَبْلُ کے بعد مضاف الیہ ظاہر نہیں آیا۔ یہی وجہ ہے کہ زیر دینے والا حرف پہلے آنے پر بھی اس کو زیر نہیں ہے جملہ کے معنی "زید آیا اور میں اس سے پہلے آیا" ہوں گے گویا اس مثال میں قَبْلُ کے بعد "ہٗ" پوشیدہ ہے، اگر اس "ہٗ" کو ظاہر کر دیا جائے تو پھر "قبلُ" کے آخری حرف کا "پیش ـُـ" بھی ختم ہو جائے گا۔

[نوٹ] اضافی ناموں کا مرکب مبتدا نہیں ہوتا۔

مادہ میں حرف علت پچھلے سبقوں میں مادہ کے درمیان میں "و" اور "ی" آنے سے جو تبدیلیاں ہوتی ہیں وہ بتائی جا چکی ہیں، حرف علت جس طرح مادہ کے درمیان میں آتے ہیں۔ اسی طرح پہلے اور آخر میں بھی آتے ہیں۔ آج کے سبق میں ۱ سے ۱۲ تک ایسے فعل ہیں، جن کے مادہ کا آخری حرف "ی" ہے اور بقیہ ۱۳ تک ایسے فعل ہیں جن کے مادہ کا آخری حرف "و" ہے۔

مادہ کا آخری حرف "ی" اور درمیانی حرف پر "زبر"	اگر مادہ کا آخری حرف "ی" ہو اور پہلی شکل میں درمیانی حرف پر زبر ہو تو پہلی شکل میں وہ "ی"

لکھنے میں "ی" اور پڑھنے میں "الف" ہو جائے گی مثلاً "بَکَیٰ، دَمیٰ" دوسری شکل میں وہ "ی" غائب ہو جاتی ہے جیسے بَکَتْ ، دَمَتْ [دراصل بَکَیَتْ اور دَمَیَتْ ہونا چاہئے تھا] باقی تین شکلوں میں "ی" ظاہر ہوگی اور کوئی تبدیلی نہیں ہوگی جیسے بَکَیْتَ، دَمَیْتَ بَکَیْتِ، دَمَیْتِ ، بَکَیْتُ ، دَمَیْتُ ،

مادہ کا آخری حرف "و"	اگر مادہ کا آخری حرف "و" ہو تو پہلی شکل میں وہ "و" لکھنے اور پڑھنے میں

"الف" کی طرح ہوگا۔ مثلاً دَعَا ، خَلَا وغیرہ دوسری شکل میں یہ "و" اڑ جائے گا جیسے دَعَتْ ، خَلَتْ باقی تین شکلوں میں "و" ظاہر ہوگا۔ اور کوئی تبدیلی نہیں ہوگی، مثلاً دَعَوْتَ ، خَلَوْتَ ، دَعَوْتِ ، خَلَوْتِ ، دَعَوْتُ ، خَلَوْتُ۔

مادہ کے آخر میں حرف علت اور اسم فاعل،	اسم فاعل بنانے میں مادہ کا آخری حرف علت اڑا کر اس سے پہلے کے حرف

پر ایک زیر اور بڑھا دیتے ہیں۔ مثلاً "ب ک ی" سے "بَاكٍ" "دع و" سے "داعٍ" [دراصل بَاكِیٌ اور داعِوٌ تھے] "ال"

لگانے یا مؤنث کی شکل بناتے وقت آخری* حرف علت "جائے" کی طرح "ی" بن جاتا ہے مثلاً اَلبَاكِي ، الدَّاعِيْ ، بَاكِيَةٌ دَاعِيَةٌ۔

ل ۔ علی "ل" کے معنی "لئے" "واسطے" ہیں ۔ لیکن یہ فائدہ اور بہتری کا مفہوم بھی اپنے اندر رکھتا ہے ۔ اسی طرح "علیٰ" میں تکلیف، نقصان اور مصیبت کا مفہوم پایا جاتا ہے، اگر ہم کہیں "دَعَا لَهٗ" تو اس کے معنی ہوں گے "اس نے دعائے خیر کی، بہتری کے لئے دعا مانگی" لیکن "ل" کی بجائے "عَلیٰ" بولنے سے بد دعا کرنے کے معنے ہو جائیں گے، اسی طرح اگر آپ کہیں "هٰذَا لِی" تو یہ مطلب ہوگا کہ "یہ چیز میرے لئے مفید ہے" اور اگر آپ "هٰذَا عَلَیَّ" کہیں تو اس چیز کا آپ کے لئے مضر اور تکلیف دہ ہونا معلوم ہوگا ۔

قَبْلَكَ ، بَعْدَهٗ ۔ فَوْقِیْ ۔ تَحْتِیْ ۔ خَلْفَكَ ۔ أَمَامَكَ بَعْدِیْ ۔ مِنْ قَبْلِكَ ، مِنْ بَعْدِهَا ۔ مِنْ فَوْقِكَ ۔ مِنْ تَحْتِكَ ۔ مِنْ أَمَامِهٖ ۔ مِنْ خَلْفِهَا ۔ مِنْ قَبْلِی ۔ رَأَیْتُ رَأَتْ ۔ وَقَفْتُ ۔ هَدَتْ ۔ رَجَوْتُ رَجَتْ ۔ رَاجٍ

اَلتَّالِی . دَاعِیَةٌ . رَاعٍ . رَاعِیَةٌ . السَّاعِی . اَلْهَادِی
جَاءَ عِیْسٰی قَبْلَ مُحَمَّدٍ . جَاءَ مُوْسٰی بَعْدَ نُوحٍ .
کَانَ قَالَ عِیْسٰی "مِنْ بَعْدِیْ رَسُوْلٌ اِسْمُهٗ اَحْمَدُ"
دَعَوْتُ لَهٗ وَدَعَا عَلَیَّ . بَکٰی زَیْدٌ وَبَکَتْ اُخْتُهٗ مِنْ
قَبْلُ . سَعَیْتُ قَبْلَکَ فَوَجَدْتُ فَهَلْ سَعَیْتَ بَعْدِیْ
فَوَجَدْتَ ؟ لِمَنْ سَعَیْتَ ؟ سَعَیْتُ لِنَفْسِیْ . عَلٰی مَنْ
دَعَوْتَ ؟ دَعَوْتُ عَلٰی وَلَدِیْ . عَفَا اللّٰهُ عَنْکَ
عَفَوْتُ عَنِ السَّارِقِ . دَعَوْتُ فَسَمِعَ . دَعَتْ اُمِّیْ فَسَمِعْتُ
بَکٰی اَبُوْبَکْرٍ . بَکَتْ اُمُّ عَبْدِ اللّٰهِ . هُوَ رَامٍ وَبِنْتُهٗ
رَامِیَةٌ . قَدْ قُلْتُ لَکَ قَبْلَ هٰذَا . اَرَاَیْتَ اِلَی
الْاَرْضِ ؟ اَرَاَیْتَ تَحْتَ کِتَابِیْ ؟ اَکَلْتُ قَبْلَ الصَّلٰوةِ
وَشَرِبْتُ بَعْدُ . سَعَیْتُ فِی الْاَرْضِ . رَاَیْتُ فَوْقِیْ وَتَحْتِیْ
خَلْفِیْ وَاَمَامِیْ . وَقَی اللّٰهُ وَهُوَ وَاقٍ . هَلْ لَکَ مِنَ اللّٰهِ
وَاقٍ ؟ هَدَی اللّٰهُ وَهُوَ الْهَادِیْ . کَفَرَتْ اِمْرَاَتُهٗ
فَدَعَا عَلَیْهَا . دَعَتْ لِزَیْدٍ اُمُّهٗ . دَعَا لِیْ اَبِیْ .
الرَّسُوْلُ دَاعٍ اِلَی الْجَنَّةِ وَالشَّیْطٰنُ دَاعٍ اِلَی النَّارِ
یَا رَجُلُ ! کَیْفَ کَذَبْتَ وَاللّٰهُ فَوْقَکَ . جَاءَ رَجُلٌ

يَعْدِيْ وَوَقَفَ عِنْدَ بَابِ بَيْتِي. فَخَرَجَ ابْنِي مِنَ الْبَيْتِ فَقَالَ الرَّجُلُ "هَلْ أَبُوْكَ فِي الْبَيْتِ؟ فَقَالَ الِابْنُ قَدْ رَاحَ أَبِي إِلَى دُكَّانِهِ. فَقَالَ الرَّجُلُ وَأَيْنَ دُكَّانُهُ؟ وَقَالَ "هُوَ فِي بِهِنْدِي بَازَار" دَعَتْ أُمِّي عَلَيَّ. فَبَكَيْتُ وَقُلْتُ كَيْفَ دَعَوْتِ عَلَيَّ وَأَنْتِ أُمِّي وَأَنَا ابْنُكِ؟ فَقَالَتْ "لَعِبْتَ وَغِبْتَ عَنِ الْمَدْرَسَةِ فَغَضِبْتُ وَدَعَوْتُ عَلَيْكَ" فَقُلْتُ لَهَا "أَنَا ذَاهِبٌ إِلَى الْمَدْرَسَةِ." ثُمَّ عَفَتْ عَنِّي أُمِّي بَعْدَهُ كُنْتُ دَعَوْتُ لَكَ فَسَمِعَ اللّٰهُ.

كُنْتُ فِي السَّفِيْنَةِ وَكَانَتِ السَّفِيْنَةُ فِي الْبَحْرِ فَرَأَيْتُ فَوْقِي فَكَانَتِ السَّمَاءُ وَرَأَيْتُ تَحْتِي فَكَانَ الْبَحْرُ تَحْتِي وَكَانَ الْهَوَاءُ بَيْنَ الْبَحْرِ وَالسَّمَاءِ. أَنَا قَرَأْتُ مِنَ الْقُرْآنِ وَهُوَ كِتَابُ اللّٰهِ وَهُوَ هَادٍ لِي وَلِلدُّنْيَا. قَالَ الْكَافِرُ هَلْ عِنْدَكَ بَعْدَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ؟ قَالَ اللّٰهُ لِرَسُوْلِهِ فِي الْقُرْآنِ "عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ" لِلسَّاهِيْ عَنْ صَلٰوتِهِ عَذَابٌ. هِيَ سَاهِيَةٌ عَنْ صَلٰوتِهَا السَّاهِيْ وَاحِدٌ. وَالْجَالِسُ بَاكٍ. أَنَا رَاجٍ مِنَ اللّٰهِ. كُنْتُ رَجَوْتُ مِنْكَ.

أَتَيْتُ خَالِيْ خَلَوْتُ بِنَفْسِيْ. خَلَا زَيْدٌ مَعَ

أَخِيهِ. كَانَ خَلَا غَائِدِي مَعَ جَنَاحٍ. خَلَا الْكَافِرُ إِلَى شَيْطَانِهِ. قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكَ. أَنَا سَاعٍ وَاللّٰهُ هَادٍ. خَلَا بَيْتِي فَبَكَتْ نَفْسِي عَلَيْهِ. كَانَ غَضِبَ وَالِدِي عَلَيَّ نَسَعَيْتُ فِي الْمَدْرَسَةِ وَذَهَبْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ لِلصَّلٰوةِ فَفَرِحَ لِي وَعَفَا عَنِّي. جَاءَ زَيْدٌ وَجَاءَ ابْنُهُ خَلْفَهُ ؁

صِحَّةُ وَالِدِي مُنْحَرِفَةٌ وَهُوَ سَاهٍ عَنْ صِحَّتِهِ فَأَنَا بَاكٍ عَلٰى ذٰلِكَ. أُخْتُ مُحَمَّدٍ رَامِيَةٌ حَجَرِي خَالِيَةٌ وَالْمَسْجِدُ خَالٍ. أَنَا رَاءٍ إِلَيْكَ فَهَلْ أَنْتِ رَائِيَةٌ إِلَيَّ؟ أَنَا بَاكٍ عَلَيْكَ. كُنْتُ خَلْفَكَ فِي الصَّلٰوةِ. رَمٰى وَرَمَيْتُ بَعْدُ. دُكَّانِي إِمَامَ الْمَسْجِدِ وَبَيْتِي خَلْفَ الدُّكَّانِ.

تمرین ۱: آج کے سبق میں جتنے افعال ہیں (i) ان کی پانچوں شکلیں مع معنی لکھو۔

(ii) ان سے اسم فاعل کی دونوں شکلیں مع معنی نیز مذکر کی شکل پر "ال" لگاؤ (iii) ان کے مادّے لکھو۔

تمرین ۲: جملہ فعلیہ اور جملہ اسمیہ الگ کرو، جملہ فعلیہ میں فعل فاعل، جملہ اسمیہ میں مبتدا، خبر بتاؤ۔ عربی کی عبارت پر

اعراب (زبر، زیر، پیش) لگاؤ۔

(۱) بكت الام على ابنها (۲) للساهى عذاب النار وللساعى جنة (۳) هل فوقك رجل (۴) قد قلت لك من قبل (۵) من بكى فى بيتك ؟

تمرین ۲ جملے درست کرو:۔

بكوتُ وَبكى أُمَّهُ مِنْ قبلِ . اللهُ هَادِيٌ وَهُوَ وَاقِيٌ وَأَنا سَاعِيٌ . طُرْت وطَيرَتِ الطَّيَّارَةُ . سَعُوْتُ فَوَجَدْتُ وَأَنَا رَاجٌ مِنَ اللهُ . سَهَيتُ فَدَعَيْتُ عَلَيْكَ نو فُلكَ سَمَاءٌ وَتحتكُ أُرضٌ وَانا أَمَامُكَ ؛

تمرین ۳ عربی بناؤ:۔

محمد بعد میں آیا اور موسیٰ اس سے پہلے آیا تھا۔ کیا تم نے بعد میں دیکھا ؟ استاد شاگرد پر کیوں غصہ ہوا اور باپ نے اپنے بیٹے پر کیوں بد دعا کی ؟ میری ماں خدا سے اُمید کرنے والی ہے۔ اور میں کوشش کرنے والا ہوں۔ میرے پیچھے تم ہو میرے آگے زید ہے اور تمہارے پیچھے میرا بیٹا ہے میں نے نماز کے بعد دعا کی تھی تو اللہ نے سن لی تمہارے آگے کون ہے اور پیچھے کون ہے ؟ میں نے اپنے رب کی

کتاب میں دیکھا ہے۔

میرے رب کی کتاب کا نام قرآن ہے اور میرے رب کے رسول کا نام محمدؐ ہے۔ کیا میں اپنی نماز سے غفلت کرنے والا ہوں۔ وہ کھڑا ہے اور اپنے بیٹے پر رونے والا ہے۔ میرے بیٹے کی لڑکی کی صحت خراب ہے۔ میں اس کے گھر گیا تو وہ روئی اور کہا کیا تم نے میرے لئے دعاء کی؟ تو میں نے اس سے کہا ہاں میں نے تیرے لئے دعا کی ہے اور اللہ سننے والا کرنے والا ہے۔ میرا گھر آپ کے گھر کے سامنے ہے اور میری دکان مسجد کے پیچھے ہے۔ میں بھولنے والا ہوں اور اللہ معاف کرنے والا ہے۔

بارہواں سَبَق

لَقِیَ (۱) نَسِیَ (۲) رَضِیَ (۳) فَنِیَ (۴) بَقِیَ (۵) فَازَ (۶) مَاتَ (۷) طَافَ (۸) طَابَ (۹) لَانَ (۱۰) نَہَارٌ، نَوْمٌ (۱۱) لَیْلٌ نَیْلَۃٌ (۱۲) وَاحِدٌ (۱۳) حَبزَاءٌ (۱۴) أُمْ، أَوْ (۱۵) بَلْ (۱۶)

۶ سے ۸ تک مادّہ میں درمیانی حرف "و" اور ۹ سے ۱۰ تک درمیانی حرف "ی" ہے۔

مادہ کا آخری حرف "ي" اور درمیانی حرف کو زیر	اگر مادہ کا آخری حرف "ی" ہو اور پہلی شکل میں درمیانی حرف پر زیر

"ــِـ" ہو۔ جس طرح آج کے سبق میں ۱ سے ۵ تک افعال ہیں، تو "ی" پانچوں شکلوں میں جوں کی توں باقی رہے گی اور وزن میں بھی کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔ جیسے لَقِيَ، لَقِيتُ، لَقِيتِ
اسم فاعل کا وہی قاعدہ رہے گا۔ جو مادہ کے آخر میں حرف عِلَّت آنے سے ہوتا ہے یعنی حرف عِلَّت اڑا کر اس سے پہلے کے حرف پر "ــٍـ" لگا دیں گے، مونث بنانے یا "ال" لگانے پر آخر میں "ي" واپس آجائے گی۔ مثلاً "ل ق ی" سے لَاقٍ، لَاقِيَةٌ
اَللَّاقِي۔

اَلْإِنْسَانُ نَاسٍ۔ أَنَا رَاضٍ عَنْكَ۔ قَدْ رَضِيتُ بِاللّٰهِ۔ هُوَ لَاقٍ۔ إِمْرَأَتُهُ رَاضِيَةٌ عَنْهُ وَهُوَ رَاضٍ عَنِ امْرَأَتِهِ۔ أَنَا فَانٍ وَالدُّنْيَا فَانِيَةٌ۔ اَللّٰهُ بَاقٍ وَالنَّفْسُ فَانِيَةٌ۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔ طَابَتْ نَفْسِي بِوَلَدِي۔ أَنَا طِبْتُ بِهٰذَا۔ مَاتَتْ أُمِّي قَبْلَ أَبِي۔ رَضِيَتْ أُمِّي عَنِّي فَدَعَتْ لِي۔ فَازَ السَّاعِي وَلَهُ أَجْرٌ عِنْدَ رَبِّهِ۔ أَطِبْتَ بِهٰذَا أَنَّ الْأُسْتَاذُ لِي۔ لِنْتَ لِي فَلِنْتُ لَكَ۔

مَنْ بَقِيَ وَمَنْ فَنِيَ ؟ بَقِيَ الْعَالِمُ وَفَنِيَ الْجَاهِلُ. قَالَ الْكَافِرُ "اَلْاَرْضُ إِلٰهٌ وَالسَّمَاءُ إِلٰهٌ وَالْبَحْرُ إِلٰهٌ" فَقُلْتُ لَهٗ كَذَبْتَ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُ، اَللّٰهُ إِلٰهٌ وَهُوَ وَاحِدٌ، أَنْتَ كَافِرٌ وَجَزَاؤُكَ عِنْدَ اللّٰهِ نَارٌ. لِمَ بَقِيتَ فِي الْبَيْتِ ؟ نَسِيتُ فَبَقِيتُ فِي الْبَيْتِ. جَزَائِي عِنْدَ رَبِّي وَجَزَاؤُكَ عِنْدَ رَبِّكَ طُفْتُ فِي النَّهَارِ وَرَجَعْتُ فِي اللَّيْلِ إِلَى الْبَيْتِ ؛

ذَهَبَ زَيْدٌ وَرَجَعَ بَعْدَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَقُلْتُ لَهٗ أَيْنَ كُنْتَ ذَهَبْتَ ؟ فَقَالَ "ذَهَبْتُ إِلَى سُورَتَ لِيَوْمٍ وَلَيْلَةٍ" طُفْتُ بِبَيْتِ اللّٰهِ. طَافَ عَلَيْهَا طَائِفٌ أَأَنْتَ فَاعِلٌ أَمْ لَاعِبٌ ؟ أَأَنْتَ قَارِئٌ أَمْ نَاسٍ أَفَعَلْتَ أَمْ جَلَسْتَ ؟ لَا بَلْ فَعَلْتُ. أَرَضِيتَ بِاللّٰهِ ؟ نَعَمْ، رَضِيتُ بِاللّٰهِ. أَنَسِيتَ ؟ لَا بَلْ فَعَلْتُ. مَاتَ أَبُوكَ أَمْ بَقِيَ ؟ هُوَ مَائِتٌ.

هَلْ بَقِيَ عِنْدَكَ شَيْءٌ ؟ نَعَمْ بَقِيَتْ عِنْدِي كُرَّاسَةٌ بَقِيَ عِنْدِي اِسْمُ اللّٰهِ. مَنْ هٰذَا ؟ هٰذَا زَيْدٌ أَوْ حَسَنٌ هٰذَا أُسْتَاذٌ أَوْ تِلْمِيذٌ. مَاتَ أَبِي وَبَقِيتُ بَعْدَهٗ فِي عَذَابٍ. فَنِيَ زَيْدٌ وَبَكْرٌ وَبَقِيَ اسْمُ اللّٰهِ. قَدْ فُزْتُ.

وَدَنَى قَدْ فُزْتَ. هَلْ فَازَ أَخُوكَ؟ نَعَمْ قَدْ فَازَ، أَنَا سَاعٍ وَاللَّيْلُ لِي كَالْيَوْمِ. هَلْ جَزَاؤُكَ جَنَّةٌ وَجَزَائِي نَارٌ؟

جَاءَتْ إمْرَأَةُ زَيْدٍ فِي بَيْتِي وَبَيْتُهَا أَمَامَ بَيْتِي فَقَامَتْ عِنْدَ الْبَابِ وَقَالَتْ لِامْرَأَتِي "هَلْ فِي بَيْتِكِ نَارٌ؟" فَقَالَتْ لَهَا "قَدْ مَاتَتِ النَّارُ" فَرَجَعَتْ إِلَى بَيْتِهَا. طَافَتْ بِنْتُكَ فِي السُّوقِ أَمَامَ دُكَّانِي. أَيُّ شَيْءٍ بَاقٍ وَأَيُّ شَيْءٍ فَانٍ؟ الشَّيْءُ فَانٍ وَاللّٰهُ بَاقٍ. يَا رَجُلُ أَإِلٰهٌ مَعَ اللّٰهِ أَمْ أَنْتَ كَاذِبٌ؟ بَلِ اللّٰهُ وَاحِدٌ. أَهٰذَا إِلٰهٌ أَمْ ذٰلِكَ؟ لَا هٰذَا وَلَا ذٰلِكَ. كَيْفَ فَازَ رَسُولُ اللّٰهِ فِي الدُّنْيَا. لِأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ لِلْإِنْسَانِ فَفَازَ.

قَرَأَ التِّلْمِيذُ فِي الصَّفِّ وَكَتَبَ عَلَى الْكُرَّاسَةِ فَفَرِحَ الْأُسْتَاذُ بِهِ وَكَتَبَ عَلَى كُرَّاسَتِهِ "أَنَا فَرِحْتُ بِكَ أَنْتَ فَائِزٌ. أَنَا رَاجٍ فِيكَ" وَكَتَبَ عَلَى كُرَّاسَةِ تِلْمِيذٍ كَانَ لَعِبَ فِي الصَّفِّ "أَنْتَ لَاعِبٌ، أَنَا غَاضِبٌ عَلَيْكَ" ثُمَّ قَالَ الْأُسْتَاذُ. كَانَ مَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ فَجَلَسَ بَعْدَهُ عَلَى كُرْسِيِّهِ أَبُوبَكْرٍ ثُمَّ مَاتَ أَبُوبَكْرٍ وَجَلَسَ عُمَرُ عَلَى كُرْسِيِّهِ بَعْدُ" ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ "أَزَيْدٌ حَاضِرٌ

فِي الصَّفِّ أَمْ غَائِبٌ ؟ فَقَامَ زَيْدٌ وَكَانَ خَلْفَ تِلْمِيذٍ وَقَالَ نَعَمْ! يَا أُسْتَاذُ أَنَا حَاضِرٌ.
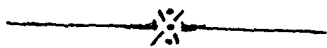
تمرین ۱ مندرجہ ذیل الفاظ اصل میں کیا ہیں ان میں کیا تبدیلی ہوئی ہے، ان کا مادّہ کیا ہے ؟

فَانٍ ۔ فَائِزٌ ۔ سَائِرٌ ۔ دَاعٍ ۔ طِبْتُ ۔ بَكَتْ ۔ مُتُّ ۔ لَانَ مَائِتٌ ۔ النَّاسِيْ ۔

تمرین ۲ سبق کے تمام نئے افعال کی پانچوں شکلیں اِسم فاعل کی دونوں شکلوں کے ساتھ مع معنی لکھو :۔

تمرین ۳ خلا ، کو مناسب الفاظ سے پُر کرو :۔ (۱) اَللّٰهُ ... اَلصَّادِقِ وَالشَّيْطَانُ مَعَ... (۲) . فَانٍ وَالدُّنيا .... وَ... بَاقٍ (۳) . فِي نَفْسِيْ .... وَاحِدٌ و ..... هُ صَادِقٌ وَ... كَاذِبٌ . (۴) مِنْ بَيْنِي ... . السُّوقِ (۵) هٰذَا اَجْزَاءُ .... يَا أُخْتُ (۶) . مَاتَ ....تَ ..... عَلَيْهِ.

تمرین ۴ جملے درست کرو :۔

كَانَ فَنِيَ الدُّنْيَا وَالدُّنْيَا فَانٍ . مَاجِزَاءُ الْكَافِرُ عِنْدَ اللّٰهُ . كَانَ كُنْتُ نُطَابُ نَفْسِيْ . كَانَ نَسِيْتَ زَيْدَ نَيْفِيْتُ فِيْ بَيْتِهِ . الرَّجُلُ قَائِمٍ فِيْ حُجْرَةُ بَيْتِ ابْنُ

زَيْدٌ - السَّيَّارَةُ وَاقِفٌ عَلٰی بَابُ مَسْجِدُ السُّوقُ - كَانَتْ قَبْنٰی طَيَّارَةٍ فِي بُوْمْبَای قَبلَ هٰذَا - كَيْفَ لَقِيْتَ وَأَنْتَ عَلَى الْأَرْضِ وَهُوَ عَلَى السَّمَاءُ - رَضِيَ اللهُ مِنْهُ وَرَضِيْتُ مِنَ اللهِ -

تمرین ۵ عربی بناؤ:-

تمہارے گھر میں کون مرگیا تھا ؟ اس کی ماں دہلی میں مرگئی ہے اس لئے وہ دہلی جانے والا ہے اور وہ رونے والا ہے. کیا تمہارا گھر اور اس کا گھر ایک ہے ؟ میں تم سے راضی ہوگیا ہوں کیا تم مجھ سے راضی ہوئے ؟ کیا تمہارے لئے دن اور رات ایک ہیں - میرے اور تمہارے درمیان اللہ ہے اور وہ باقی رہنے والا ہے - کیا میں نے کہا تھا ؟ بلکہ تم جھوٹے ہو. اس کا بدلہ اللہ کے پاس ہے - میری ماں کی صحت خراب ہے اور وہ مرنے والی ہے دن میں یا رات میں - میرا اور تیرا معبود ایک ہے قرآن ایک ہے پھر یہ کیا ہے ؟ کوشش کرنے والا مرگیا ہے اور بیٹھنے والا باقی رہ گیا ہے - کیا کوشش کرنے والے کا بدلہ بیٹھنے والے کے بدلہ کی طرح ہے. کیا تم نے سچ کہا یا تم جھوٹے ہو اور کھیلنے والے ہو - خدا کی قسم کرنے والا کامیاب ہوا اور انکار کرنے والا

آگ میں گیا۔ میں نے اللہ کو پسند کیا وہ میرا خالق ہے
وہ باقی رہنے والا ہے اور میں فنا ہونے والا ہوں۔
وہ رات یا دن میں جانے والا ہے اور وہ رات یا دن
میں آنے والی ہے۔

تیرہواں سبق

مَرَّ (۱) عَقَّ (۲) رَدَّ (۳) فَرَّ (۴) عَمَّ (۵) جَرَیٰ [-ی] (۶)
نَهَیٰ [-ی] (۷) بَاتَ [ی-] (۸) عَادَ [و-] (۹) زَمَنٌ، زَمَانٌ (۱۰)
أَمَرَ (۱۱) مَاءٌ (۱۲) لَبَنٌ حَلِيبٌ (۱۳) مشَای (۱۴) خُبْزٌ (۱۵)
لَحْمٌ (۱۶) خِيَانَةٌ (۱۷) أَمَانَةٌ (۱۸) مَا (۱۹) بَلٰی (۲۰) خُبْزٌ (۲۱)
مَفْعُولٌ (۲۲) ضَرَبَ (۲۳) قَتَلَ (۲۴)

(نوٹ) افعال کے سامنے بریکٹ میں اگر ڈیش کے بعد حرف
علّت ہو مثلاً [-ی] تو اس سے مراد مادہ کا آخری حرف ہوگا
اگر ڈیش سے قبل حرف علت ہو مثلاً [و-] تو اس سے مراد
مادہ کا درمیانی حرف ہوگا۔

مادہ میں حروف کی تکرار کبھی مادہ میں ایک ہی قسم کے دو

صحیح حروف (جو حرف علت نہ ہوں) ساتھ آجاتے ہیں، یہ مکرر آنے والے حروف اگر متحرک (زیر زبر یا پیش لگے ہوئے) ہوتے ہیں تو ان کو تشدید (ـّـ) کے ذریعہ ملا کر ایک کر دیا جاتا ہے، اگر دونوں متحرک نہ ہوں بلکہ ایک متحرک ہو اور دوسرا ساکن (جزم لگا ہوا) تو ان کو ویسے ہی الگ الگ چھوڑ دیا جاتا ہے، سبق میں ۱ سے ۵ تک اسی قسم کے افعال ہیں جن کے مادوں میں دو حرف ایک قسم کے ہیں۔ چونکہ ان افعال کی پہلی دو شکلوں میں مکرر حروف متحرک ہوتے ہیں لہذا ان کو تشدید کے ذریعہ ملا کر ایک کر دیا جاتا ہے۔ جیسے مَرَرَ سے مَرَّ، مَرَرَتْ سے مَرَّتْ باقی تین شکلوں میں چونکہ مکرر حروف میں سے ایک ساکن اور ایک متحرک ہوتا ہے۔ اس لئے وہ اپنے وزن میں بغیر کسی تبدیلی کے باقی رہتے ہیں۔ مثلاً مَرَرْتُ، رَدَدْتِ۔

ایسے مادوں کے اسم فاعل میں بھی مکرر حروف متحرک ہونے کی وجہ سے تشدید کے ذریعہ ملا کر ایک کر دیئے جائیں گے۔ جیسے مَارِرٌ سے مَارٌّ، مَارِرَةٌ سے مَارَّةٌ۔ عَاقِقٌ سے عَاقٌّ

اسم مفعول | جس طرح ہر فعل سے اس کام کو کرنے والے کے لئے عربی میں ایک خاص شکل "فَاعِلٌ" کے وزن پر بنالی

گئی ہے۔ اسی طرح ہر فعل سے ایک خاص شکل اس چیز کے لئے بنا لی گئی ہے۔ جس پر وہ کام کیا گیا ہو یہ شکل "مَفْعُولٌ" کے وزن پر ہوتی ہے اور "اسم مفعول" کہلاتی ہے۔

اسم مفعول بنانے کے لئے فعل کی پہلی شکل کے پہلے حرف کو ساکن کرکے اس سے پہلے زبر والا "مَ" بڑھا دیجئے پھر آخری حرف سے پہلے ساکن "و" بڑھا کر "و" سے پہلے کے حرف کو پیش ُ دے دیجئے مؤنث بنانے کے لئے مذکر کے آخر میں "ۃ" بڑھا دیجئے جیسے:۔

نَعَلَ سے مَفْعُوْلٌ (کیا ہوا یا جس پر کام کیا گیا ہو) مَفْعُوْلَۃٌ (کی ہوئی)۔ ضَرَبَ سے مَضْرُوْبٌ (مارا ہوا، جس کو مارا گیا ہو) مؤنث مَضْرُوْبَۃٌ۔ قَتَلَ سے مَقْتُوْلٌ (قتل کیا ہوا، جس کو قتل کیا جائے) مؤنث مَقْتُوْلَۃٌ۔

[نوٹ] جن مادوں کے درمیان یا آخر میں حرف عِلّت ہے ان سے "اسم مفعول" بنانے کا قاعدہ آئندہ بیان ہوگا۔

مکرر حروف والے مادوں کا "اسم مفعول" "ٹھیک "مَفْعُوْلٌ" کے وزن پر بنتا ہے جیسے رَدَّ سے مَرْدُوْدٌ (پلٹایا ہوا)

مادّہ اور اس کے فوائد "مادہ" کی تعریف پہلے بیان ہو چکی ہے

دراصل مادّہ ایک جڑ ہے جس سے متفرق شاخیں نکلتی ہیں ، مختلف معنوں کے لئے متفرق شکلیں بنتی ہیں - اگر ہم کو مادہ معلوم ہو تو ہم اس سے بننے والی متفرق شکلیں صحیح بنائیں گے آپ نے اب تک مادہ سے "قتل" کی پانچ شکلیں " اسم فاعل " کی دو شکلیں اور آج " اسم مفعول " کی دو شکلیں بنانا سیکھ لی ہیں ، انہیں شکلوں پر بس نہیں بلکہ آئندہ آپ مادّہ سے اور زیادہ شکلیں بنا سکیں گے -

مادّہ کا ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس کے ذریعہ سے آپ کے لئے عربی لغت (ڈکشنری) دیکھنا آسان ہو جائے گا ، اور ہر زبان کو جلدی سیکھنے کے لئے لغت دیکھنا نہایت ضروری ہے عربی ڈکشنریوں میں ہر لفظ یا ہر شکل علیحدہ علیحدہ نہیں ملتی بلکہ اپنے " مادّہ " میں ملتی ہے - مثلاً کسی عربی ڈکشنری میں آپ کو قَالَ یا قَائِل دیکھنا ہو تو " ق و ل " میں ملے گا - اسی طرح " مَفْعُوْلٌ " " ف ع ل " میں ملے گا - اگر آپ قَالَ " ق ا ل " یا مفعول " م ف ع و ل " میں تلاش کریں گے تو آپ کو یہ الفاظ نہ مِل سکیں گے -

مَا (نافیہ) | سوالیہ " مَا " آپ پہلے پڑھ چکے ہیں - آج آپ کو

انکار کے لئے استعمال ہونے والا "مَا" بتایا گیا ہے یہ "مَا" فعل ماضی سے پہلے آتا ہے تو اقرار کے معنی ختم کرکے نفی (انکار) کے معنی کردیتا ہے اسی لئے یہ "مَا" نافیہ کہلاتا ہے مثلاً مَا سَمِعَ (اس نے نہیں سنا) مَا أَكَلَتْ (اس نے نہیں کھایا) (مونث) "مَا" نافیہ سے پہلے سوال کرنے کے لئے "هَلْ" نہیں آتا بلکہ "أ" استعمال ہوتا ہے مثلاً أَمَا أَكَلْتَ؟ (کیا تو نے نہیں کھایا) میں اگر "أ" کی بجائے "هَلْ" کہا جائے تو غلط ہوگا، "أ" اور هَلْ میں یہی فرق ہے کہ "أ" کے بعد نفی بھی آتی ہے اور هَلْ کے بعد نفی نہیں آتی

بَلٰی، نَعَمْ

"نَعَمْ" کی طرح "بَلٰی" کے معنی بھی "ہاں" ہیں فرق یہ ہے کہ نَعَمْ پہلی بات کے اقرار کے لئے بولا جاتا ہے۔ مثلاً آپ سے کہا جائے "أَأَكَلْتَ" (کیا آپ نے کھایا؟) اور آپ کہیں "نَعَمْ" تو اس کے معنی ہوں گے "ہاں میں نے کھایا" لیکن اگر آپ سے "أَمَا أَكَلْتَ" (کیا آپ نے نہیں کھایا) کہا جائے اور آپ "نَعَمْ" کہیں تو اس کے معنی ہوں گے کہ "ہاں میں نے نہیں کھایا" لیکن اسی "أَمَا أَكَلْتَ" کے جواب میں بَلٰی کہنے سے یہ معنی ہوں گے کہ "ہاں میں نے کھایا" گویا "بَلٰی" پہلی نفی کو کاٹ کر اقرار کے معنی پیدا کرتا ہے، یہی وجہ ہے کہ "بَلٰی" عموماً نفی کے جواب میں آتا ہے۔

هٰذَا لَحْمٌ وَذٰلِكَ خُبْزٌ. هٰذَا لَبَنٌ وَذٰلِكَ مَاءٌ الشَّايُ مَشْرُوْبٌ وَكَذٰلِكَ اللَّبَنُ مَشْرُوْبٌ وَهٰذَا الْمَاءُ مَشْرُوْبٌ - اَلْخُبْزُ مَأْكُوْلٌ وَكَذٰلِكَ اللَّحْمُ مَأْكُوْلٌ اللّٰهُ آمِرٌ وَأَنَا مَأْمُوْرٌ - اَللّٰهُ آمِرٌ وَنَاهٍ - عَمَّ الْخَبَرُ فِي الْبَلَدِ فَهُوَ عَامٌّ - اَلْخَبَرُ مَسْمُوْعٌ - اَلْمَاءُ جَارٍ وَالْهَوَاءُ جَارٍ - السَّفِيْنَةُ جَارِيَةٌ فِي الْبَحْرِ. فَرَّتِ الْأَمَةُ فَهِيَ فَارَّةٌ - عَمَّتِ الْخِيَانَةُ فِي الدُّنْيَا وَمَا عَمَّتِ الْأَمَانَةُ - بَاتَ الْمَاءُ فَهُوَ بَائِتٌ - مَا بِتُّ عِنْدَكَ - بَاتَ زَيْدٌ وَبَاتَتْ اِمْرَأَتُهُ - اَلْكِتَابُ مَرْدُوْدٌ - بَاتَ الْخُبْزُ - فَالْخُبْزُ بَائِتٌ عَقَّ ابْنِي فَهُوَ عَاقٌّ وَعَقَّتْ بِنْتِي فَهِيَ عَاقَّةٌ - نَهَى اللّٰهُ عَنِ الْخِيَانَةِ وَأَمَرَ بِالْأَمَانَةِ - اَللّٰهُ نَاهٍ عَنِ الْخِيَانَةِ وَآمِرٌ بِالْأَمَانَةِ - اَلشَّيْطَانُ نَاهٍ عَنِ الْأَمَانَةِ نَاهٍ عَنِ الصَّلٰوةِ وَآمِرٌ بِالْخِيَانَةِ -

مَا أَكَلْتُ عِنْدَكَ وَمَا شَرِبْتُ - مَا أَمَرَ وَمَا نَهٰى مَا ضَرَبْتُ وَمَا قَتَلْتُ - مَا كُنْتُ سَمِعْتُ - مَا كَانَ قَالَ زَيْدٌ - مَا قُلْتَ وَمَا سَمِعْتُ - مَا أَمَرَ وَمَا فَعَلْتُ - مَا جَاءَ وَمَا رَأَيْتُ - مَا أَكَلَ وَمَا شَرِبَ مَعِيَ - مَا أَمَرَ وَمَا

نَهى - مَا قَامَ وَمَا فَرَرْتُ - مَا رَمَيْتَ وَمَا وَجَدْتُ - مَا كَانَ عَقَّ الْإِبْنُ وَمَا كَانَتْ غَضِبَتْ أُمُّهُ - مَا ذَهَبَ وَمَا رَجَعَ - مَا رَدَدْتِ وَمَا رَدَدْتُ. مَا مَرَّ عَلَيْهِ يَوْمٌ وَمَا مَرَّتْ عَلَيْهِ لَيْلَةٌ - مَا بَكَتْ عَلَيْهِ السَّمَاءُ وَمَا بَكَتْ عَلَيْهِ الْأَرْضُ - وَاللّٰهِ مَا كَفَرْتُ وَمَا عَقَقْتُ -

أَمَا أَكَلْتَ ؟ نَعَمْ مَا أَكَلْتُ - بَلٰى، أَكَلْتُ - أَمَا فَرَرْتَ؟ نَعَمْ مَا فَرَرْتُ - بَلٰى، فَرَرْتُ - أَمَا عَقَقْتَ ؟ نَعَمْ مَا عَقَقْتُ - بَلٰى عَقَقْتُ - أَمَا وَجَدْتَ ؟ نَعَمْ، مَا وَجَدْتُ بَلٰى وَجَدْتُ - أَمَا سَمِعْتَ ؟ نَعَمْ مَا سَمِعْتُ - بَلٰى، سَمِعْتُ - أَمَا كَفَرْتَ بِالشَّيْطَانِ ؟ بَلٰى كَفَرْتُ بِهٖ - أَمَا رَضِيْتَ بِاللّٰهِ ؟ - بَلٰى رَضِيْتُ بِهٖ - أَمَا نَهَى اللّٰهُ عَنِ الْخِيَانَةِ - أَمَا أَمَرَ اللّٰهُ بِالْأَمَانَةِ ؟ بَلٰى أَمَرَ اللّٰهُ بِالْأَمَانَةِ أَمَا جَرَى الْمَاءُ فِي الْبَحْرِ ؟ بَلٰى جَرَى الْمَاءُ فِي الْبَحْرِ - أَمَا مَرَرْتَ بِزَيْدٍ ؟ بَلٰى، مَرَرْتُ بِزَيْدٍ - أَمَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ فِي الْمَسْجِدِ ؟ نَعَمْ مَا بَاتَتْ - أَمَا مَرَّ عَلَيْكَ زَمَانٌ ؟ بَلٰى مَرَّ عَلَيْكَ زَمَانٌ - بَلٰى، مَرَّ عَلَيَّ الزَّمَانُ - أَمَا فَرَّ الْكَافِرُ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ ؟ بَلٰى، فَرَّ - أَمَا عَمَّتِ الْخِيَانَةُ ؟ بَلٰى - أَمَا

رَدَدْتَ إِلَيْهِ؟ بَلىٰ ، رَدَدْتُ إِلَيْهِ - أَمَا فَرِحْتَ بِنْتُكَ؟
بَلىٰ - لَا ، مَا فَرِحَتْ - نَعَمْ مَا فَرِحَتْ - أَمَا عَلِمْتَ مِنْ قَبْلُ؟
بَلىٰ ، عَلِمْتُ مِنْ قَبْلُ - أَمَا سَارَ الْخَبَرُ؟ بَلىٰ سَارَ الْخَبَرُ -
بِنْتُهُ قَاتِلَةٌ وَ ابْنُهُ مَقْتُولٌ - اَلْأُسْتَاذُ ضَارِبٌ
وَالتِّلْمِيْذُ مَضْرُوبٌ - اَلْعَذَابُ عَائِدٌ - عَذَابُ الْخِيَانَةِ
عَائِدٌ إِلَيْكَ وَكَذٰلِكَ جَزَاءُ الْأَمَانَةِ عَائِدٌ إِلَيْكَ؟ أَفَرَرْتَ
مِنَ النَّارِ إِلَى الْجَنَّةِ؟ هَلِ الشَّاىُ عَامٌّ فِي بَمْبَاى - اَللَّبَنُ
عَامٌّ فِي لَاهُوْر - عُدْتُ إِلَى دِلِّي - اَلْخِيَانَةُ مَرْدُوْدَةٌ عِنْدَ اللهِ
اَلْقُرْآنُ مَقْرُوْءٌ - هَلِ الزَّمَنُ عَائِدٌ؟ اَلْمَاءُ جَارٍ فِي الْبَحْرِ
اَلْهَوَاءُ جَارٍ فِي الْغُرْفَةِ - مَرَّتْ عَرَبَةُ زَيْدٍ أَمَامَ دُكَّانِي
فَقُلْتُ لِزَيْدٍ "أَيْنَ أَنْتَ رَائِحٌ"؟ فَقَالَ أَنَا ذَاهِبٌ إِلَى
سُوْقِ اللَّحْمِ " نَهَى أُسْتَاذِي عَنِ الْخِيَانَةِ وَقَالَ قَدْ
نَهَى اللهُ عَنْهَا وَ أَمَرَ بِالْأَمَانَةِ - أَنَا عَبْدُ اللهِ وَالْكَافِرُ
عَبْدُ الدُّنْيَا -

اَلْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ - بِنْتُ خَلِيْلٍ قَاتِلَتِي
بُوْفَالُ بَلَدٌ وَهِيَ كَائِنَةٌ بَيْنَ بُوْمْبَاى وَدِهْلِي - مَاقُلْتُ
بَلْ فَعَلْتُ - مَا قَتَلْتُ بَلْ ضَرَبْتُ - مَا أَمَرْتُ بَلْ نَهَيْتُ

أَمَا قُلْتَ لِی ؟ لِمَ کَفَرْتَ بِرَبِّكَ ؟ لِمَ سَهَوْتَ وَمَا فَعَلْتَ ؟

تمرین ۱ آج کے سبق کے تمام افعال کی پانچوں شکلیں اور اسم فاعل کی دونوں شکلیں مع معنی لکھو۔

تمرین ۲ ذیل کے افعال سے اسم مفعول کی دونوں شکلیں مع معنی لکھو:-

أَكَلَ۔ قَتَلَ۔ عَلِمَ۔ جَهِلَ۔ فَهِمَ۔ سَمِعَ۔ شَرِبَ۔ رَدَّ
ضَرَبَ۔ فَعَلَ۔ وَجَدَ۔ كَتَبَ۔ قَرَأَ۔ أَمَرَ۔

تمرین ۳ مادے بتاؤ:-

مَرْدُوْدَةٌ۔ عَامَّةٌ۔ عَافَةٌ۔ مَجْهُوْلَةٌ۔ مَفْهُوْمٌ۔
جَارِيَةٌ۔ نَاهٍ۔ بَائِتٌ۔ عُدْت۔ وَجَدْت۔ مَرَرْتُ۔
مَأْمُوْرٌ۔

تمرین ۴ جملے صحیح کرو:-

هَلْ مَا أَمَرَ اللّٰهِ فِي الْقُرْآنَ ؟ هَلْ مَا قُلْتُ لَكَ۔
اَلْخَيْرُ مَجْهُوْلَةٌ وَالْكِتَابُ مَقْرُوْأَةٌ۔ الإِبْنُ عَاقَّةٌ وَالْبِنْتُ
سَامِعٌ۔ هِيَ مَارِدُ فِي السُّوْقِ أَمَامَ دُكَّانُ زَيْدٌ۔
يَا أَيُّهَا الْأَخِيْ! هَلْ الزَّمَانُ عَائِدَةٌ ؟ قَالَتْ أَبِيْكَ لَا أَتُوْهُ

مَا اِسْمُ أَخُوْكَ ؟ أَلْمَكْتُوْبُكَ مَوْجُوْدَةٌ عِنْدَ أَبُوْكَ . هٰذِهٖ لَبَنٌ بَائِتَةٌ وَهِيَ مَرْدُوْدَةٌ عِنْدِيْ . مَا مَرَرَ وَمَا رَدَدَتْ

تمرین ۵ عربی بناؤ:-

میرے بیٹے نے نافرمانی کی تو میں نے اس سے کہا "اے بیٹے! کیا میں نے تجھ سے نہیں کہا تھا "نافرمانی کرنے والے کے لئے آگ ہے دنیا میں اور اللہ کے پاس؟" تو نے نافرمانی کی اس لئے تو جنت میں نہیں گیا - زید کی لڑکی میرے سامنے سے گذری تو میں نے کہا "کیا میں نے منع نہیں کیا تھا؟" اس نے کہا، "ہاں تم نے منع کیا تھا"، شیطان اللہ کے پاس سے پلٹایا ہوا ہے۔ اور وہ خیانت کا حکم دینے والا ہے۔ ہوائی جہاز نے کراچی میں رات گذاری اور ریل نے بمبئی میں رات گذاری میں نے تم سے نہیں کہا تو تم نے اس سے کیسے کہا؟ کس نے مارا ہے کیا تم نے نہیں مارا تھا؟ پھر وہ کیوں رویا؟ پیٹنے والا کہاں ہے اور پیٹا ہوا کون ہے؟ زید کے باپ کا بھائی مر گیا ہے کیا وہ واپس آنے والا ہے؟ پانی باسی ہوا تھا۔ اس لئے میں نے نہیں پیا تھا، اور گوشت باسی ہے - اس لئے میں نے نہیں کھایا۔ خیانت پلٹائی ہوئی ہے اور امانت کا اللہ نے

حکم دیا ہے ــــــ چیز تیرے گھر میں پائی ہوئی ہے۔

چودھواں سبق

غَسَلَ (۱) لَبِسَ (۲) کَسَا ـ و (۳) خَلَعَ (۴) حَفِظَ (۵) طَهُرَ (۶) دَنِسَ (۷) کَسَرَ (۸) مَرِضَ (۹) مَسَّ (۱۰) ضَحِكَ (۱۱) رَغِبَ (۱۲) ثَوْبٌ (۱۳) قُطْنٌ (۱۴) حَرِيْرٌ (۱۵) دَرْسٌ (۱۶) قَمِيْصٌ (۱۷) إِزَارٌ، مِئْزَرٌ (۱۸)

فعل لازم اور فعل متعدی

جب کوئی فعل اپنے فاعل (کام کرنے والے) پر ختم ہو جائے اور کسی ایسی چیز کو نہ چاہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہوا یا جس پر کام کرنے والا کوئی کام کرے تو وہ فعل لازم کہلاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یوں سمجھئے کہ اگر آپ کوئی کام کریں اور اس کام کا اثر صرف آپ پر پڑے یا آپ کو وہ کام کرنے کے لئے کسی دوسری چیز کی ضرورت نہ ہو تو وہ کام "فعل لازم" ہوگا۔ مثلاً مَرِضَ، طَهُرَ ایسے لازم فعلوں سے "اسم مفعول" کی شکلیں نہیں بنتیں۔
لیکن جب کوئی فعل فاعل پر ختم نہ ہو بلکہ کسی ایسی چیز کو چاہے

جس پر فاعل کا فعل اثر کرے تو وہ فعل "فعل متعدی" کہلاتا ہے
بالفاظ دیگر آپ کوئی کام کرنا چاہیں اور وہ کام صرف آپ پر
پورا نہ ہو بلکہ اس کا اثر کسی دوسری چیز پر پڑے یا اس کام کو کرنے
کے لیے کسی دوسری چیز کی ضرورت پڑے تو سمجھ لیجیے کہ وہ
"متعدی فعل" ہوگا۔ مثلاً آپ کھانا چاہیں تو آپ کو کسی دوسری
ایسی چیز کی ضرورت ہوگی جس کو کھایا جائے لہٰذا "أَكَلَ"
فعل متعدی ہوگا۔ اسی طرح ضَرَبَ، ایسے متعدی فعلوں سے
"اسم مفعول" کی شکلیں بنتی ہیں۔

مَفْعُولٌ بِهٖ جس چیز پر کوئی کام کیا جائے یا فاعل کا فعل واقع ہو
اسے عربی میں "مَفْعُول بِہٖ" کہتے ہیں، عربی میں "مَفْعُول بِہٖ"
کے آخری حرف پر ایک الف بڑھا کر دو زبر (اً) لگائے جاتے
ہیں، اگر "ال" ہو تو ایک زبر "َ" لگتا ہے، اگر آخر میں "ة"
ہو تو بغیر الف بڑھائے صرف دو زبر "ً" لگتے ہیں مثالیں:۔
أَكَلْتُ خُبْزاً۔ سَمِعْتُ خَبَرَۃً۔ رَأَيْتُ الرَّجُلَ۔ كَسَرْتُ دَوَاةً

فعل فاعل اور مفعول بہٖ کی ترتیب عربی میں ہر فعل اپنے اندر ایک فاعل
رکھتا ہے۔ مثلاً أَكَلْتُ (میں نے کھایا)
میں أَنَا پوشیدہ ہے۔ اسی طرح قَتَلَ میں هُوَ کیوں کہ اس کے

معنے "اُس نے قتل کیا" ہیں اسی طرح سَمِعْتَ میں أَنْتَ اور سَمِعْتِ میں أَنْتِ اور فَعَلَتْ میں هِيَ ۔ جملہ فعلیہ میں پہلے فعل پھر فاعل اور اس کے بعد "مَفْعُوْلٌ بِہٖ" آتا ہے

لیکن جب "مَفْعُوْلٌ بِہٖ" اسمِ ضمیر ہو تو وہ ضمیر براہِ راست فعل کے بعد ہی آجاتی ہے اور فاعل بعد میں آتا ہے مثلاً مَنْ قَتَلَ زَيْدًا؟ (زید کو کس نے مار ڈالا) کے جواب میں قَتَلَهُ بَكْرٌ (اس کو بکر نے قتل کیا) اس جملہ میں "ہُ" "مَفْعُوْلٌ بِہٖ" ہے جو ضمیر ہونے کی وجہ سے فعل کے بعد ہی آگئی ہے اور بَكْرٌ فاعل ہے جو "مَفْعُوْلٌ بِہٖ" کے بعد آیا ہے۔

ہر اسم "مَفْعُوْلٌ بِہٖ" بن سکتا ہے، صرف هُوَ. هِيَ، أَنْتِ، أَنَا چونکہ پیش کی جگہ آنے والی ضمیریں ہیں۔ اس لئے یہ "مَفْعُوْلٌ بِہٖ" نہیں ہو سکتیں، ان کی بجائے ہُ، هَا، كَ، ي، جو زیر کی جگہ آتی ہیں زبر کی جگہ بھی آتی ہیں اور "مَفْعُوْلٌ بِہٖ" ہو سکتی ہیں مثلاً ضَرَبَهُ (اس کو مارا) قَتَلَتْهَا مَرْيَمُ (قتل کیا اس عورت کو مریم نے) یہاں مریم فاعل ہے جو "مَفْعُوْلٌ بِہٖ" کے بعد اس لئے آیا کہ "مَفْعُوْلٌ بِہٖ" ضمیر ہے، ضَرَبْتُكَ (میں نے تجھ کو مارا) یہاں ضَرَبْتُ میں فَاعِلْ "أَنَا" پوشیدہ ہے

"لَكَ" "مَفْعُوْل بِه" ہے ۔ نَسِيْتَنِيْ (تو مجھ کو بھولا) یہاں فعل میں "اَنْتَ فَاعِل" پوشیدہ ہے "ی" "مَفْعُوْل بِه" ہے۔
متعدی فعل کی ایک پہچان یہ بھی ہے کہ اس کے بعد (ہ، ھا، كَ، ی) آسکیں۔ جب "ی" کسی فعل کے بعد آتی ہے تو اس سے پہلے ایک "ن" کا اضافہ ہوجاتا ہے اس "ن" کو ہم سمجھوتہ کا "ن" کہیں گے، اس لئے کہ یہ فعل اور "ی" میں سمجھوتہ کراتا ہے، آپ کو معلوم ہے کہ فعل کی ہر شکل ایک خاص حالت میں رہتی ہے اور اس میں کسی قسم کا تغیر نہیں ہوتا، مثلاً "ضَرَبْتَ" کی "ت" پر زبر ہی رہے گا۔ اگر زیر لگا یا گیا تو مؤنث کے لئے ہوجائے گا، اسی طرح یہ بھی آپ جانتے ہیں کہ "ی" چاہتی ہے کہ اس سے پہلے جو حرف ہو اسے زیر دیا جائے، اب اگر آپ کہنا چاہیں "تو نے مجھے مارا" تو آپ کو ضَرَبْتَ اور "ي" کو ملانا پڑے گا "ی" پورا زور لگائے گی کہ اپنے سے پہلے آنے والی "ت" کو زیر کردے اور "تَ" زیر کسی شکل میں قبول نہ کرے گا۔ لہذا فعل ضَرَبْتُ اور "ي" کے درمیان سمجھوتہ کا "ن" بڑھا دیا جائے گا جس کی وجہ سے "ت" کا زبر بھی باقی رہے گا اور "ی" سے پہلے کے حرف پر بھی زیر رہے گا مثلاً ضَرَبْتَنِيْ (تو نے مجھے مارا) قَتَلَتْنِيْ (اس عورت نے

مجھے قتل کیا) أَكَلَنِيَ (اس نے مجھے کھایا) رَأَيْتَنِيَ (میں نے اپنے آپ کو دیکھا) اَمَرْتَنِيَ (تو نے مجھے حکم دیا) وہ "ی" جو الف کی طرح پڑھی جاتی ہے اگر اس کے بعد "مفعول بہ" کی ضمیر آئے تو لکھنے میں بھی وہ "الف" کی طرح لکھی جاتی ہے مثلاً رَآهُ - وَقَاكَ - هَدَانِي - نَهَاكَ وغیرہ -

گذشتہ سبقوں میں آپ نے جس قدر فعل پڑھے۔ ان میں لازم اور متعدی دونوں ملے ہوئے ہیں۔ لیکن "مفعول بہ" نہ بتانے کی وجہ سے ہم نے ان کو صرف فاعل پر ختم کر دیا تھا اور متعدی فعل کو بھی لازم کی طرح استعمال کیا تھا۔

متعدی بلا واسطہ
متعدی بالواسطہ

متعدی فعل دو قسم کا ہوتا ہے ایک تو وہ جو بلا کسی حرف جر کے واسطہ کے "مَفْعُوْلٌ بِهٖ" چاہے مثلاً شَرِبْتُ لَبَنًا (میں نے دودھ پیا) أَكَلْتُ خُبْزًا (میں نے روٹی کھائی) ان مثالوں میں فعل فاعل کے بعد بغیر کسی حرف جر کے واسطہ کے "مفعول بہ" آیا ہے - لہذا ہم کہہ سکتے ہیں شَرِبَ اور أَكَلَ ایسے فعل ہیں جو متعدی بلا واسطہ ہیں، متعدی بلا واسطہ فعل کے ساتھ "ہ، هَا، كَ، ی" مل کر آسکتی ہیں مثلاً أَكَلَهُ. شَرِبْتُهُ -

دوسری قسم وہ ہے جس میں فعل اپنے فاعل کے بعد کسی حرفِ جر کے واسطہ سے مفعول تک پہونچے۔ مثلاً (۱) جَلَسَ الْمُعَلِّمُ عَلَى الْكُرْسِيِّ (۲) فَرِحَ الْأُسْتَاذُ بِالتِّلْمِيْذِ (۳) غَضِبَ اللّٰهُ عَلَى الْكَافِرِ (۴) ذَهَبَ زَيْدٌ بِالْكِتَابِ۔ ان تمام جملوں میں فعل فاعل کے بعد حرف جر کے واسطہ سے مفعول آیا ہے، ایسے فعلوں کو لازم فعلوں میں شمار کیا جا سکتا ہے۔ ورنہ ان کو متعدی بالواسطہ فعل کہا جائے گا۔

(نوٹ) آج کے سبق میں آپ نے پہلی مرتبہ اسم کو زبر دینا سیکھا ہے اس سے پہلے اسم کو پیش "ـُ" اور "ـِ" کی مندرجہ ذیل شکلیں آپ معلوم کر چکے ہیں۔

اسم کو پیش "ـُ ـٌ" ۔ (۱) جب اسم تنہا ہو اور اس سے قبل کوئی اثر انداز چیز نہ ہو (۲) جب اسم مبتدا ہو (۳) جب اسم خبر ہو (۴) جب فاعل ہو (۵) جب اسم مُضاف ہو اور اس سے پہلے کوئی اثر انداز چیز نہ ہو (۶) یَا، أَيُّهَا کے بعد جب کوئی اسم آئے۔

اسم کو زیر ـِ ـٍ (۱) جب اسم سے پہلے کوئی زیر دینے والا حرف ہو (۲) جب اسم سے پہلے کوئی اضافی نام ہو (۳) جب اسم مضاف الیہ ہو۔

مرکب اِضافی اور مفعول بہٖ ۔ جب مرکب اضافی "مفعول بہٖ" ہو تو اس کا اثر "مضاف" پر ہوگا۔ مضاف الیہ کو حسب قاعدہ ہمیشہ زیر ہی رہے گا، چونکہ مضاف پر تنوین نہیں آتی۔ اس لئے اس پر ایک زبر لگے گا مثلاً قَرَأْتُ کِتَابَ اللّٰہِ (میں نے اللہ کی کتاب کو پڑھا) رَأَیْتُ اِبْنَہٗ (میں نے اس کے بیٹے کو دیکھا)۔

أَبٌ، أَخٌ اور مَفْعُولٌ بِہٖ "أَبٌ اور "أَخٌ" اگر مضاف ہوں اور "مَفْعُوْلٌ بِہٖ" بھی ہوں تو ان پر ایک زبر کے ساتھ "اَلِف" بھی بڑھے گا۔ جس طرح زیر کے ساتھ "ی" اور پیش کے ساتھ "و" بڑھتا تھا، جیسے لَقِیْتُ أَبَاكَ (میں تیرے باپ سے ملا) ضَرَبْتُ أَخَاكَ (میں نے تیرے بھائی کو مارا) اگر مضاف الیہ "ي" ہو تو پھر "الف" نہیں بڑھایا جاتا بلکہ ہر حال میں "أَخِی" اور "أَبِی" ہی کہا جائے گا۔ مثلاً ضَرَبَ زَیْدٌ أَخِیْ (زید نے میرے بھائی کو مارا) اور ھَلْ رَأَیْتَ أَبِیْ (کیا تو نے میرے باپ کو دیکھا) اگر "أَبٌ اور أَخٌ" کے بعد مضاف الیہ نہ آئے تو پھر تمام دوسرے ناموں کی طرح "مفعول بہٖ" ہونے پر الف بڑھا کر دو زبر "اً" "ال" ہونے پر ایک زبر لگے گا۔ مثلاً۔ لَقِیْتُ الْأَخَ ضَرَبْتُ أَخًا۔

غَسَلْتُ الثَّوْبَ . لَبِسَ زَيْدٌ قَمِيصًا . كَسَوْتُ الْإِبْنَ
خَلَعْتُ الْقَمِيْصَ . حَفِظَ الطَّالِبُ الدَّرْسَ . قَرَأْتَ
الْقُرْآنَ . حَفِظْتُ الْقُرْآنَ . كَسَرَ الْإِبْنُ الْقَلَمَ . مَسِسْتُ
ثَوْبًا . كَسَرْتُ الْقَلَمَ فَغَضِبَ عَلَيَّ وَالِدِيْ . حَفِظْتُ
الدَّرْسَ فَفَرِحَ الْأُسْتَاذُ لِيْ . وَجَدَ زَيْدٌ كِتَابَهٗ . رَأَتْ
أُمٌّ بِنْتَهٗ . مَا ضَرَبْتُ الصَّادِقَ . قَتَلَ الرَّسُوْلُ الْقَاتِلَ
بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ . قَرَأْتُ كِتَابَكَ وَفَهِمْتُ . وَقَى اللّٰهُ زَيْدًا
مِنْ عَذَابِ النَّارِ . كَتَبْتُ كِتَابًا إِلٰى وَالِدِيْ .

دَنِسَ إِزَارُهٗ فَغَسَلَهٗ فَطَهُرَ الْإِزَارُ . مَرِضَتْ
أُمُّ زَيْدٍ فَذَهَبْتُ عِنْدَهَا وَرَأَيْتُهَا قَدْ عَوَّتْ لَهَا .
دَنِسَتْ حُجْرَتِيْ فَغَسَلْتُهَا . قَرَأْتُ الدَّرْسَ فِي الْبَيْتِ
فَرَآنِيْ أَبِيْ وَقَالَ "أَنْتَ قَارِئٌ وَالْقَارِئُ فَائِزٌ"
كُنْتُ لَعِبْتُ فِي الصَّفِّ فَرَأَتْنِيْ أُسْتَاذَتِيْ وَقَالَتْ "أَنْتِ
لَاعِبَةٌ وَاللَّاعِبَةُ فِي الصَّفِّ بَاكِيَةٌ" دَنِسَتْ كُرَّاسَتِيْ
فَغَضِبَ الْأُسْتَاذُ عَلَيَّ وَضَرَبَنِيْ عَلٰى ذٰلِكَ . دَنِسَ
قَمِيْصِيْ فِي الْمَدْرَسَةِ فَذَهَبْتُ فِي الْبَيْتِ فَرَأَتْ أُمِّيْ
قَمِيْصِيْ فَقَالَتْ "مَنْ فَعَلَ بِكَ هٰذَا ؟ فَقُلْتُ لَهَا

التِلْمِيْذُ فَعَلَ لِيْ هٰذَا" فَقَالَتْ "لِمَ لَعِبْتَ مَعَ التِلْمِيْذِ؟
ثُمَّ قَامَتْ فَضَرَبَتْنِي وَخَلَعَتْ قَمِيْصِيْ فَغَسَلَتْهُ.
لَبِسَتْ بِنْتِي ثَوْبَ الْقُطْنِ. فَقَالَتْ لَهَا بِنْتُ بَكْرٍ
"لَبِسْتِ ثَوْبَ الْقُطْنِ وَمَا لَبِسْتِ ثَوْبَ الْحَرِيْرِ"
فَقَالَتْ لَهَا " أَنَا رَاغِبَةٌ فِيْ ثَوْبِ الْقُطْنِ ، اَلْقُطْنُ
مَوْجُوْدٌ فِي الْهِنْدِ ، وَالْحَرِيْرُ جَاءَ مِنْ خَارِجِ الْهِنْدِ
مِنَ الصِّيْنِ وَالْيَابَانِ" بِنْتُهَا رَاغِبَةٌ عَنْ ثَوْبِ الْقُطْنِ
وَرَاغِبَةٌ فِيْ ثَوْبِ الْحَرِيْرِ وَقَالَتْ "ثَوْبُ الْحَرِيْرِ مَوْجُوْدٌ
فِي الْجَنَّةِ وَلِذٰلِكَ هُوَ عِنْدِيْ مَرْغُوْبٌ فِيْهِ.
قَمِيْصُكَ مِنَ الْحَرِيْرِ أَمْ مِنَ الْقُطْنِ؟ هُوَ مِنَ الْحَرِيْرِ
لِلرَّجُلِ ثَوْبُ الْقُطْنِ وَلِلْمَرْأَةِ ثَوْبُ الْحَرِيْرِ. اَلْقُطْنُ
مَوْجُوْدٌ فِي السُّوْقِ. إِزَارِيْ مَغْسُوْلٌ بِالْمَاءِ. كِتَابُكَ
مَحْفُوْظٌ عِنْدِيْ. ثَوْبِيْ طَاهِرٌ وَأَنَا طَاهِرٌ. غَضِبَ أَبِيْ
عَلٰى تِلْمِيْذٍ وَرَمَى الْكِتَابَ وَالدَّوَاةَ فَالْكِتَابُ بَاقٍ
وَالدَّوَاةُ مَكْسُوْرَةٌ. قَرَأَتْ أُمِّي الْقُرْآنَ فَضَحِكَتْ
وَبَكَتْ ، فَقُلْتُ لَهَا "لِمَ بَكَيْتِ وَضَحِكْتِ" فَقَالَتْ
اَلْقُرْآنُ كِتَابُ اللّٰهِ. نَزَلَ بِهٖ جِبْرِيْلُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ

حَالُ الْجَنَّةِ مَكْتُوْبَةٌ فِيْهِ وَحَالُ النَّارِ مَكْتُوْبَةٌ فِيْهِ، قَرَأْتُ حَالَ الْجَنَّةِ نَضَحِكْتُ وَقَرَأْتُ حَالَ النَّارِ فَبَكَيْتُ ۔

مَنْ كَسَرَ دَوَاتِي ؟ أَأَنْتَ كَسَرْتَهَا يَا زَيْدُ ؟ لَا مَا كَسَرْتُهَا بَلْ كَسَرَهَا أَخِي ۔ الْكَاسِي فِي الدُّنْيَا لَابِسٌ عِنْدَ اللّٰهِ فِي الْجَنَّةِ ۔ قُطْنُ الْهِنْدِ لِي كَحَرِيْرِ الصِّيْنِ ۔ أَلَبِسْتَ الْحَرِيْرَ ؟ لَا ۔ مَا مَسِسْتُ الْحَرِيْرَ وَمَا رَأَيْتُهُ خَرَجَ الْكَافِرُ مِنْ بَيْتِي فَقُلْتُ قَدْ طَهُرَ بَيْتِي ۔ أَنَا حَافِظٌ حَفِظْتُ ثَوْبِي وَكِتَابِي ۔ اِمْرَأَتِي حَفِظَتْ بَيْتِي فَهِيَ حَافِظَةٌ ۔ قَدْ لَبِسْتُ ثَوْبَ الْقُطْنِ وَكُنْتُ لَبِسْتُ الْحَرِيْرَ قَبْلُ ۔ خَلَعَ ابْنِي إِزَارَهُ ۔ خَلَعْتُ قَمِيْصِي ۔ مَسَّ عَذَابُ اللّٰهِ الْكَافِرَ وَمَا مَسَّنِي عَذَابُ اللّٰهِ ۔ خَلَا زَمَنٌ وَمَا لَقِيْتُكَ ، هَلْ أَنْتَ جَاءٍ ؟ مَا لَبِسْتُ الْحَرِيْرَ وَمَا مَسِسْتُهُ ۔ مَا مَرِضْتُ وَمَا شَرِبْتُ اللَّبَنَ ۔ أَمَا أَكَلْتَ الْخُبْزَ ؟ بَلٰى ، أَكَلْتُ الْخُبْزَ خَلَقَ اللّٰهُ الْإِنْسَانَ ۔ فَاللّٰهُ خَالِقٌ وَالْإِنْسَانُ مَخْلُوْقٌ ۔ مَنْ نَهَاكَ عَنِ الْخِيَانَةِ نَهَانِي رَبِّي عَنِ الْخِيَانَةِ ۔ مَنْ أَمَرَكَ بِالْأَمَانَةِ ؟ أَمَرَنِي اللّٰهُ بِالْأَمَانَةِ ۔

تمرین ۱: آج تک جتنے فعل پڑھے ہیں ان میں سے لازم اور متعدی فعلوں کو الگ الگ خانوں میں لکھیے۔

تمرین ۲: مادے بتاؤ:۔
مَخْلُوعٌ، کاس۔ مَسَسْتَ۔ مَحْفُوظٌ۔ کَاسِرٌ۔ مَرْغُوبٌ۔
طَاهِرٌ۔ مَلْبُوسٌ۔ وَجَدْتُ۔

تمرین ۳: ذیل کے افعال کی پانچوں شکلیں، اسم فاعل اور اسم مفعول کی دونوں شکلیں مع معنے لکھیے:۔
غَسَلَ، مَسَّ [بیچ کے حرف پر زیر ہے] کَسَرَ، خَلَعَ، رَغِبَ
لَبِسَ، حَفِظَ۔

تمرین ۴: ذیل کے جملوں میں سے فعل فاعل اور مفعول بہ الگ الگ کرو۔
ضَرَبَنِي رَجُلٌ۔ رَأَيْتُكَ فِي السُّوقِ۔ ضَرَبَ أَبِي أَخِيْ۔ مَا أَكَلْتُ خُبْزَكَ۔ أَقَتَلْتَ نَفْسًا؟ مَنْ فَعَلَ هٰذَا؟ حَفِظْتُ كِتَابَ اللهِ۔ سَمِعْتُ خَبَرَ لَنْدَنْ۔
أَلَسِبْتَنِيْ؟ قَرَأَ كِتَابَ اللهِ فَسَمِعْتُهُ۔

تمرین ۵: جملے صحیح کرو:۔
مَرِضَتِ الْأُمَّ فَدَعَا اَبَای۔ أَكَلَ خُبْزُ زَيْدًا

فِيْ بَيْتِهٖ۔ غَسَلَتْ أُخْتِيْ قَمِيْصِيْ بِالْمَاءِ۔ طَهَّرَ زَيْدًا۔ وَدَنِسَ قَمِيْصُهَا۔ خَلَعْتُ قَمِيْصَ ابْنِ أَخِيْ۔ كَسَرَ زَيْدًا قَلَمِيْ فَكَسَرْتُ دَوَاتَهُ۔ وَجَدْتُ الْقَلَمَ فِيْ بَيْتِكَ۔ اَلْقَمِيْصُ خَالِعٌ وَالْإِزَارُ دَنِسٌ۔ لَبِسْتُ ثَوْبَ الْقُطْنِ وَخَلَعْتُ ثَوْبَ الْحَرِيْرِ۔ لِمَ مَسِسْتَ ثَوْبِيْ؟

تمرین ۶ خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پُر کرو۔

(۱) أَكَلَ زَيْدٌ .. (۲) شَرِبَ بَكْرٌ ... (۳) ضَرَبَ أَبِيْ ... (۴) لَبِسْتُ ...... الْحَرِيْرِ (۵) غَسَلَتْ أُمٌّ .. قَمِيْصَ ... (۶) كَانَ ... الْأُسْتَاذُ النَّبِيْهُ ... الْمَدْرَسَةِ (۷) مَا رَأَيْتُ ... مِنْ زَمَانٍ (۸) .. مَغْضُوْبٌ عَلَيْهِ لَسِيَ رَبٌّ ... فَنَسِيَهُ ... (۹) الْكَافِرُ رَغِبَ .... اللّٰهِ وَرَغِبَ ..... الشَّيْطَانِ (۱۰) .... دَنِسَ ..... فَغَسَلْتُ ..... ت ....۔

تمرین ۷ ذیل کی عبارت پر زبر، زیر، پیش لگاؤ:-

ذهب الاستاذ إلى بيته۔ ضرب الوالد ابنه۔ كيف وجدت صحة الأم؟ لم ضربت ابنك؟ من سمع الخبر؟ أما سمعت الخبر۔

تمرین ۸ عربی بناؤ:-

میں نے اس کے گھر روٹی کھائی تھی اور پانی پیا تھا پھر لپنے گھر واپس آگیا تھا۔ میرے باپ نے مجھے بازار میں دیکھا تو کہا "کیا تو مدرسہ نہیں گیا"؟ میں نے کہا۔ "ہاں نہیں گیا" میں نے اسے دیکھا تو اس پر ریشم کا کپڑا تھا، میں نے کہا "تو نے یہ کیوں پہنا؟" تو اس نے کہا "مجھے یہ میری ماں نے پہنایا ہے" چھونے والا پاک ہے اور جس چیز کو چھوا گیا قرآن ہے۔ میں نے خط پر اللہ کا نام لکھا، پھر لکھا یہ زید کی طرف سے ہے اپنے باپ کی طرف، اے باپ مدت سے آپ کا خط نہیں آیا۔ نہ میں نے آپ کی خبر سُنی، آپ کیسے ہیں؟ میں اچھا ہوں۔ میں نے مدرسہ میں پڑھا اور لکھا اور میں کامیاب ہونے والا ہوں اور میں آپ کے لئے دعاء کرنے والا ہوں نماز کے بعد۔ میری ماں کیسی ہیں؟ اور میرا بھائی اور میری بہن کیسے ہیں؟ کیا آپ میری طرف لکھنے والے ہیں؟ آپ کا لڑکا۔ میرے باپ نے میرا خط پڑھا۔ اور وہ میرے خط سے خوش ہوا، اس نے میرے لئے دعاء کی پھر میری طرف خط لکھا۔

میرے بیٹے، تمہارا خط آیا۔ میں نے اس کو پڑھا۔ میں اس سے خوش ہوا۔ میں اچھا ہوں۔ تمہاری ماں کی صحت

خراب ہے، تمھارا بھائی اچھا ہے۔ تمھاری بہن نے تمھارا خط نہیں چھوا نہ اُس نے تمھارا خط پڑھا۔ تمھاری ماں نے تمھارا خط دیکھا تو وہ ہنسی، تمھاری بہن کھیلنے والی ہے۔ اُس نے تمھاری دوات توڑ دی ہے۔ تمھارا باپ۔

پندرھواں سبق

عَاذَ [و-] (۱) عَبَدَ (۲) نَصَرَ (۳) فَتَحَ (۴) تَرَكَ (۵) طَلَعَ (۶) غَرَبَ (۷) شَمْسٌ (۸) قَمَرٌ (۹) بَدْرٌ (۱۰) نَجْمٌ (۱۱) مَضَى [- ی] (۱۲) عَصَى [- ی] (۱۳) بَعُدَ (۱۴) قَرُبَ (۱۵) حَسُنَ (۱۶) قَبُحَ (۱۷) صُوْرَةٌ (۱۸) سِيْرَةٌ (۱۹) يَفْعَلُ (۲۰)۔

زمانہ زمانے کے تین حصے کئے جاتے ہیں۔ ایک ماضی (گذرا ہوا زمانہ) دوسرا حال (موجودہ زمانہ) تیسرا مستقبل (آنے والا زمانہ)، اب تک آپ نے جو افعال پڑھے وہ فعل ماضی تھے، آج ہم آپ کو "حال و مستقبل" زمانہ سے متعلق افعال بتائیں گے، عربی میں زمانہ "حال و مستقبل" کے لئے علیحدہ علیحدہ شکلیں نہیں ہیں بلکہ ان دونوں کے لئے ایک مشترکہ فعل استعمال کیا جاتا ہے جو "فعل مضارع" کہلاتا ہے۔

فعل مضارع | فعل مضارع کے معنے میں حال و مستقبل دونوں زمانے پائے جاتے ہیں، فعل مضارع کی شکلیں فعل ماضی کی پہلی شکل میں کچھ تبدیلی اور اضافہ کے ذریعے بنائی جاتی ہیں فعل مضارع بنانے کے لئے فعل ماضی کی پہلی شکل کے شروع میں "ا۔ت، ی، ن" میں سے کوئی ایک حرف بڑھا دیا جاتا ہے، "ا، ی، ت، ن" کو علامت مضارع بھی کہا جاتا ہے۔

ذَهَبَ سے فعل مضارع کی پانچ شکلیں :-

(۱) هُوَ. يَذْهَبُ. وہ جاتا ہے، جا رہا ہے یا جائیگا (مذکر)
(۲) هِيَ... تَذْهَبُ : وہ جاتی ہے، جا رہی ہے یا جائیگی (مؤنث)
(۳) أَنْتَ... تَذْهَبُ : تو جاتا ہے، جا رہا ہے یا جائیگا (مذکر)
(۴) أَنْتِ. تَذْهَبِيْنَ. تو جاتی ہے، جا رہی ہے یا جائیگی (مؤنث)
(۵) أَنَا .. أَذْهَبُ. میں جاتا ہوں، جا رہا ہوں یا جاؤنگا
میں جاتی ہوں، جا رہی ہوں یا جاؤنگی } (مذکر و مؤنث)

(نوٹ) اسی طرح ہر ماضی کی پہلی شکل سے فعل مضارع کی پانچوں شکلیں بنائی جا سکتی ہیں۔

مادہ کا درمیانی حرف | جس طرح آپ نے فعل ماضی میں مادہ کے درمیانی حرف پر کبھی زیر جیسے "سَمِعَ" کبھی زبر جیسے "ذَهَبَ"

اور کبھی پیش جیسے "کَثُرَ" دیکھا تھا، اسی طرح فعل مضارع میں بھی درمیانی حرف کی حرکت بدلتی رہتی ہے، ان درمیانی حروف کی حرکتوں کا اختلاف ہماری مرضی پر موقوف نہیں بلکہ ان کے لئے کچھ قاعدے بنا لئے گئے ہیں تاہم درمیانی حرف کی حرکت معلوم کرنے کا سب سے آسان طریقہ لغت کی کتابوں کا مطالعہ ہے

لغت کی کتابوں میں درمیانی حروف کی حرکتیں بتانے کے لئے مختلف طریقے اختیار کئے گئے ہیں۔ ہم جو طریقہ آسان سمجھتے ہیں وہ "المُنْجِدْ" کا طریقہ ہے، "المُنْجِدْ" عربی زبان کی متوسط ڈکشنری ہے جو اپنے حُسنِ ترتیب کی وجہ سے بہت مقبول ہوچکی ہے، اور ہم بھی اپنی کتاب پڑھنے والوں کے لئے ضروری سمجھتے ہیں کہ وہ "المنجد" کا ایک نسخہ اپنے پاس رکھیں کیونکہ آئندہ ہم اس کی مدد سے بہت سے کام لیں گے۔ "المنجد" میں ماضی کی پہلی شکل کے آگے لائن کھینچکر اس پر زبر، زیر، پیش لگا کر مضارع کے درمیانی حرف کی حرکت بتائی گئی ہے۔

فرض کیجئے کہ ضَرَبَ یا سَمِعَ کا فعل مضارع بنانے کے لئے آپ کو یہ معلوم کرنا ہو کہ ان کے درمیانی حروف پر کیا حرکت دینی چاہیئے تو آپ کو "المنجد" میں یہ عبارتیں ملیں گی [ضَرَبَ ـــِـــ] یا

[سَمِعَ ـَـ] ضَرَبَ کے بعد لائن پر زیر یہ بتا رہا ہے کہ اس کے مضارع کے درمیانی حرف پر زیر ہوگا یعنی یَضْرِبُ ، اسی طرح سَمِعَ کے بعد لائن کے اوپر لگا ہوا زبر بتا رہا ہے کہ اس کے مضارع کے درمیانی حرف پر زبر ہوگا یعنی یَسْمَعُ آئندہ (صحیح حروف والے مادوں کے) درمیانی حروف کی حرکت بتانے کے لئے ہم بھی المنجد کا طریقہ اختیار کریں گے

درمیانی حرف کا دوسرا نام "ع" ہے ، یہ اس لئے کہ جب ہم کسی تین حرف والے مادّہ کو "ف ع ل" پر تولتے ہیں تو مادہ کا پہلا حرف "ف" کے نیچے آتا ہے اور دوسرا "ع" کے نیچے اور تیسرا "ل" کے نیچے آتا ہے ، جو حرف "ف" کے نیچے آئے اس کا نام "ف" جو "ع" کے نیچے آئے اس کا نام "ع" اور جو "ل" کے نیچے آئے اس کا نام "ل" ہوگا ، مثالیں :-

ف ع . ل

ہم کہہ سکتے ہیں کہ :-
- سَ . رِ . تَ . میں "ع" کی جگہ "ر" ہے یا "ع" کو زیر ہے
- قَ . تَ . لَ : میں "ع" کی جگہ "ت" ہے یا "ع" کو زبر ہے
- أ مَ . رَ : میں "ع" کی جگہ "م" ہے یا "ع" کو زبر ہے
- ط . هُ . رَ : میں "ع" کی جگہ "ھ" ہے یا "ع" کو پیش ہے

فعل مضارع کی "ع" کی حرکت کا قاعدہ

جیساکہ ہم نے پہلے بتایا فعل مضارع کے درمیانی حرف (یعنی "ع") کی حرکت معلوم کرنے کے لئے لغت دیکھنا ہی سب سے بہتر طریقہ ہے تاہم کچھ قاعدے ایسے بھی بنائے گئے ہیں جن کی مدد سے ہم کو "ع" کی حرکت معلوم کرنے میں آسانی ہو جاتی ہے۔

(۱) اگر ماضی کے درمیانی حرف ("ع") کو زیر ہو تو فعل مضارع کے درمیانی حرف "ع" کو اکثر زبر ہوگا، مثالیں:-

فعل ماضی	فعل مضارع	معنے	فعل ماضی	فعل مضارع	معنے
سَمِعَ	يَسْمَعُ	وہ سنتا ہے یا سنیگا	فَهِمَ	يَفْهَمُ	وہ سمجھتا ہے یا سمجھیگا
عَلِمَ	يَعْلَمُ	وہ جانتا ہے یا جانے گا	شَرِبَ	يَشْرَبُ	وہ پیتا ہے یا پیئے گا
جَهِلَ	يَجْهَلُ	وہ نادانی کرتا ہے یا نادانی کریگا	لَبِسَ	يَلْبَسُ	وہ پہنتا ہے یا پہنے گا
ضَحِكَ	يَضْحَكُ	وہ ہنستا ہے یا ہنسے گا	لَعِبَ	يَلْعَبُ	وہ کھیلتا ہے یا کھیلے گا
فَرِحَ	يَفْرَحُ	وہ خوش ہوتا ہے یا خوش ہوگا	غَضِبَ	يَغْضَبُ	وہ غصہ ہوتا ہے یا غصہ ہوگا

(۲) اگر ماضی کے درمیانی حرف "ع" کو پیش ہو تو فعل مضارع کے درمیانی حرف "ع" کو بھی پیش ہوگا۔

فعل ماضی	فعل مضارع	معنے	فعل ماضی	فعل مضارع	معنے
طَهُرَ	يَطْهُرُ	وہ پاک ہوتا ہے یا پاک ہوگا	حَسُنَ	يَحْسُنُ	وہ خوبصورت ہوتا ہے یا خوبصورت ہوگا

قَرُبَ	یَقْرُبُ	وہ قریب ہوتا ہے یا قریب ہوگا	بَعُدَ	یَبْعُدُ	وہ دور ہوتا ہے یا دُور ہوگا

(۳) اگر ماضی کے درمیانی حرف "ع" پر زبر ہو تو اس کے فعل مضارع کے "ع" کی حرکت معلوم کرنے کے لئے لغت ہی دیکھنا بہتر ہے کیونکہ ایسی صورت میں کبھی فعل مضارع کی "ع" کو زیر کبھی زبر اور کبھی پیش آتا ہے اکثر و بیشتر جب "ع" یا "ل" کی جگہ کوئی حرف حلقی (یعنی أ، ہ، ح، خ، ع، غ میں سے کوئی حرف) ہو تو مضارع کے درمیانی حرف پر زبر ہوتا ہے لیکن یہ عام قاعدہ نہیں ہے، کیونکہ متعدد مثالیں ایسی ملتی ہیں جن میں ماضی کی "ع" پر زبر ہے اور "ع" یا "ل" کی جگہ حرف حلقی ہے پھر بھی اس کے مضارع کی "ع" پر زبر نہیں ہوتا۔

(۱) ماضی کی "ع" پر زبر اور مضارع کی "ع" پر زبر کی مثالیں۔

فَعَلَ	یَفْعَلُ	وہ کرتا ہے یا کرے گا	"ع" کی جگہ حرف حلقی ہے۔
ذَهَبَ	یَذْهَبُ	وہ جاتا ہے یا جائے گا	"ع" کی جگہ حرف حلقی ہے۔
خَلَعَ	یَخْلَعُ	وہ اتارتا ہے یا اتارے گا	"ل" کی جگہ حرف حلقی ہے۔
قَرَأَ	یَقْرَأُ	وہ پڑھتا ہے یا پڑھے گا	"ل" کی جگہ حرف حلقی ہے۔
فَتَحَ	یَفْتَحُ	وہ کھولتا ہے یا کھولے گا	"ل" کی جگہ حرف حلقی ہے۔

(۲) ماضی کی "ع" پر زبر اور مضارع کی "ع" پر پیش کی مثالیں۔

أَكَلَ	یَأْكُلُ	وہ کھاتا ہے یا کھائے گا	دَخَلَ	یَدْخُلُ	وہ داخل ہوتا ہے یا داخل ہوگا

خَرَجَ	یَخْرُجُ	وہ نکلتا ہے یا نکلیگا	صَدَقَ	یَصْدُقُ	وہ سچ بولتا ہے یا سچ بولیگا
کَتَبَ	یَکْتُبُ	وہ لکھتا ہے یا لکھیگا	حَضَرَ	یَحْضُرُ	وہ آتا ہے یا آئے گا۔
کَفَرَ	یَکْفُرُ	وہ انکار کرتا ہے یا انکار کریگا	نَظَرَ	یَنْظُرُ	وہ دیکھتا ہے یا دیکھے گا۔
خَلَقَ	یَخْلُقُ	وہ پیدا کرتا ہے یا پیدا کریگا	قَتَلَ	یَقْتُلُ	وہ قتل کرتا ہے یا قتل کریگا
أَمَرَ	یَأْمُرُ	وہ حکم دیتا ہے یا حکم دیگا	نَصَرَ	یَنْصُرُ	وہ مدد کرتا ہے یا مدد کریگا
عَبَدَ	یَعْبُدُ	وہ بندگی کرتا ہے یا بندگی کریگا	تَرَکَ	یَتْرُکُ	وہ چھوڑتا ہے یا چھوڑیگا
طَلَعَ	یَطْلُعُ	وہ نکلتا ہے یا نکلے گا	غَرَبَ	یَغْرُبُ	وہ ڈوبتا ہے یا ڈوبے گا

(نوٹ) طَلَعَ، دَخَلَ، کے مضارع کی "ع" کو پیش ہے۔ حالانکہ ماضی کی "ع" پر زبر ہے اور "ع" یا "ل" کی جگہ حرف حلقی ہے۔ یہ یاد رکھیئے کہ دو ہمزہ ملنے پر مد (آ) کی شکل اختیار کر لیتے ہیں مثلاً أَأْمُرُ سے آمُرُ أَأْکُلُ سے آکُلُ۔

(۳) ماضی کی "ع" پر زبر اور مضارع کی "ع" پر زیر کی مثالیں

فعل ماضی	فعل مضارع	معنے	فعل ماضی	فعل مضارع	معنے
کَذَبَ	یَکْذِبُ	وہ جھوٹ بولتا ہے یا جھوٹ بولیگا	نَزَلَ	یَنْزِلُ	وہ اترتا ہے یا اترے گا
رَجَعَ	یَرْجِعُ	وہ واپس ہوتا ہے یا واپس ہوگا	ضَرَبَ	یَضْرِبُ	وہ مارتا ہے یا مارے گا
غَسَلَ	یَغْسِلُ	وہ دھوتا ہے یا دھوئیگا	کَسَرَ	یَکْسِرُ	وہ توڑتا ہے یا توڑے گا

(نوٹ) رَجَعَ کے مضارع کی "ع" کو زیر ہے حالانکہ ماضی کی "ع"

پر زبر ہے اور "ل" کی جگہ حرف حلقی ہے۔

جس طرح فعل ماضی سے پہلے ہر شکل کے مطابق (ھُوَ، ھِیَ، أنتَ، أنتِ، أنَا) ضمیریں استعمال ہوتی ہیں۔ فعل مضارع سے پہلے بھی مستعمل ہو سکتی ہیں اور جس طرح فعل ماضی میں فاعل پوشیدہ رہتا ہے فعل مضارع میں بھی پوشیدہ رہتا ہے اور جس طرح فعل ماضی کبھی خبر ہوتا ہے فعل مضارع بھی خبر ہوتا ہے اور جس طرح فعل ماضی کے بعد فاعل اور "مفعول بہ" آتے ہیں فعل مضارع کے بعد بھی آتے ہیں اور جس طرح فعل ماضی لازم و متعدی ہوتا ہے فعل مضارع بھی لازم و متعدی ہوتا ہے، مثالیں سبق میں دیکھیے۔

عَبَدْتُ اللّٰهَ . نَصَرْتُ الرَّسُوْلَ . فَتَحَتِ الْبِنْتُ الْبَابَ تَرَكَ التِّلْمِيْذُ الْكِتَابَ . الْكَافِرُ يَعْبُدُ نَفْسَهُ وَأَنَا أَعْبُدُ اللّٰهَ . أَنَا أَفْتَحُ الْكِتَابَ وَأَقْرَأُ فِيْهِ . يَعْبُدُ الْكَافِرُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنَّجْمَ وَالْبَدْرَ وَالنَّارَ وَالْمَاءَ وَأَنَا أَعْبُدُ اللّٰهَ . هُوَ يَأْكُلُ الْخُبْزَ وَأَنَا أَشْرَبُ اللَّبَنَ . مَا سَمِعْتُ خَبَرًا . مَا أَكَلْتُ خُبْزًا . مَا ضَرَبَ الْأُسْتَاذُ تِلْمِيْذًا . فَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَكَّةَ . يَضْرِبُ الْوَالِدُ اِبْنَهُ . تَضْرِبُ الْأُسْتَاذَةُ تِلْمِيْذَتَهَا . أَبِيْ يَكْتُبُ الْكِتَابَ إِلَى أُمِّيْ .

عَصٰی آدَمُ رَبَّهٗ.
التِّلْمِيْذُ يَقْرَأُ الدَّرْسَ. مَا حَفِظْتُ الدَّرْسَ. أَنَا قَدْ تَرَكْتُ اللَّاتَ وَالْعُزّٰى. أَنَا أَنْصُرُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ. يَنْصُرُ اللّٰهُ أَبَاكَ. رَأَيْتُ أَخَاكَ فِي السُّوْقِ. مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكَ؟ خَلَقَ اللّٰهُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالْأَرْضَ لِيْ وَخَلَقَنِيْ لَهٗ خَلَقَ اللّٰهُ الْإِنْسَانَ مِنْ مَاءٍ وَخَلَقَ الشَّيْطٰنَ مِنْ نَارٍ مَرْيَمُ تَأْكُلُ خُبْزًا وَإِبْنُهَا يَشْرَبُ لَبَنًا۔ نَسِيَ التِّلْمِيْذُ دَرْسَهٗ وَمَا جَاءَ بِكُرَّاسَتِهٖ لِهٰذَا يَضْرِبُهُ الْأُسْتَاذُ. هُوَ يَخْلَعُ قَمِيْصَهٗ فِي الْبَيْتِ۔ أَنَا أَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي الصَّلٰوةِ. يَقْتُلُ الْأَخُ فِي الْهِنْدِ أَخَاهُ. أَنَا غَسَلْتُ قَمِيْصِيْ ثُمَّ تَرَكْتُهٗ فِي الشَّمْسِ يَنْصُرُكَ اللّٰهُ وَتَتْرُكُهٗ. مَنْ يَنْصُرُكَ وَقَدْ تَرَكْتَ اللّٰهَ؟ غَضِبَ الْبِنْتُ أُمَّهَا فَبَعُدَتْ. هُوَ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَتَحْتُ الْقُرْآنَ فَقَرَأْتُ مِنْهُ فَقَالَ السَّامِعُ "وَاللّٰهِ أَنْتَ قَارِئٌ".

يَا اَللّٰهُ! أَنَا أَعْبُدُكَ فِي الْمَسْجِدِ وَفِي الْبَيْتِ وَفِي السُّوْقِ۔ مَا نَسِيْتُكَ وَمَا تَرَكْتُكَ. أَأَنْتَ كَسَرْتَ دَوَاتِيْ؟ لَا، مَا كَسَرْتُهَا۔ أَنْتَ تَكْسِرُ الدَّوَاةَ وَتَكْذِبُ. أَتَعْتَذِرُ

بِنْتُكَ الْقُرْآنَ ؟ نَعَمْ ، هِيَ تَقْرَؤُهُ فِي بَيْتِهَا أَتَأْمُرِيْنَنِي بِالْخِيَانَةِ
وَقَدْ نَهَى اللّٰهُ عَنْهَا . أَتَتْرُكِيْنَ اللّٰهَ وَتَعْبُدِيْنَ نَفْسَكِ ؟
لَا ، لَا ، بَلْ أَنَا أَعْبُدُ اللّٰهَ . أَتَشْرَبِيْنَ اللَّبَنَ أَمْ تَشْرَبِيْنَ
الشَّايَ ؟ بَلْ أَشْرَبُ اللَّبَنَ . مَنْ يَفْتَحُ بَابَ الْمَدْرَسَةِ ؟
أَنَا أَفْتَحُ بَابَ الْمَدْرَسَةِ . مَنْ يَأْمُرُكَ بِالْخِيَانَةِ ؟ الشَّيْطَانُ
يَأْمُرُنِي بِالْخِيَانَةِ . مَنْ نَصَرَكَ ؟ نَصَرَنِي رَبِّي وَهُوَ نَاصِرِي
هُوَ يَخْلَعُ الْقَمِيْصَ فَالْقَمِيْصُ مَخْلُوْعٌ . اللّٰهُ يَأْمُرُ
الْإِنْسَانَ بِالْأَمَانَةِ . فَاللّٰهُ آمِرٌ وَأَنَا مَأْمُوْرٌ اللّٰهُ نَصَرَنِي
فَأَنَا مَنْصُوْرٌ أَنَا عَابِدٌ وَاللّٰهُ مَعْبُوْدٌ فَتَحْتُ الْبَابَ
فَالْبَابُ مَفْتُوْحٌ . الْكِتَابُ مَفْتُوْحٌ . هُوَ كَفَرَ بِاللّٰهِ وَالْكَافِرُ
يَدْخُلُ فِي نَارِ اللّٰهِ . يَفْتَحُ اللّٰهُ بَيْنِي وَبَيْنَكَ أَيَضْرِبُنِي
أُسْتَاذِي وَقَدْ حَفِظْتُ دَرْسِي ؟ لَا ، هُوَ لَا يَضْرِبُكَ
لِمَ تَتْرُكُ الصَّلٰوةَ ؟ تَارِكُ الصَّلٰوةِ كَافِرٌ . يَأْمُرُ اللّٰهُ
بِالصَّلٰوةِ وَأَنْتَ تَتْرُكُهَا . قَالَ الْعَالِمُ " الْأَرْضُ كَالْكُرَةِ .
الْهِنْدُ فَوْقَ الْأَمِيْرِيْكَا . تَغْرُبُ الشَّمْسُ عَنِ الْهِنْدِ وَتَطْلُعُ
عَلَى أَمِيْرِيْكَا الشَّمْسُ جَارِيَةٌ وَالْأَرْضُ جَارِيَةٌ " الْأَرْضُ طَائِفَةٌ ؟
يَفْتَحُ اللّٰهُ لِعَبْدِهٖ بَابَ الْجَنَّةِ الزَّمَانُ مَاضٍ

مَعَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ. الشَّمْسُ تَطْلُعُ وَالْقَمَرُ يَغْرُبُ. عَمَّتِ الشَّمْسُ فِي الدُّنْيَا الشَّمْسُ عَامَّةٌ فِي بَيْتِ الْعَابِدِ وَفِي بَيْتِ الْكَافِرِ. الرَّسُوْلُ إِنْسَانٌ لِذَالِكَ هُوَ يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ كَالْإِنْسَانِ.

أَيْنَ وَجَدْتَ الْقَلَمَ وَالدَّوَاةَ ؟ وَجَدْتُ الْقَلَمَ وَالدَّوَاةَ عَلَى الطَّاوِلَةِ. أَتَقْتُلِيْنَنِيْ أَمْ تَتْرُكِيْنَنِيْ ؟ بَلْ أَقْتُلُكَ. أَتَحْضُرِيْنَ فِي الْمَسْجِدِ لِلصَّلٰوةِ ؟ لَا، أَنَا لَا أَذْهَبُ لِلصَّلٰوةِ إِلَى الْمَسْجِدِ. مَا تَنْظُرِيْنَ فِي الصَّفِّ ؟ أَنْظُرُ كِتَابِيْ. أَيْنَ تَرَكْتَهُ. كُنْتُ تَرَكْتُهُ فِي الصَّفِّ. هَلْ وَجَدْتَهُ ؟ لَا مَا وَجَدْتُهُ. لَكَ فِي سِيْرَةِ الرَّسُوْلِ دَرْسٌ. الْقُرْآنُ مَتْرُوْكٌ فِي الْمَسْجِدِ. سِيْرَتُهُ حَسَنَةٌ وَصُوْرَتُهُ حَسَنَةٌ. الرَّسُوْلُ مَنْصُوْرٌ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ. أَقْرُبُ مِنْكَ وَتَبْعُدُ عَنِّيْ. عَصَيْتَ اللّٰهَ فَبَعُدْتَ عَنِ الْجَنَّةِ وَعَصَيْتُ النَّفْسَ فَقَرُبْتُ مِنَ الْجَنَّةِ. آمُرُكِ بِالْأَمَانَةِ وَتَأْمُرِيْنَنِيْ بِالْخِيَانَةِ، مَا هٰذَا ؟ حَسُنَتْ صُوْرَتُهُ فَهِيَ كَالْبَدْرِ فَقَبُحَتْ سِيْرَتُهُ. وَالشَّمْسِ وَالْقَمَرِ، الْقُرْآنُ كِتَابُ اللّٰهِ. وَالسَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، اللّٰهُ وَاحِدٌ وَمُحَمَّدٌ رَسُوْلٌ.

عُذْتُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ . أَنَا عَائِذٌ بِاللهِ . قَرُبَ دُكَّانُهُ مِنْ دُكَّانِي وَ مَا قَرُبَ بَيْتُهُ مِن بَيْتِي . يَا أَيُّهَا الْوَلَدُ أَنْتَ تَذْهَبُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ أَمْ تَلْعَبُ فِي السُّوْقِ . أَنَا أَجْلِسُ وَ أَكْتُبُ كِتَابًا إِلَى وَالِدَتِي . مَا جَاءَنِي كِتَابُ وَالِدَتِي مِنْ زَمَانٍ . أَنَا آكُلُ الْخُبْزَ وَاللَّحْمَ . أَنَا أَقْرَأُ الدَّرْسَ .

تمرین ۱۔ اُن افعال کو چھوڑ کر جن کے مادوں میں حرف علت یا مکرر حروف ہوں بقیہ تمام پڑھے ہوئے افعال سے فعل مضارع کی پانچوں شکلیں مع معنے بنا لیجیے۔

تمرین ۲۔ آج کے سبق کے تمام فعلوں سے فعل ماضی کی پانچوں شکلیں، اسم فاعل کی دونوں شکلیں مع معنے لکھیے۔

تمرین ۳۔ آج کے سبق میں سے لازم اور متعدی افعال الگ الگ لکھیے، متعدی افعال کے مادوں میں اگر حرف علت نہ ہو تو ان سے اسم مفعول کی دونوں شکلیں مع معنے بنائیے۔

تمرین ۴۔ ذیل کے جملوں پر اعراب (زیر، زبر، پیش) لگائیے اور ہر جملہ میں سے "فعل"، "فاعل" اور "مفعول بہ" الگ الگ کرکے لکھیے۔

(۱) یفتح زید باب بیته و یدخل فیه (۲) نسی التلمیذ کتابه وکراستهُ فی بیته لذالك یضربه الاستاذ. (۳) یعید

الکافر الھہ واعبد الھی (۴) أتترك الکتاب علی الطاولة وتذھب الی المدرسة ؟ (۵) یفتح التلمیذ کتابه ویقرؤہ ویسمع الاستاذ (۶) ینصرك اللّٰه فکیف تترکه ؟ (۷) تغسل اُمّ زید ثوب أبی زید (۸) یحفظ الطالب درسه . (۹) ایقتل الرجل الرجل ؟ (۱۰) ینظر الرجل إلی السماء فینظر فیھا شمسا وقمرا ونجما۔

تمرین ۵ جملے صحیح کرو۔

(۱) ھل الشمسُ جَارٍ و الأرْضُ وَاقِفٌ ؟ (۲) مَنْ تَقْرَئِیْنَ کِتَابُ اللّٰهِ ؟ (۳) أتَضْرِبُی و ما ضَرَبْتُكَ ؟ (۴) ھَلْ مَا فَتَحْتَ دُکَانُكَ ؟ (۵) مَنْ تَضْرِبُ التِلْمِیْذُ فِی الْمَدْرَسَةِ ؟

تمرین ۶ عربی بناؤ۔

تو مجھے بھول گیا ہے اور میں تجھے نہیں بھولا ہوں . انسان نادان ہے وہ اللہ کی بندگی کرتا ہے اور شیطان کی مدد کرتا ہے . میری ماں نے مجھ سے کہا تھا . " تو جاہل ہے اور میں جاہل سے دور ہوتی ہوں اس لئے میں پڑھتا ہوں ۔ زمین چاند سے قریب ہوئی اور سورج چاند سے دور ہوا .

میں تجھے امانت کا حکم دیتا ہوں اور شیطان تجھے خیانت کا حکم دیتا ہے۔ تجھ سے کس نے کہا "اللہ تیرے لئے جنت کا دروازہ کھول دے گا"؟ تو اللہ پر کیوں جھوٹ بولتا ہے؟ ایک شخص میرے پاس آیا اور کہا "کیا رسول کی سیرت قرآن میں ہے؟ میں نے کہا "ہاں" پھر وہ گیا اور اس نے قرآن پڑھا۔ زید کی لڑکی کے حال چلن اچھے ہوئے اور اسی طرح اس کی صورت اچھی ہوئی۔ میں روٹی اور گوشت کھاتا ہوں اور دودھ چھوڑ دیتا ہوں۔ اللہ اپنے بندے کی مدد کرتا ہے اور جس کی مدد کی جائے تو وہ کامیاب ہوا آدمی اپنے آگے اور اپنے پیچھے دیکھے گا پھر وہ اوپر اور نیچے دیکھے گا۔ کیا تو نے اپنا قلم نہیں بیچا تھا؟

سولھواں سبق

أَخَذَ ـُ (۱) سَقَطَ ـُ (۲) رَكِبَ ـَ (۳) سَاقَ [و-] (۴) لَامَ [و-] (۵) صَادَ [-ی] (۶) حَاطَ [-ی] (۷) سَأَلَ ـَ (۸) وَصَلَ (۹) رَزَقَ ـُ (۱۰) خَيْرٌ (۱۱) شَرٌّ (۱۲) فَصْلٌ (۱۳) قَلْبٌ، فُؤَادٌ (۱۴) سَمَكَةٌ (۱۵) حِمَارٌ (۱۶) أَسَدٌ (۱۷) وَجْهٌ (۱۸)

حرف علت اور فعل مضارع (مادہ کا درمیانی حرف "و") | اگر مادہ کا

درمیانی حرف "و" ہو تو فعل مضارع کی "ع" کو پیش ہوگا اس لئے کہ "و" پڑھنے میں پیش کی آواز دیتا ہے ایسی صورت میں اگر "و" حرف علت نہ ہوتا تو جن مادوں کا درمیانی حرف "و" ہے ان کا فعل مضارع اس طرح بنتا :- قَالَ سے يَقْوُلُ - صَامَ سے يَصْوُمُ - لیکن آپ جانتے ہیں کہ "و" حرف علت ہے لہٰذا اس سے بےخوف نہیں رہنا چاہیئے ، عرب والوں کو اپنی زبان میں "و" پر پیش اور اس سے پہلے کے حرف پر جزم بہت گراں گذرتا ہے وہ "و" کو جزم لگاکر "و" کا پیش اس سے پہلے کے ساکن حرف کو دیتے ہیں اس طرح يَقْوُلُ "يَقُوْلُ" اور يَصْوُمُ "يَصُوْمُ" بن جائیں گے۔

قَالَ سے فعل مضارع کی پانچوں شکلیں :-

۱- يَقُوْلُ . وہ کہتا ہے یا کہے گا (مذکر)

۲- تَقُوْلُ : وہ کہتی ہے یا کہے گی (مؤنث)

۳- تَقُوْلُ : تو کہتا ہے یا تو کہے گا (مذکر)

۴- تَقُوْلِيْنَ : تو کہتی ہے یا تو کہے گی (مؤنث)

۵- أَقُوْلُ : میں کہتا ہوں یا میں کہوں گا ۔ میں کہتی ہوں یا میں کہوں گی ۔ (مذکر و مؤنث)

اسی طرح صَامَ سے يَصُوْمُ - مَاتَ سے يَمُوْتُ ، بَالَ سے

یَبُوْلُ ۔ عَادَ سے یَعُوْدُ ۔ فَازَ سے یَفُوْزُ ۔ طَافَ سے یَطُوْفُ ۔ سَاقَ سے یَسُوْقُ ۔ لَامَ سے یَلُوْمُ ۔ کَانَ سے یَکُوْنُ اور عَاذَ سے یَعُوْذُ بنے گا ۔

مادہ کا درمیانی حرف "ی" اگر مادہ کا درمیانی حرف "ی" ہو تو مضارع کی "ع" کو زیر ہوگا اس لئے کہ "ی" کی آواز زیر سے مشابہ ہے اگر "ی" حرف علت نہ ہوتی تو ایسے مادوں کا فعل مضارع اس طرح بنتا ۔ بَاعَ سے یَبْیِعُ اور غَابَ سے یَغْیِبُ ۔ لیکن "ی" حرف علت ہے اور عرب والے یہ گراں خیال کرتے ہیں کہ "ی" پر زیر ہو اور "ی" سے پہلے کا حرف ساکن ہو لہٰذا وہ "ی" کو جزم دے کر اس کا زیر اس سے پہلے کے ساکن حرف کو دیدیتے ہیں ۔ اس طرح یَبْیِعُ "یَبِیْعُ" اور یَغْیِبُ "یَغِیْبُ" بن جائیں گے ۔

بَاعَ سے فعل مضارع کی پانچوں شکلیں :-

۱۔ یَبِیْعُ ۔ وہ بیچتا ہے یا بیچے گا (مذکر)

۲۔ تَبِیْعُ : وہ بیچتی ہے یا بیچے گی (مؤنث)

۳۔ تَبِیْعُ : تو بیچتا ہے یا تو بیچے گا (مذکر)

۴۔ تَبِیْعِیْنَ : تو بیچتی ہے یا بیچیگی (مؤنث)

۵۔ أَبِیْعُ : میں بیچتا ہوں یا بیچوں گا ، میں بیچتی ہوں یا بیچونگی (مذکر و مؤنث)

اسی طرح غَابَ سے یَغِیْبُ۔ طَارَ سے یَطِیْرُ۔ سَارَ سے یَسِیْرُ۔ جَاءَ سے یَجِیْءُ۔ لَانَ سے یَلِیْنُ۔ طَابَ سے یَطِیْبُ صَادَ سے یَصِیْدُ اور خَاطَ سے یَخِیْطُ بنے گا۔

"ع" کی جگہ حرف علت والے مادّوں کا اسم مفعول

اگر مادّہ کا درمیانی حرف "ع" حرف علت ہو تو ایسے مادّوں کا اسم مفعول انکے فعل مضارع کی پہلی شکل سے اس طرح بنایا جاتا ہے کہ شروع سے علامت مضارع یعنی "ی" کو ہٹا کر اسکی جگہ "م" رکھ دیتے ہیں مثلاً یَقُوْلُ سے مَقُوْلٌ : کہا ہوا (مذکر)

مَقُوْلَۃٌ : کہی ہوئی (مؤنث)

یَبِیْعُ سے مَبِیْعٌ : بیچا ہوا (مذکر)

مَبِیْعَۃٌ : بیچی ہوئی (مؤنث)

(نوٹ) یہ یاد رکھیئے کہ "اسم مفعول" کی شکلیں ہمیشہ متعدی افعال سے بنائی جاتی ہیں، لازم فعل سے "اسم مفعول" بے معنی لفظ ہوتا ہے اس لئے کہ فعل لازم تو فاعل کے بعد کسی چیز کو چاہتا ہی نہیں، ہاں جب کوئی فعل کسی حرف جر کے واسطے سے متعدی بنتا ہے تو اسی حرف جر کے واسطہ سے اس کا اسم مفعول بھی بنایا جا سکتا ہے مثلاً مَغْضُوْبٌ عَلَیْہِ۔ مَفْرُوْحٌ بِہٖ مَجْلُوْسٌ عَلَیْہِ۔

فعل مضارع کی نفی | جس طرح فعل ماضی کی نفی فعل ماضی کے شروع میں "مَا" بڑھانے سے بنتی ہے، فعل مضارع کی نفی "لَا" بڑھانے سے بنتی ہے مثلاً۔ لَا يَضْرِبُ (وہ نہیں مارتا ہے یا نہیں مارے گا)۔ لَا تَأْكُلُ (تو نہیں کھاتا ہے یا نہیں کھائے گا) یہ ہرگز نہ بھولئے کہ نفی کے جملہ کو سوالیہ بنانے کے لئے ہمیشہ "أ" استعمال کیا جاتا ہے اور نفی سے پہلے "هَلْ" نہیں آتا۔

تَسْأَلُنِي بِنْتِي عَنْ حَالِي. أَقُوْلُ لَهَا "أَنَا طَيِّبٌ وَحَالِي حَسَنَةٌ". سَأَلْتُهَا عَنْ حَالِهَا فَقَالَتْ "حَالِي مُنْحَرِفَةٌ" هُوَ يَأْخُذُ الْخَيْرَ وَيَتْرُكُ الشَّرَّ. كَانَتْ سَقَطَتِ الطَّيَّارَةُ فِي بمبای فَمَاتَ سَائِقُهَا. سَقَطَ الْقَلَمُ مِنْ عِنْدِي فَأَخَذَهُ رَجُلٌ وَمَا رَدَّهُ إِلَيَّ. رَكِبْتُ السَّفِيْنَةَ وَالْقِطَارَ وَمَا رَكِبْتُ الطَّيَّارَةَ. أَدَعَوْتَ اللهَ لِي؟ نَعَمْ، دَعَوْتُ اللهَ لِي وَلَكَ. قُلْتُ بِسْمِ اللهِ ثُمَّ جَلَسْتُ فِي السَّفِيْنَةِ. هُوَ يَرْكَبُ عَلَى الْحِمَارِ وَأَنَا أَرْكَبُ السَّيَّارَةَ. عِنْدِي سَيَّارَةٌ وَتِلْكَ مِنْ فَضْلِ اللهِ عَلَيَّ. هُوَ يَسُوْقُ الْعَرَبَةَ فَهُوَ سَائِقُ الْعَرَبَةِ وَهِيَ تَسُوْقُ السَّيَّارَةَ فَهِيَ سَائِقَةُ السَّيَّارَةِ. هُوَ يَفْعَلُ الشَّرَّ وَيَلُوْمُ الشَّيْطَانَ

سَاقَ بَنْدِيْت جَوَاهِرْ لَال نَهْرُوْ طَيَّارَةً فِى الْأَمِيْرِيْكَا.
اَللّٰهُ يَرْزُقُ وَيَأْخُذُ. فَرَّ الْحِمَارُ مِنَ الْأَسَدِ. رَشِيْدٌ كَالْأَسَدِ هُوَ يَقْرَأُ وَلَا يَفْهَمُ فَهُوَ كَالْحِمَارِ. تَخِيْطُ بِنْتٌ قَمِيْصًا ثُمَّ اَلْبَسُهُ. أَبُوْبَكْرٍ يَخِيْطُ الثَّوْبَ فَهُوَ خَائِطٌ وَلَهُ دُكَّانٌ فِى السُّوْقِ. صِدْتُ سَمَكَةً مِنَ الْبَحْرِ، فَفَرِحْتُ بِهَا ثُمَّ ذَهَبْتُ بِهَا إِلٰى بَيْتِى وَأَكَلْتُهَا. هُوَ يَصِيْدُ سَمَكَةً ثُمَّ يَبِيْعُهَا فِى السُّوْقِ. قَدْ صَادَتْ بِنْتُهُ فُؤَادِى. يَلِيْنُ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ فَيَصِيْدُ الْقَلْبَ. خِطْتُ قَمِيْصًا فَلَبِسْتُهُ. سَأَلْتُهُ عَنْ إِبْنِهِ فَقَالَ هُوَ غَائِبٌ عَنِ الْبَيْتِ مِنْ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ. سَأَلَنِى الْكَافِرُ عَنِ اللّٰهِ "أَيْنَ هُوَ؟" فَقُلْتُ لَهُ "هُوَ فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ، هُوَ فِى السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ. يَنْظُرُهُ الْعَالِمُ وَلَا يَنْظُرُهُ الْجَاهِلُ. أَنَا أَسْأَلُ اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ وَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ.
هُوَ يَرْكَبُ السَّفِيْنَةَ وَيَذْهَبُ فِى الْبَحْرِ وَيَصِيْدُ سَمَكَةً. وَجَدَ الْأَسَدُ فِى الْبَرِّ رَجُلًا فَأَكَلَهُ. وَصَلَنِى كِتَابُكَ فَفَرِحْتُ بِهِ وَقَرَأْتُهُ. وَصَلَنِى الْخَبَرُ. مَا وَصَلَنِى خَبَرُكَ مِنْ زَمَانٍ. وَصَلَ الْقِطَارُ إِلٰى بومباى. لَعِبَ التِّلْمِيْذُ

نَسَقَطَ وَسَعَى التِّلْمِيذُ فَفَازَ. أَنَا فِي الْبَيْتِ وَقَلْبِيْ فِي الدُّكَّانِ
هُوَ فِي الْمَسْجِدِ وَقَلْبُهُ فِي الدُّنْيَا. يَلُوْمُ الْأُسْتَاذُ التِّلْمِيذَ.
هُوَ لَا يَحْفَظُ دَرْسَهُ. هُوَ يَلْعَبُ فِي الصَّفِّ. الْأُسْتَاذُ لَائِمٌ
وَالتِّلْمِيذُ مَلُوْمٌ. اَلْكَافِرُ مَسُوْقٌ إِلَى النَّارِ. سَأَلَ سَائِلٌ عَنِ
الْقُرْاٰنِ "مَا هُوَ؟" فَقُلْتُ هُوَ كِتَابُ اللّٰهِ، نَزَلَ عَلَى رَسُوْلِ
اللّٰهِ. فِيْهِ أَمَرَ اللّٰهُ الْإِنْسَانَ بِالْأَمَانَةِ وَالْخَيْرِ وَفِيْهِ
نَهْي عَنِ الْخِيَانَةِ وَالشَّرِّ.

أَنَا مَسْئُوْلٌ عَنْ بَيْتِيْ. اَلْأَبُ مَسْئُوْلٌ عِنْدَ اللّٰهِ عَنْ
وَلَدِهٖ. اَلْمَرْأَةُ مَسْئُوْلَةٌ عَنْ بَيْتِهَا. لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَى الْكَافِرِ
نَهَانِي الدَّكْتُوْرُ عَنِ الْمَاءِ. أَتْرُكُ الشَّرَّ لِوَجْهِ اللّٰهِ- أَفْعَلُ الْخَيْرَ
لِوَجْهِ اللّٰهِ. تَغْسِلُ الْأُمُّ وَجْهَ إِبْنِهَا. اَلْوَلَدُ لَا يَغْسِلُ
وَجْهَهُ. يَلُوْمُنِيْ وَلَا أَعْلَمُ عَلٰى مَ [مَا] يَلُوْمُنِيْ؟. تَلُوْمُنِيْ
نَفْسِيْ عَلَى الْخِيَانَةِ. جَاءَتْ بِنْتِيْ مِنَ الْمَدْرَسَةِ فَقَالَتْ
"حَالُ الْمَدْرَسَةِ مُنْحَرِفَةٌ". اَلنَّفْسُ لَائِمَةٌ عَلَى الشَّرِّ.
اَلنَّفْسُ آمِرَةٌ بِالشَّرِّ. اَلنَّفْسُ رَاغِبَةٌ عَنِ الْخَيْرِ. اَلنَّفْسُ
تَسُوْقُكَ إِلَى النَّارِ. سَأَلَ الْأُسْتَاذُ عَنِ التِّلْمِيذِ "لِمَ لَا
تَجِيْءُ الْمَدْرَسَةَ؟" فَقَالَ التِّلْمِيذُ "أَنَا أَذْهَبُ إِلَى السُّوْقِ

وَأَجْلِسُ فِي دُكَّانِ وَالِدِي وَأَبِيعُ الثَّوْبَ، لِذَالِكَ لَا أَحْضُرُ الْمَدْرَسَةَ."

أَلَا تَصُوْمُ مَعِيَ؟ بَلىٰ، أَصُوْمُ مَعَكَ. مَنْ يَجِيْءُ بِالْخُبْزِ؟ أَنَا أَجِيْءُ بِالْخُبْزِ. لِمَ لَا تَلِيْنُ لَهُ؟ هُوَ لَا يَلِيْنُ لِي فَكَيْفَ أَلِيْنُ لَهُ؟ مَنْ لَا يَمُوْتُ؟ فَاعِلُ الْخَيْرِ لَا يَمُوْتُ. أَلَا يَعُوْدُ اِبْنُكَ مِنْ لَنْدَن؟ بَلىٰ يَعُوْدُ. أَلَا تَخِيْطِيْنَ قَمِيْصِي؟ بَلىٰ، أَخِيْطُ قَمِيْصَكَ. قَمِيْصُكَ مَخِيْطٌ. أَلَا تَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ خَلَقَهَا اللّٰهُ؟ أَلَا تَكُوْنُ مَعِيَ؟ بَلىٰ، أَكُوْنُ مَعَكَ وَأَنْصُرُكَ. يَبُوْلُ وَلَدِي ثُمَّ يَقُوْمُ وَلَا يَغْسِلُ فَنَهَيْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ وَقُلْتُ لَهُ قَدْ نَهَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ عَنْ ذَالِكَ. يَا أَيَّتُهَا الْأُمُّ! أَنْتِ ذَاهِبَةٌ إِلىٰ بَيْتِ أُمِّكِ، أَتَأْخُذِيْنَنِي مَعَكِ؟ لَا آخُذُكَ مَعِيَ، أَنْتَ تَذْهَبُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ. لَا يَرْزُقُنِيْ زَيْدٌ وَبَكْرٌ بَلْ يَرْزُقُنِي اللّٰهُ. قَدْ صَادَتْ مَرْيَمُ طَائِرَةً فَهِيَ تَفْرَحُ بِهَا. لِمَ لَا يَلِيْنُ قَلْبُكَ يَا صَائِدُ؟ هُوَ يَقُوْمُ فِي اللَّيْلِ لِوَجْهِ اللّٰهِ. الوَلَدُ يَسْقُطُ وَيَقُوْمُ يَمُوْتُ قَلْبُ الْكَاذِبِ.

السَّمَكَةُ مَصِيْدَةٌ. الْكُرَةُ مَبِيْعَةٌ. الْوَجْهُ مَغْسُوْلٌ

الْعَبْدُ مَأْمُوْرٌ. سَقَطَ رَجُلٌ مِنَ الْقِطَارِ فَمَاتَ. أَعُوْذُ بِاللّٰهِ
مِنَ الشَّيْطٰنِ. اَللّٰهُ يَعْلَمُ وَأَنْتَ لَا تَعْلَمُ. لَا يَكُوْنُ فَضْلُ
اللّٰهِ لِلْعَاصِيْ. أَنَا أَقْرَأُ الْقُرْآنَ بِسْمِ اللّٰهِ. هِيَ تَخِيْطُ بِسْمِ
اللّٰهِ. أَنَا آكُلُ الْخُبْزَ بِسْمِ اللّٰهِ. أَتَسْأَلُ الْإِنْسَانَ وَلَا
تَسْأَلُ اللّٰهَ. أَقُلْتَ بِسْمِ اللّٰهِ أَمْ نَسِيْتَ إِسْمَ اللّٰهِ؟ أَنْتِ
تَقْرُبِيْنَ مِنَ الْخَيْرِ وَتَبْعُدِيْنَ عَنِ الشَّرِّ.

تمرین ۱: پچھلے پڑھے ہوئے تمام ان افعال سے فعل مضارع کی پانچوں شکلیں مع معنے بناؤ جن میں "ع" کی جگہ حرفِ علت ہے اور ان میں سے جو افعال متعدی ہوں ان سے اسم مفعول کی دونوں شکلیں بھی مع معنی بناؤ۔

تمرین ۲: مندرجہ ذیل جملوں کو نفی میں تبدیل کیجئے۔

(۱) هَلْ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ؟ (۲) هَلْ سَقَطْتَ مِنَ الْعَرَبَةِ؟
(۳) مَنْ يَلُوْمُكَ عَلٰى هٰذَا؟ (۴) أَنَهَيْتَهُ عَنِ الشَّرِّ؟ -
(۵) يَدْخُلُ الْكَافِرُ فِي الْجَنَّةِ.

تمرین ۳: ذیل کے جملوں پر اعراب (زیر، زبر، پیش) لگاؤ۔

(۱) ألا تأكلين سمكة فی بيت امك؟ (۲) يسأل

الکافر عن کتاب اللّٰہ ولا یقرؤہ (۳) ھی تخیط قمیص اختہا (۴) یفعل الشر و ینصر الشیطٰن و یقول أنا أعبد اللّٰہ و أعوذ بہ من الشیطٰن (۵) یرکب الحمار وارکب السیارۃ.

تمرین ۴ مندرجہ ذیل جملے صحیح کرو:۔

(۱) هَلْ لَا تَرْكَبُ الْقِطَارُ وَلَا تَسُوْرُ مَعِيَ ؟ (۲) أَنَا تَفْعَلُ الْخَيْرُ لِوَجْهُ اللّٰهِ . (۳) مَنْ تَسُوْق إِلَيْكَ الْخَيْرِ؟ (۴) أَ أَنْتِ تَجِيْءُ مِنَ السُّوْقِ (۵) مَرْيَمُ تَرْغَبِيْنَ عَنِ السَّيَّارَةُ وَيَرْكَبُ الْعَرَبَةَ . (۶) هِيَ يَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَلَا يَفْعَلُ الْخَيْرِ۔

تمرین ۵ خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پُر کرو:۔

(۱) يَصِيْدُ زَيْدُ ... (۲) ... بِنْتِيْ قَمِيْصًا (۳) سَأَلْتُ ... عَنْ ... (۴) وَصَلَ ... كِتَابُكَ (۵) تَكُوْنُ ... فِي الْبَحْرِ . (۶) أَنَا ... الْكِتَابَ فِي الدُّكَّانِ (۷) الشَّيْطَانُ ... بِ ... وَيَنْهٰى ... الْأَمَانَةِ (۸) لَامَ ... الْوَالِدُ عَلٰى ... (۹) يَفُوْزُ ... وَيَسْقُطُ ... (۱۰) أَنَا ... الْقُرْاٰنَ لِ ... اللّٰهِ

تمرین ۶ عربی بناؤ:۔

اللہ نافرمانی کرنے والے کو پکڑے گا اور اس کو جہنم کی طرف ہانکے گا
میں دریا سے مچھلی شکار کرتا ہوں اور وہ جنگل سے شیر شکار کرتا ہے۔

کیا تو میرے لئے قمیص سئے گی ؟ اللہ بخشتا ہے اور میں لیتا ہوں . استاذ تجھ سے سبق کے متعلق پوچھتا ہے اور تو اسکی طرف نہیں دیکھتا ہے ۔ میں عرب جاؤنگا پھر ہندوستان کی طرف واپس نہیں آؤنگا . کیا آپ دودھ پئیں گی اور روٹی نہیں کھائیں گی ؟ آپ کا خط مجھے نہیں ملا تو میں نے اسے پڑھا . ہوائی جہاز ہوا میں اللہ کے احسان سے اڑتا ہے اور کشتی سمندر میں اللہ کے احسان سے چلتی ہے اور میں زمین پر موٹر اللہ کے احسان سے چلاتا ہوں . وہ اللہ کے نام سے کھاتی ہے . میری بیٹی نے مجھ سے کہا ” میں اللہ کی خوشی کے لئے روزہ رکھتی ہوں “ وہ پڑھتا ہے اور سمجھتا نہیں ہے وہ گدھے کی طرح ہے . تو کیوں کہتا ہے اور نہیں کرتا ہے ؟ زید ریشم کا کپڑا نہیں پہنتا ہے بلکہ وہ روئی کا کپڑا پہنتا ہے . میں نے تجھے دیکھا تو میرا دل تجھ سے خوش ہوا . کیا تو تیر سے نہیں بھاگا تھا ؟

سترھواں سبق

بَلَا [-و] (۱) تَلَا [-و] (۲) خَشِیَ [-ی] (۳) قَوِیَ [-وی] (۴)
بَنٰی [-ی] (۵) مَشٰی [-ی] (۶) تَابَ [و-] (۷) طَالَ [و-] (۸)
مَالَ [ی-] (۹) زَادَ [ی-] (۱۰) ضَعُفَ (۱۱) کَبُرَ (۱۲) قَصُرَ (۱۳)

ذَلَّ (۱۴) سَتَرَ (۱۵) قَلَّ (۱۶) كَثُرَ (۱۷) عَظُمَ (۱۸) كَسَبَ (۱۹) مَالٌ (۲۰) طَعَامٌ (۲۱) إِثْمٌ، ذَنْبٌ (۲۲) حَسَنَةٌ (۲۳) سَيِّئَةٌ (۲۴) صَغُرَ (۲۵)

اسم فَعِيْلٌ اسم فاعل اور اسم مفعول کی طرح ایک شکل " اسم فَعِيْلٌ" بھی بنائی جاتی ہے، لیکن "اسم فَعِيْلٌ" کبھی تو فَاعِلٌ کے معنے میں مستعمل ہوتا ہے مثلاً " سَمِيْعٌ " کے معنی سَامِعٌ یعنی سُننے والا، اور " عَلِيْمٌ" کے معنی عَالِمٌ یعنی جاننے والا، اور کبھی "مَفْعُوْلٌ" کے معنے میں جیسے قَتِيْلٌ کے معنی مَقْتُوْلٌ یعنی قتل کیا ہوا اور "أَكِيْلٌ" کے معنی مَأْكُوْلٌ یعنی کھایا ہوا۔

عموماً لازم افعال یا اُن افعال سے جنکا "اسم فاعل" ستعمال نہیں ہوتا جب "اسم فعیل" بنایا جاتا ہے تو اسکے معنی "فَاعِلٌ" کے ہوتے ہیں اور جب متعدی فعل سے اسم فعیل بنایا جائے تو اسکے معنے "مَفْعُوْلٌ" کے ہوتے ہیں لیکن یہ قاعدہ کلیہ نہیں کیونکہ اکثر متعدی فعل سے "اسم فعیل کے معنی فَاعِلٌ کے ہوتے ہیں، ہاں فرق اتنا ہوتا ہے کہ "اسم فَعِيْلٌ" کے معنوں میں پائداری ہمیشگی اور استقلال پائے جاتے ہیں مثلاً سَمِيْعٌ کے معنے سَامِعٌ ہیں لیکن سَامِعٌ کے معنوں میں یہ ضروری نہیں کہ سُننے والا ہمیشہ سُنتا ہو بر خلاف اس کے سَمِيْعٌ کے معنی میں ہمیشہ سُننے کا مفہوم پایا جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ ہم " اللّٰهُ سَمِيْعٌ " کہتے ہیں، اسی طرح

عَالِمٌ اور عَلِیْمٌ وغیرہ کا فرق بھی ذہن نشین کرنا چاہیئے۔

اسم فَعِیْلٌ بنانے کا طریقہ | جس فعل سے "اسم فعیل" بنانا ہو پہلے اس کا مادّہ معلوم کیجئے کیونکہ اسم فعیل مادّہ سے بنتا ہے، مادّہ کے آخری حرف سے قبل "ی" بڑھا کر "ی" سے پہلے کے حرف کو زیر کر دیجئے مؤنث بنانے کے لئے آخر میں "ۃ" بڑھا دیجئے۔ مثلاً

ف ع ل سے فَعِیْلٌ۔ فَعِیْلَۃٌ

ق ل ل سے قَلِیْلٌ: تھوڑا، کم　قَلِیْلَۃٌ تھوڑی، کم

ع ظ م سے عَظِیْمٌ۔ بڑا، بزرگ　عَظِیْمَۃٌ۔ بڑی، بزرگ

ط و ل سے طَوِیْلٌ: لمبا　طَوِیْلَۃٌ لمبی

اگر مادّہ کا درمیانی حرف "ی" ہو تو دو "ی" جمع ہونے کی وجہ سے ان کو تشدید کے ذریعہ ملا دیا جائیگا مثلاً:-

ط ی ب سے اسم فعیل طَیِّبٌ: اچھا، عمدہ، خوب　طَیِّبَۃٌ اچھی، عمدہ، خوب

ل ی ن سے اسم فعیل لَیِّنٌ: نرم ہونے والا، نرم　لَیِّنَۃٌ۔ نرم ہونے والی نرم

کبھی مادّہ کا درمیانی حرف "و" بھی "ی" بن جاتا ہے مثلاً م و ت سے اسم فَعِیْل: مَیِّتٌ: "مردہ، مرا ہوا، مرنے والا" ہوگا۔

یہ معلوم کرنے کے لئے کہ کس فعل سے "اسم فعیل" کے کیا معنی ہونگے اور کن افعال سے اسم فعیل بنتا ہے اور کن سے نہیں بنتا

ہم کو "لغت" سے مدد لینی چاہیئے۔ سبق میں "اسم فعیل" کے وہی معنے لیجئے جو ٹھیک بیٹھیں۔

ماضی میں "ع" کو پیش

یہ بتایا جا چکا ہے کہ جب ماضی میں "ع" کو پیش ہوتا ہے تو اس کے مضارع کی "ع" کو بھی پیش ہوگا مثلاً کَثُرَ سے یَکْثُرُ اور ضَعُفَ سے یَضْعُفُ وغیرہ۔

مادوں کے آخر میں حرف علت اور ان کا فعل مضارع
(آخری حرف "و")

اگر مادہ کا آخری حرف "و" ہو تو "فعل مضارع" میں اس کی "ع" کو پیش ہوگا اور آخری حرف "و" ساکن ہو جائے گا۔ صرف چوتھی شکل میں حرف علت اڑنے کی وجہ سے "ع" کو زیر ہوگا۔

دَعَا سے فعل مضارع ۱۔ یَدْعُوْ : وہ پکارتا ہے پکاریگا، دعا کرتا ہے دعا کرے گا (مذکر)

[illegible] ۲۔ تَدْعُوْ : وہ پکارتی ہے پکاریگی، دعا کرتی ہے دعا کریگی (مونث)

[illegible] ۳۔ تَدْعُوْ : تو پکارتا ہے پکاریگا، دعا کرتا ہے دعا کریگا (مذکر)

[illegible] ۴۔ تَدْعِیْنَ : تو پکارتی ہے پکاریگی، دعا کرتی ہے دعا کریگی (مونث)

[illegible] اصل میں تَدْعُوِیْنَ ہے "و" اڑا کر اس کا

[illegible] "ع" کو [illegible]

[illegible] ۵۔ أَدْعُوْ : میں پکارتا ہوں پکارونگا، دعا کرتا ہوں دعا کرونگا، میں پکارتی ہوں پکارونگی، دعا کرتی ہوں دعا کرونگی (مذکر و مونث)

اسی طرح خَلَا سے یَخْلُوْ، رَجَا سے یَرْجُوْ۔ سَهَا سے یَسْهُوْ۔ عَفَا سے یَعْفُوْ۔ کَسَا سے یَکْسُوْ۔ بَلَا سے یَبْلُوْ اور تَلَا سے یَتْلُوْ ہوگا۔

مادّہ کا آخری حرف "ی" اگر مادّہ کا آخری حرف "ی" ہو اور ماضی کی "ع" کو زیر ہو تو اس کے فعل مضارع کی "ع" کو زبر ہوگا۔ آخری "ی" لکھنے میں "ی" اور پڑھنے میں "الف" ہو جائیگی، چوتھی شکل میں وہ "ی" کی طرح پڑھی جائیگی۔

لَقِیَ سے فعل مضارع (۱) یَلْقٰی : وہ ملتا ہے یا ملے گا (مذکر)

(۲) تَلْقٰی : وہ ملتی ہے یا ملے گی (مؤنث)

(۳) تَلْقٰی : تو ملتا ہے یا ملے گا (مذکر)

(۴) تَلْقَیْنَ : تو ملتی ہے یا ملے گی (مؤنث)

(۵) اَلْقٰی : میں ملتا ہوں یا ملوں گا،
میں ملتی ہوں یا ملوں گی (مذکر و مؤنث)

اسی طرح بَقِیَ سے یَبْقٰی۔ نَسِیَ سے یَنْسٰی۔ رَضِیَ سے یَرْضٰی۔ فَنِیَ سے یَفْنٰی اور خَشِیَ سے یَخْشٰی ہوگا۔

(۲) اگر مادّہ کا آخری حرف "ی" ہو اور ماضی کی "ع" پر زبر ہو تو مضارع کی "ع" پر کبھی زیر اور کبھی زبر ہوگا، عام طور پر "ع" یا "ل" کی جگہ حرف حلقی آنے سے مضارع کی "ع" کو زبر ہوتا ہے، مضارع

کی "ع" پر زیر ہو تو آخری حرف علت "ی" ساکن رہتی ہے اور "ی" کی طرح پڑھی جاتی ہے۔ مضارع کی "ع" کو زیر کی مثال۔

بَکَیٰ سے فعل مضارع (۱) یَبْکِیْ ۔ وہ روتا ہے یا روئے گا (مذکر)

(۲) تَبْکِیْ ۔ وہ روتی ہے یا روئے گی (مؤنث)

(۳) تَبْکِیْ : تو روتا ہے یا روئے گا (مذکر)

(۴) تَبْکِیْنَ : تو روتی ہے یا روئے گی (مؤنث)

(۵) أَبْکِیْ : میں روتا ہوں یا روؤں گا،
میں روتی ہوں یا روؤں گی (مذکر و مونث)

اسی طرح رَمَیٰ سے یَرْمِیْ ۔ هَدَیٰ سے یَهْدِیْ ۔ مَشَیٰ سے یَمْشِیْ ۔ جَرَیٰ سے یَجْرِیْ ۔ مَضَیٰ سے یَمْضِیْ ۔ عَصَیٰ سے یَعْصِیْ اور بَنَیٰ سے یَبْنِیْ ہوگا۔

(۳) مضارع کی "ع" کو زبر ہو تو اس کی تمام شکلیں یَلْقَیٰ کی طرح بینگی مثلاً۔

سَعَیٰ سے یَسْعَیٰ وہ کوشش کرتا ہے یا کوشش کریگا ["ع" کی جگہ حرف حلقی ہے]

نَهَیٰ سے یَنْهَیٰ : وہ منع کرتا ہے یا منع کریگا ["ع" کی جگہ حرف حلقی ہے]

رَأَیٰ سے (۱) یَرَیٰ : وہ دیکھتا ہے یا دیکھے گا [دراصل "یَرْأَیٰ" ہے ہمزہ اُڑ گیا، سہولت کی خاطر ہم اسکی تمام شکلیں لکھتے ہیں]

(۲) تَرَىٰ : وہ دیکھتی ہے یا دیکھے گی (مونث)
(۳) تَرَىٰ : تو دیکھتا ہے یا دیکھے گا (مذکر)
(۴) تَرَيْنَ ، تو دیکھتی ہے یا دیکھے گی (مونث)
(۵) أَرَىٰ : میں دیکھتا ہوں دیکھوں گا ، میں دیکھتی ہوں دیکھوں گی۔
(مذکر و مؤنث)

(نوٹ) جن افعال کی "ی" الف کی طرح پڑھی جاتی ہے ان کے بعد اگر ضمیر آئے تو لکھنے میں بھی وہ الف کی طرح لکھے جاتے ہیں مثلاً رَأَىٰ سے رَآهُ ، يَلْقَىٰ سے يَلْقَاكَ اور يَنْهَىٰ سے يَنْهَاهَا وغیرہ

"ل" کی جگہ حرف علت والے مادّوں کا اسم مفعول

آخر میں حرف علت والے مادّوں کا اسم مفعول ان کے فعل مضارع کی پہلی شکل سے بنتا ہے علامت مضارع ہٹا کر اس کی جگہ "م" رکھدیا جاتا ہے اور آخری حرف علت کو مشدّد (ـّ) کردیا جاتا ہے ، "وْ" سے پہلے کے حرف کو پیش اور "ی" سے پہلے کے حرف کو بہر حال زیر ہوگا مثالیں:

ت ل و ۔ يَتْلُوْ سے اسم مفعول مَتْلُوٌّ: پڑھا ہوا ۔ مَتْلُوَّةٌ : پڑھی ہوئی ۔
دع و ۔ يَدْعُوْ " " مَدْعُوٌّ پکارا ہوا ۔ مَدْعُوَّةٌ ۔ پکاری ہوئی
رج و ۔ يَرْجُوْ " " مَرْجُوٌّ امید کیا ہوا ۔ مَرْجُوَّةٌ : امید کی ہوئی
ھ د ی ۔ يَهْدِيْ " " مَهْدِيٌّ ہدایت دیا ہوا ۔ مَهْدِيَّةٌ ۔ ہدایت دی ہوئی

ن ہ ی ۔ یَنْهَیٰ سے اسم مفعول مَنْهِیٌّ: منع کیا ہوا مَنْهِیَّةٌ: منع کی ہوئی
ن س ی ۔ یَنْسَیٰ " " " مَنْسِیٌّ: بھولا ہوا ۔ مَنْسِیَّةٌ: بھولی ہوئی
ر أ ی ۔ یَرَیٰ " " " مَرْئِیٌّ: دیکھا ہوا ۔ مَرْئِیَّةٌ: دیکھی ہوئی
[اسم مفعول میں "أ" واپس آجائیگا]

یَبْلُو اللّٰهُ الْإِنْسَانَ بِالْخَیْرِ وَ الشَّرِّ. أَنَا أَتْلُو الْقُرْآنَ فِی الْبَیْتِ وَ فِی الْمَسْجِدِ. أَتَأْمُرِیْنَنِیْ بِالْإِثْمِ وَأَنْتِ تَتْلِیْنَ الْکِتَابَ؟ أَتَبْلُوْنِی وَأَتْرُکُكَ ؟ هٰذَا وَاللّٰهِ لَا یَکُوْنُ۔ جَاءَنِیْ زَیْدٌ وَتَلَاهُ إِبْنُهُ. یَتْلُو الرَّسُوْلُ کِتَابَ اللّٰهِ. نَعْبُدُ نَفْسَكَ وَتَقُوْلُ "أَنَا أَعْبُدُ اللّٰهَ وَأَدْعُوْهُ ؟" أَتَخْشَانِیْ وَلَا تَخْشَی اللّٰهَ ؟ اَللّٰهُ لَا یَهْدِی الْکَافِرَ هُوَ یَکْسِبُ الْإِثْمَ وَلَا یَخْشَی اللّٰهَ هُوَ یَکْسِبُ الْمَالَ ثُمَّ یَعُوْدُ إِلٰی بَلَدِهٖ. أَتَخْلِیْنَ مَعَ الرَّجُلِ وَتَکْسِبِیْنَ إِثْمًا. اَلْحَسَنَةُ تَذْهَبُ بِالسَّیِّئَةِ. أَنْتَ تَرْضٰی بِالْقَلِیْلِ وَأَنَا لَا أَرْضٰی بِالْکَثِیْرِ أَتَلْهُوْ وَیَمْضِیْ یَوْمُكَ ؟ تَلْعَبُ وَالزَّمَانُ لَا یَلْعَبُ ؟ بَنَی اللّٰهُ فَوْقِیْ سَمَاءً وَتَحْتِیْ أَرْضًا.

سَأَلَ رَجُلٌ عَائِشَةَ عَنْ سِیْرَةِ الرَّسُوْلِ فَقَالَتْ لِلسَّائِلِ أَلَا تَقْرَأُ الْقُرْآنَ ؟" فَقَالَ الرَّجُلُ "بَلٰی" فَقَالَتْ لَهُ " الْقُرْآنُ

سِيْرَةُ الرَّسُوْلِ" - أَنَا أَمْشِي عَلَى أَرْضِ اللهِ فَكَيْفَ أَعْصِيهِ؟ هُوَ يَسْعَى فِي الأَرْضِ - أَنْتَ لَا تَرَانِي مَعَ اللَّاعِبِ - أَنَا لَا أَبْكِي عَلَى مَيِّتٍ - أَتَقْوَى عِنْدَ الضَّعِيفِ وَتَضْعُفُ عِنْدَ الْقَوِيِّ ؟ أَأَنْتَ تَهْدِي أَمِ اللهُ يَهْدِي ؟ بَلِ اللهُ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ - بَنَى زَيْدٌ مَسْجِدًا لِلّٰهِ فَقُلْتُ لَهُ بَنَى اللهُ لَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ - أَنْتِ تَضْرِبِيْنَ الضَّعِيفَةَ هٰذَا وَاللهِ ذَنْبٌ - لَا يَعْلَمُ رَجُلٌ فِي الدُّنْيَا أَيْنَ يَمُوْتُ هُوَ؟ أَنْتِ تَبْنِيْنَ الْبَيْتَ وَلَا تَعْلَمِيْنَ أَيْنَ تَمُوْتِيْنَ - هُوَ يَكْسِبُ إِثْمًا وَلَا يَتُوْبُ إِلَى اللهِ - أَنَا أَكْتُبُ الدَّرْسَ وَأَنْتَ تَقْرَؤُهُ - أَنْتَ لَا تَنْظُرُ إِلَى حَسَنَتِي بَلْ تَنْظُرُ إِلَى سَيِّئَتِي - لِمَ تَفْعَلُ هٰذَا؟

أَلْيَوْمُ يَطُوْلُ وَيَقْصُرُ وَكَذٰلِكَ اللَّيْلَةُ تَطُوْلُ وَتَقْصُرُ - طَالَ دَرْسِي فَتَرَكْتُهُ وَقُلْتُ لِلْأُسْتَاذِ أَقْرَؤُهُ بَعْدُ - طَالَ لَيْلِي وَقَصُرَ يَوْمِي - سَقَطَتِ التِّلْمِيذَةُ فَدَلَّتْ كَيْفَ يَقُوْمُ إِبْنُكَ ؟ هُوَ لَا يَسْعَى فِي بَيْتِهِ وَلَا يَحْضُرُ فِي الصَّفِّ وَلَا يَقْرَأُ دَرْسَ الْكِتَابِ وَلَا يَكْتُبُهُ - هُوَ مَائِلٌ إِلَى الْخَيْرِ - تَمِيْلُ نَفْسِي إِلَى اللهِ وَهَلْ يَمِيْلُ قَلْبُكَ

إِلَيْهِ ؟ أَنَا أَرْجُو مِنَ اللهِ وَكَيْفَ لَا يَرْجُو مِنْهُ الْإِنْسَانُ وَهُوَ خَلَقَهُ وَهَدَاهُ - كَبُرَ إِثْمُهُ وَهُوَ سَاهٍ، لَا يَخْشَى عَذَابَ اللهِ وَلَا يَتُوبُ إِلَيْهِ - قَصُرَ زَيْدٌ فَهُوَ قَصِيرٌ وَطَالَتْ امْرَأَتُهُ فَهِيَ طَوِيلَةٌ - يَا أَللهُ أَنَا تَائِبَةٌ إِلَيْكَ - أَلْقَمَرُ يَتْلُو الشَّمْسَ وَالشَّمْسُ تَتْلُو الْقَمَرَ - أَلشَّمْسُ تَالِيَةٌ وَالْقَمَرُ تَالٍ - الْكِتَابُ مَتْلُوٌّ قَدْ تَلَوْتُهُ فِي الْمَدْرَسَةِ - أَنْتَ نَصَرْتَ الضَّعِيفَ فَاللهُ يَنْصُرُكَ - زَادَنِي اللهُ مِنْ فَضْلِهِ - الرَّجُلُ قَوِيٌّ وَالْمَرْأَةُ ضَعِيفَةٌ - بَيْتِي كَبِيرٌ وَمَالِي قَلِيلٌ وَأَنَا عَزِيزٌ - مَالُهُ كَثِيرٌ وَبَيْتُهُ عَظِيمٌ وَهُوَ ذَلِيلٌ - تَكُونُ مَعِي فَيَقْصُرُ يَوْمِي وَتَغِيبُ عَنِّي فَتَطُولُ لَيْلَتِي - أَنَا لَا أَعْفُو عَنْكَ فَذَنْبُكَ عَظِيمٌ - مَالُكَ كَثِيرٌ وَقَلْبُكَ صَغِيرٌ - أَللهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ، رَبِّي عَزِيزٌ عَظِيمٌ - الْقَوِيُّ عِنْدِي ضَعِيفٌ وَالضَّعِيفُ عِنْدِي قَوِيٌّ - الذَّنْبُ كَبِيرٌ وَالسَّيِّئَةُ كَبِيرَةٌ - الشَّرُّ كَثِيرٌ وَالْخَيْرُ قَلِيلٌ - هُوَ قَصِيرٌ لَا يَطُولُ - تَطُولُ صَلٰوتِي فِي اللَّيْلِ - اللهُ قَرِيبٌ مِّنْكَ - أَنَا بَعِيدٌ عَنِ الشَّرِّ قَرِيبٌ مِّنَ الْخَيْرِ - الطَّوِيلُ خَيْرٌ مِنَ الْقَصِيرِ - الْقَوِيُّ خَيْرٌ مِنَ الضَّعِيفِ -

وَجْهُهُ حَسِيْنٌ. صُوْرَةُ الْحِمَارِ قَبِيْحَةٌ. قَلْبُ الْمَرْأَةِ لَيِّنٌ.
هُوَ لَا يَكْسِبُ وَلَا يَسْعٰى فِي الْأَرْضِ بَلْ يَجْلِسُ فِيْ بَيْتِهٖ
لِذٰلِكَ هُوَ ذَلِيْلٌ. أَتَنْهَانِيْ عَنِ السَّيِّئَةِ وَلَا تَنْهٰى نَفْسَكَ
عَنْهَا وَتَأْمُرُنِيْ بِالْخَيْرِ وَلَا تَأْمُرُ نَفْسَكَ بِهٖ ؟ أَتَلْبَسِيْنَ
الْحَرِيْرَ وَتَكْسِيْنَنِيْ ثَوْبَ الْقُطْنِ ؟ تَطِيْبُ نَفْسِيْ بِوَلَدِيْ.
هُوَ يَذْهَبُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ. لَا يَبْقٰى فِي الدُّنْيَا شَيْءٌ.
يَبْقَى اللّٰهُ وَيَفْنَى الْمَالُ وَالْوَلَدُ. أَلْعَالِمُ فِي الدُّنْيَا كَالشَّمْسِ
فِي النَّهَارِ أَوْ كَالْبَدْرِ فِيْ لَيْلَةٍ. أَنْتَ تَبْقٰى فِي الدُّنْيَا إِلٰى
زَمَنٍ يَعْلَمُهُ اللّٰهُ ثُمَّ تَرْجِعُ إِلٰى رَبِّكَ وَهُوَ يَسْأَلُكَ
عَنْ نَفْسِكَ وَعَنْ مَالِكَ وَوَلَدِكَ ؟ فَمَا أَنْتَ قَائِلٌ
عِنْدَ اللّٰهِ ؟ أَنَا أَخْشَى اللّٰهَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ وَأَرْجُوْ مِنْهُ
خَيْرًا. تَفْنَى السَّمَاءُ وَلَا تَبْقَى الْأَرْضُ وَيَبْقٰى وَجْهُ
رَبِّكَ.

كَيْفَ يَزِيْدُ اللّٰهُ مَالَكَ وَأَنْتَ لَا تَكْسِبُهٗ ؟ كَيْفَ
تَفُوْزُ وَأَنْتَ تَلْعَبُ ؟ كَيْفَ تَذْهَبُ إِلَى الْمَسْجِدِ
وَقَلْبُكَ فِي الدُّنْيَا ؟ مَالَكَ لَا تَسْمَعُ الْخَبَرَ ؟ مَالَكِ لَا
تَمْشِيْنَ مَعِيَ ؟ مَالَكَ لَا تَأْكُلُ الطَّعَامَ ؟ أَنَا مَرِيْضٌ قَدْ

ثَمَانِي الَّذِي كُنْتُمْ عَنِ الطَّعَامِ. قَلَّ الْمَاءُ فِي بومباي. كَبُرَتْ بِنْتُ زَيْدٍ وَصَغُرَ إِبْنُهُ. أَللّٰهُ يَرَاكَ وَأَنْتَ فِي الْمَسْجِدِ وَلَا تَغِيبُ عَنْهُ وَأَنْتَ فِي حُجْرَةِ بَيْتِكَ. هُوَ يَسْعَى وَلَا يَرَى الْيَوْمَ وَاللَّيْلَةَ. أَلَا تَأْكُلُ الطَّعَامَ مَعِي؟ بَلٰى آكُلُ. أَنَا أَصُوْمُ وَأَتْرُكُ طَعَامِي وَمَائِي لِلّٰهِ. أَلَا تَنْهٰى إِبْنَكَ هُوَ يَضْرِبُنِي فِي الْمَدْرَسَةِ وَيَأْخُذُ كِتَابِي فَيَرْمِيْهِ وَيَكْسِرُ دَوَاتِي. أَلْخَبَرُ طَوِيْلٌ أَنَا لَا أَسْمَعُهُ. كِتَابُكَ طَوِيْلٌ لِذٰلِكَ مَا قَرَأْتُهُ.

أَلْمَسْجِدُ مَبْنِيٌّ وَالْمَدْرَسَةُ مَبْنِيَّةٌ. هُوَ مَدْعُوٌّ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ. أَلْخِيَانَةُ مَنْهِيَّةٌ عَنْهَا وَالْأَمَانَةُ مَأْمُوْرَةٌ بِهَا. قَالَ الْأُسْتَاذُ "أَنْتَ مَرْجُوٌّ فِي الصَّفِّ يَا أَحْمَدُ" أَللّٰهُ لَا يَنْظُرُ إِلٰى صُوْرَتِكَ وَلَا إِلٰى ثَوْبِكَ بَلْ يَنْظُرُ إِلٰى قَلْبِكَ. هَلِ الْهَوَاءُ مَرْئِيٌّ؟ هَدَانِيَ اللّٰهُ فَهُوَ هَادٍ وَأَنَا مَهْدِيٌّ. أَللّٰهُ يَرَانِي وَلَا أَرَاهُ. أَرَاكَ تَمِيْلُ إِلَى الشَّرِّ وَتَرْغَبُ عَنِ الْخَيْرِ لِمَ لَا تَتُوْبُ إِلَى اللّٰهِ؟ أَلَا يَنْهٰى أَبُوْكَ أَخَاكَ عَنِ الشَّرِّ؟ أَتَأْمُرِيْنَ بِنْتَكِ بِالْخَيْرِ وَتَنْسَيْنَ نَفْسَكِ؟ لِمَ ضَعُفْتِ أَيَّتُهَا الْأُخْتُ؟ كُنْتُ

مَرِضْتُ فَضَعُفْتُ - تَعْصِى اللّٰهَ وتَقُوْلُ " أَنَا أَدْخُلُ الْجَنَّةَ "، مِنْ أَيْنَ يَكُوْنُ هٰذَا ؟ هَلِ الْجَنَّةُ بَيْتُ أَبِيْكَ ؟ مَنْ ذَلَّ وَمَنْ عَزَّ ؟ ذَلَّ عَابِدُ الدُّنْيَا وَعَزَّ عَابِدُ اللّٰهِ . أَلْكَاذِبُ لَا يَصُوْمُ بَلْ يَتْرُكُ طَعَامَهُ وَمَاءَهُ . أَلرَّسُوْلُ كَالْإِنْسَانِ يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِي فِي السُّوْقِ .

تمرین ۱ مندرجہ ذیل افعال سے اسم فعیل کی دونوں شکلیں بنائیے:

طَالَ . مَاتَ . ضَعُفَ . حَسُنَ . كَبُرَ . قَصُرَ . ذَلَّ . عَزَّ . قَلَّ . غَسَلَ . صَغُرَ . عَظُمَ . عَلِمَ . أَكَلَ . رَجَعَ . قَتَلَ . عَمَّ . أَمَرَ . حَفِظَ . قَبُحَ . قَرُبَ . بَعُدَ . أَخَذَ . لَانَ . طَابَ . مَرِضَ . قَوِيَ .

تمرین ۲ آج کے سبق میں جس قدر ماضی کی شکلیں ہیں ان سے فعل مضارع کی پانچوں شکلیں مع معنے لکھئے۔ مکرر حروف والے مادّوں سے صرف ماضی کی پانچوں شکلیں مع معنے لکھئے۔

تمرین ۳ ابتک پڑھے ہوئے ان تمام افعال سے فعل مضارع کی پانچوں شکلیں مع معنے لکھئے جن میں "ل" کی جگہ حرف علت ہے، نیز ان میں سے متعدی افعال سے اسم مفعول کی دونوں شکلیں مع

معنی لکھئے۔

تمرین ۴ـ ذیل کے جملوں میں جہاں اسم کو زیر، زبر یا پیش ہے اس کی وجہ بتاؤ:—

۱ ذَهَبَ زَيْدٌ إِلَى بَيْتِ اللّٰه - ۲- يَرَى زَيْدٌ أَسَدًا ۳- السَّيِّئَةُ ذَنْبٌ وعَذَابُه عِنْدَ اللّٰهِ نَارٌ- ۴- قَرَّتْ إِمْرَأَةُ زَيْدٍ مَعَ رَجُلٍ- ۵- يَبْنِيْ صَالِحٌ بَيْتًا لِوَلَدِهٖ وَقَدْ بَنَيْتُ مَسْجِدًا لِلّٰهِ مِنْ قَبْلُ-

تمرین ۵ـ اعراب (زیر، زبر پیش) لگاؤ۔

أدعو ربّي وارجو منه خيرا . أتخشين الرجل ولا تخشين الله . كيف ترى الهواء وهل هو مرئى . قلت فى نفسى" انا جاهل ، والله عليم ، أنا ضعيف والله قوى هو يعلم وأنالاأعلم" أنا اتوب إلى الله وهى تعصى ربها ولا تنهى نفسها عن الشرّ. أنا اخشى النّار وأرغب فى الجنّة مرض أبوها فهولا يأكل الطعام ولا يشرب الماء بل يشرب اللبن . بيته صغير وماله قليل ، الا ترى الى وجهه ؟

تمرین ۶ـ جملے درست کرو:— تَكْسِبُ زَيْدًا مَالٌ

ثُمَّ يَأْكُلُهَا. أَنَا لَا تَسْعَيْنَ لِلدُّنْيَا بَلْ أَسْعَى لِلْجَنَّةِ تَنْظُرُ الْإِنْسَانَ إِلَى خَلْفِهِ وَلَا تَنْظُرُ أَمَامَهَا. لِمَ لَا تَكْثُرُ خَيْرُكَ مِنْ شَرِّكَ ؟ يَا زَيْدُ: لِمَ لَا يَدْعُو رَبَّكَ وَأَنْتَ مَرِيضَةٌ

تمرین ۷ خالی جگہوں کو پُر کرو۔ (۱) مَنْ بَنَى السَّمَاءَ وَ.. ....؟ (۲) هو يَصِيدُ .... وَيَبِيعُهَا فِي .. .. (۳) أَ . . . تَقْرَئِيْنَ . . . وتَفْهَمِيْنَ . . . .؟ (۴) أَنَا لَا إِلَى . (۵) يَخْلُو الزَّمَانُ وأَنْتَ لَا .... عِنْدِي (۶) اللهُ .. . إِلَى الْخَيْرِ (۷) الشَّيْطَانُ يَدْعُوْ إِلَى ... (۸) أَنْتَ ... وَأَنَا طَوِيلَةٌ (۹) عَذَابُ الدُّنْيَا ... مِنْ ... النَّارِ (۱۰) هُوَ... اللهَ وَيَعْصِي (۱۱) أَرْجُو . اللهَ..

تمرین ۸ عربی بناؤ۔ تو اللہ کو کیسے پکارتا ہے اور وہ کیوں نہیں سنتا ہے تو مجھے کیوں بھولجاتا ہے اور اپنے نفس کو نہیں بھولتا ہے ؟ تو بازار میں کھانا کھاتا ہے اور گھر میں نہیں کھاتا، تو یہ کیوں کرتا ہے ؟ میرا گناہ چھوٹا ہے اور تیرا گناہ بڑا ہے اور اللہ مجھے اور تجھے معاف کردیگا. زید کی بیٹی کا گھر لمبا ہے اور میرے گھر سے دور ہے. اللہ باقی رہیگا اور دنیا فنا ہوجائیگی. وہ اپنی دکان کھولتا ہے، پھر اسمیں بیٹھتا ہے اور مال بیچتا ہے، اسلئے وہ مال کمائیگا اور اسی لئے اسکا نام شہر میں پھیلا. کیا آپ اپنی ماں کے گھر رات گذاریگی اور میرے باپ کے گھر نہیں جائینگی ؟ آپ روئی کا کپڑا کیوں پہنتی ہیں اور اپنی بیٹی کو ریشم کا کپڑا کیوں پہناتی ہیں ؟ کوئی چیز باقی نہیں رہیگی. ہاں ایک چیز باقی رہیگی اور وہ اللہ ہے، وہ میرا اور دنیا کا رب ہے، آسمان اور زمین کا رب ہے۔

اٹھارہواں سبق

هُنَا، هٰهُنَا (۱) هُنَالِكَ، ثَمَّ (۲) ضَرَّ (۳) مَنَّ (۴) دَرَى (۵) رَقِيَ (۶) شَكَّ (۷) ظَلَمَ (۸) رَحِمَ (۹) مَدَّ (۱۰) عَيْنٌ (۱۱) أُذُنٌ (۱۲) أَمْرٌ (۱۳) دَوَاءٌ (۱۴) مَرَضٌ، دَاءٌ (۱۵) نَفَعَ (۱۶) إِيَّاهُ (۱۷) إِيَّاهَا (۱۸) إِيَّاكَ (۱۹) إِيَّاكِ (۲۰) إِيَّايَ (۲۱) مَوْتٌ (۲۲)

مکرر حرف والے مادّوں کا مضارع

جن مادّوں میں ایک قسم کے دو حرف مکرر آتے ہیں ان سے فعل مضارع کی شکلیں بنانے میں بھی وہی ماضی کا قاعدہ کام آتا ہے۔ یعنی جب دونوں مکرر حروف متحرک ہوں تو ان کو تشدید کے ذریعہ ملا دیا جائیگا ورنہ الگ الگ باقی رکھا جائے گا۔ ایسے مادّوں کا فعل مضارع "ع" اور "ل" کی جگہ ایک تشدید لگے ہوئے حرف کی وجہ سے بظاہر دو حرفوں کا نظر آئے گا اس لئے ایسے مضارع کی "ع" کی حرکت "ف" پر ظاہر کی جاتی ہے۔ دیکھئے "مَرَّ" میں "ف" کی جگہ "م" ہے "ع" اور "ل" کی جگہ "رّ" ہے۔ اگر اس کے مضارع میں تشدید کے ذریعہ دونو آخری حرفوں کو ایک نہ کیا جاتا تو اُس کے مضارع کی "ع" پر پیش کی شکل يَمْرُرُ ہوتی، لیکن آخر کے مکرر حروف چونکہ متحرک ہیں، لہذا

ان کو تشدید کے ذریعہ ایک کردیا جائے گا. اب یہ مشکل آن پڑی کہ "ع" کا پیش کس طرح ظاہر ہو سو اس کے لئے "ف" کو منتخب کیا گیا چنانچہ "یَمْرُرُ" "یَمُرُّ" ہوگیا. اگر ایسے مادہ کے مضارع کی "ع" کو زبر یا زیر دینا ہو تو وہ بھی "ف" پر ہی دیا جائے گا مثلاً فَرَّ ـِ (یَفِرُّ) ذیل میں آپ کے پڑھے ہوئے مکرر حروف والے مادوں کے مضارع کی "ع" کی حرکت بتائی گئی ہے :- مَرَّ ـُ ، عَقَّ ـُ ، رَدَّ ـُ ، فَرَّ ـِ ، عَمَّ ـُ ، مَسَّ ـَ ، ذَلَّ ـِ ، عَزَّ ـِ فَلَّ ـِ ۔ مضارع کی "ع" کو پیش اور اس کی پانچوں شکلیں :-

مَرَّ سے (۱) یَمُرُّ : وہ گذرتا ہے گذرے گا. (۲) تَمُرُّ : وہ گذرتی ہے گذرے گی. (۳) تَمُرُّ: تو گذرتا ہے گذرے گا (۴) تَمُرِّیْنَ : تو گذرتی ہے گذرے گی (۵) أَمُرُّ. میں گذرتا ہوں گذروں گا ، گذرتی ہوں گذرونگی

مضارع کی "ع" کو زیر اور اس کی پانچوں شکلیں :-

فَرَّ سے (۱) یَفِرُّ وہ بھاگتا ہے بھاگے گا. (۲) تَفِرُّ وہ بھاگتی ہے بھاگے گی (۳) تَفِرُّ. تو بھاگتا ہے بھاگے گا. (۴) تَفِرِّیْنَ. تو بھاگتی ہے بھاگے گی. (۵) أَفِرُّ: میں بھاگتا ہوں بھاگوں گا ، بھاگتی ہوں بھاگونگی

مضارع کی "ع" کو زبر اور اس کی پانچوں شکلیں :-

مَسَّ سے (۱) یَمَسُّ : وہ چھوتا ہے چھوئے گا (۲) تَمَسُّ :

وہ چھوتی ہے چھوئے گی (۳) تَمَسُّ : تو چھوتا ہے چھوئے گا (۴) تَمَسِّیْنَ تو چھوتی ہے چھوئے گی (۵) أَمَسُّ ، میں چھوتا ہوں چھوؤں گا ، میں چھوتی ہوں چھوؤں گی -

مکرر حروف والے مادوں کا اسم مفعول	مکرر حروف والے مادوں کا اسم مفعول پورے وزن پر بنتا ہے . مثلاً مَرْدُوْدٌ ، مَمْسُوْسٌ وغیرہ

ضمیریں آج کے سبق میں ۱۷ سے ۲۱ تک ایسی ضمیریں ہیں جو "مفعول بہ" کی جگہ آتی ہیں . ان میں ایک خصوصیت تو یہ ہے کہ "مفعول بہ" ہوتے ہوئے یہ فعل سے پہلے آسکتی ہیں . دوسری یہ کہ معنوں میں تاکید اور زور پیدا کرتی ہیں مثلاً إِيَّاكَ أَعْبُدُ (میں صرف تیری عبادت کرتا ہوں) إِيَّاكَ "مفعول بہ" ہے جو "أَعْبُدُ" فعل سے پہلے آیا ، تقریباً یہی معنی "أَعْبُدُكَ" کے ہیں لیکن "إِيَّاكَ" سے پہلے جملے میں جو زور پیدا ہوا وہ أَعْبُدُكَ میں نہیں ہے - ضمیروں کے سلسلہ میں ایک بات خوب سمجھ لیں کہ جو ضمیر (ہ ، ھا ، كَ ، كِ ، ی) فعل کے بعد اس سے مل کر آئے وہ ضمیر "مفعول بہ" ہوگی اور اس سے پہلے آنے والا فعل متعدی ہوگا مثلاً ضَرَبْتُهُ - رَأَيْتُكَ - نَسِيْتَنِیْ وغیرہ اسی طرح جب کوئی ضمیر (ہ ، ھَا ، كَ ، كِ ی) اسم سے بالکل ملی ہوئی آئے تو وہ ضمیر مضاف الیہ ہوگی اور اس سے پہلے کا اسم مضاف ہوگا

مثلاً، عَبْدُہٗ . اِسْمُکَ . بَیْتِیْ وغیرہ۔

توصیف | کسی اسم کی حالت، کیفیت، خصوصیت اور مقدار بتانا "توصیف" کہلاتا ہے۔ کسی اسم کو پہچنوانا اس کی تعریف کرنا، خوبی یا بدی بیان کرنا، اس کے متعلق ایسی معلومات دینا جس سے مخاطب کے ذہن میں اس چیز کی صحیح صورت آجائے اور اس کا ٹھیک ٹھیک اندازہ لگ جائے "توصیف" کہلاتا ہے، "توصیف" کو وصف یا صفت بھی کہتے ہیں۔

مرکب توصیفی | مرکب اضافی کی طرح مرکب توصیفی بھی دو یا دو ناموں سے زیادہ کا ایسا مجموعہ ہوتا ہے جو پورا جملہ نہیں بلکہ ایک نام بنتا ہے اور اسم کی طرح کبھی مبتدا کبھی خبر، کبھی فاعل یا مفعول بہ اور کبھی مجرور وغیرہ ہوتا ہے۔ مرکب توصیفی میں ایک نام دوسرے نام کی حالت، خصوصیت، کیفیت اور مقدار بتاتا ہے، ایک نام دوسرے نام کی صفت بتاتا ہے جس کی وجہ سے دوسرے نام کو پہچاننے میں مدد ملتی ہے۔

مرکب توصیفی میں دو جزء ہوتے ہیں پہلا جزء "موصوف" اور دوسرا جزء "صفت" کہلاتا ہے، "موصوف" وہ نام ہوتا ہے جس کو پہچنوانے کے لئے ہم اس کی کوئی حالت، خصوصیت، کیفیت یا مقدار بیان کریں، جس نام سے "موصوف" کو پہچنوائیں یا جس نام سے "موصوف"

کی حالت، کیفیت، وصف، خصوصیت اور مقدار بتائیں وہ "صفت" کہلائے گا۔

عربی میں مرکب توصیفی بنانے کا قاعدہ

عربی میں موصوف (وہ نام جس کی صفت بیان کی جائے) پہلے آتا ہے اور پھر اسکی صفت آتی ہے صفت ہمیشہ موصوف کے مطابق ہوتی ہے۔ یعنی اگر موصوف معرفہ ہو تو صفت بھی معرفہ، موصوف نکرہ ہو تو صفت بھی نکرہ، موصوف مذکر ہو تو صفت بھی مذکر، موصوف مونث ہو تو صفت بھی مونث ہوگی۔ موصوف پر زبر ہو تو صفت پر زبر، موصوف پر زیر ہو تو صفت پر زیر اور موصوف پر پیش ہو تو صفت پر بھی پیش ہوگا۔

مرکب توصیفی کی مثالیں:۔

جاننے والا خدا۔ اَللّٰهُ الْعَالِمُ سچا رسول۔ اَلرَّسُوْلُ الصَّادِقُ	موصوف معرفہ مذکر اور اس پر پیش ہے لہٰذا صفت بھی اسکے مطابق ہے۔
لمبی عورت۔ اَلْمَرْأَةُ الطَّوِيْلَةُ بڑی میز۔ اَلطَّاوِلَةُ الْكَبِيْرَةُ	موصوف معرفہ مونث اور اس پر پیش ہے لہٰذا صفت بھی اسکے مطابق ہے
کوئی چھوٹا لڑکا۔ وَلَدٌ صَغِيْرٌ کوئی ظالم عورت اِمْرَأَةٌ ظَالِمَةٌ	موصوف نکرہ ہے لہٰذا صفت بھی نکرہ ہے۔
عزت والا زید۔ زَيْدُ الْعَزِيْزُ ملامت کی ہوئی مریم۔ مَرْيَمُ الْمَلُوْمَةُ	موصوف معرفہ ہے اسلئے صفت کو "ال" کے ذریعہ معرفہ بنایا گیا

ایک معبود سے۔ مِنْ إِلٰهٍ وَاحِدٍ کسی لمبے ہاتھ میں۔ فِي يَدٍ طَوِيْلَةٍ کسی سننے والے کان سے۔ بِأُذُنٍ سَامِعَةٍ	موصوف سے پہلے زیر دینے والے حروف ہیں، موصوف کو زیر ہے لہٰذا صفت کو بھی زیر ہے
رزق دینے والے خدا کے پاس۔ عِنْدَ اللّٰهِ الرَّازِقِ	موصوف سے پہلے اضافی نام ہے

میں نے کسی کھیلنے والے لڑکے کو مارا۔	ضَرَبْتُ وَلَدًا لَاعِبًا۔	موصوف مفعول بہ ہے اس لئے اس پر زبر ہے اور صفت اس کے مطابق ہے۔
میں نے چھوٹی کتاب پڑھی	قَرَأْتُ الْكِتَابَ الصَّغِيْرَ	

کبھی ایک موصوف کی کئی صفتیں ہوتی ہیں، اس صورت میں بھی وہ تمام صفتیں موصوف کے مطابق رہیں گی مثالیں:-

ایک جاننے والا سننے والا رحم کرنے والا خدا۔	اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْعَالِمُ السَّمِيْعُ الرَّحِيْمُ۔
جھوٹی ظالم ملامت کی ہوئی عورت۔	الْمَرْأَةُ الْكَاذِبَةُ الظَّالِمَةُ الْمَلُوْمَةُ۔
لمبا سننے والا کان۔	الْأُذُنُ الطَّوِيْلَةُ السَّامِعَةُ
میں اللہ جاننے والے سننے والے کی پناہ میں آتا ہوں۔	أَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ

میں نے کسی ہدایت دینے والی بڑی کتاب کو پڑھا۔	قَرَأْتُ كِتَابًا كَبِيرًا هَادِيًا

(نوٹ) بدن کے وہ اعضا جو دو دو ہیں عربی میں مونث ہوتے ہیں۔ مثلاً أُذُنٌ ، عَيْنٌ ، يَدٌ وغیرہ۔

آخر میں حرف علت اور اس کا اسم فاعل

پہلے کسی سبق میں ہم آخر میں حرف علت والے مادّوں کا اسم فاعل بنانا بتا چکے ہیں یہاں ہم صرف یہ بتائینگے کہ ایسے مادّوں کے نکرہ اسم فاعل پر پیش یا زیر ہو تو آخری حرف علت اڑ کر بچنے والے آخری حرف پر دو زیر ہو جاتے ہیں لیکن جب اس پر زبر ہو تو آخری حرف علت "ی" بن کر ظاہر ہو جاتا ہے اور الف بڑھا کر دو زبر دیدئیے جاتے ہیں مثلاً. دَاعِيًا، بَاكِيًا، رَأَيْتُ مَاءً جَارِيًا، لیکن جب ایسے اسم فاعل کو پیش یا زیر ہو تو "ی" اڑا کر دو زیر کر دیئے جائینگے مثلاً هُوَ بَاكٍ ، مَاءٌ جَارٍ مِنْ مَاءٍ جَارٍ

اسم مفعول اور متعدی بالواسطہ فعل

اسم مفعول ہمیشہ متعدی فعل سے بنتا ہے لازم فعل سے اسم مفعول نہیں بنتا، ہاں جو فعل کسی حرف جر کے واسطہ سے متعدی بنتا ہے اسکا اسم مفعول اسی حرف جر کے واسطہ سے بنایا جا سکتا ہے مثلاً "فَرِحَ" کے بعد "بِ" یا غَضِبَ کے بعد "عَلَى" آنے سے یہ دونوں فعل متعدی بن جاتے ہیں اسلئے ان فعلوں کا اسم مفعول بھی انہی حروف کے ذریعہ آئیگا مثلاً مَفْرُوحٌ بِهٖ اور مَغْضُوبٌ عَلَيْهِ۔

هٰذِهٖ سَفِينَةٌ جَارِيَةٌ هٰذَا مَاءٌ جَارٍ فَهُوَ طَاهِرٌ. يَكْسِبُ الْكَاذِبُ إِثْمًا عَظِيمًا. الرَّجُلُ الْعَالِمُ خَيْرٌ مِنَ الرَّجُلِ الْجَاهِلِ. لِلْحِمَارِ وَجْهٌ قَبِيحٌ. لِلْبِنْتِ عَيْنٌ كَبِيرَةٌ هٰذَا طَعَامٌ مَرْغُوبٌ فِيهِ. لِلْكَافِرِ عَذَابٌ عَظِيمٌ. لِأَبِي دُكَّانٌ كَبِيرٌ فِي سُوقِ الْمَدِينَةِ. لِي أُمٌّ رَحِيمَةٌ وَأَبٌ ظَالِمٌ اللّٰهُ الْعَظِيمُ يَمُنُّ عَلَيَّ وَيَرْزُقُنِي. لَا يَمَسُّكَ فِي الْجَنَّةِ شَيْءٌ ضَارٌّ. قَرَأْتُ خَبَرًا عَظِيمًا. هٰذَا أَمْرٌ عَظِيمٌ. هٰذَا تِلْمِيذٌ لَاعِبٌ نَاسٍ إِيَّاهُ ضَرَبَ الْأُسْتَاذُ. الْمَوْتُ خَيْرٌ لِرَجُلٍ ظَالِمٍ جَاهِلٍ. رَأَيْتُ طَيَّارَةً سَاقِطَةً صِدْتُ سَمَكَةً عَظِيمَةً أَنَا عَبْدٌ ضَعِيفٌ. أَنْتِ تَأْكُلِينَ خُبْزًا بَائِتًا. أَنَا أَعْبُدُ اللّٰهَ الْآمِرَ النَّاهِيَ الْخَالِقَ السَّمِيعَ الْعَلِيمَ.

يَا أَيُّهَا الرَّجُلُ الْجَاهِلُ لِمَ تَفْرَحُ بِالْمَالِ الْكَثِيرِ؟ مَالُكَ ذَاهِبٌ. كَيْفَ يَهْدِيكَ اللّٰهُ يَا ظَالِمُ؟ أَنْتَ تَكْسِبُ إِثْمًا عَلَى إِثْمٍ وَلَا تَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ. هُوَ يَكْسِبُ مَالًا كَثِيرًا صُورَةٌ قَبِيحَةٌ مَعَ سِيرَةٍ حَسَنَةٍ خَيْرٌ مِنْ صُورَةٍ حَسَنَةٍ مَعَ سِيرَةٍ قَبِيحَةٍ. بَيْنَ الْعَرَبِ وَالْهِنْدِ بَحْرٌ كَبِيرٌ عَظِيمٌ تَجْرِي فِيهِ سَفِينَةٌ كَبِيرَةٌ. إِسْمُهُ بَحْرُ الْعَرَبِ. قَمِيصٌ

طَوِيْلٌ خَيْرٌ مِنْ قَمِيْصٍ قَصِيْرٍ. أَقْرَأُ دَرْسًا طَوِيْلًا ثُمَّ أَنَامُ. لَا أَرَى سُوْقًا كَبِيْرَةً فِي بَلَدِكَ. لِي نَفْسٌ لَائِمَةٌ عَلَى الْخِيَانَةِ. لِزَيْدٍ إِبْنٌ عَاقٌّ لَا يَسْمَعُ أَمْرَهُ. صِحَّةٌ طَيِّبَةٌ مَعَ مَالٍ قَلِيْلٍ خَيْرٌ مِنْ صِحَّةٍ مُنْحَرِفَةٍ مَعَ مَالٍ كَثِيْرٍ. لِحَامِدٍ أَخٌ كَبِيْرٌ وأُخْتٌ صَغِيْرَةٌ وأُمٌّ رَحِيْمَةٌ. هُوَ يَرَى الشَّيْءَ الْحَاضِرَ فَيَأْخُذُهُ، وَيَقُوْلُ الشَّيْءُ الْحَاضِرُ الْقَلِيْلُ خَيْرٌ مِنَ الشَّيْءِ الْغَائِبِ الْكَثِيْرِ.

أَنَا رَجُلٌ نَاسٍ لِذٰلِكَ أَعْفُو عَنْكَ. هٰذَا طَعَامٌ ضَارٌّ لِذٰلِكَ تَرَكْتُهُ. نَهَى الدَّكْتُوْرُ الْمَرِيْضَ الضَّعِيْفَ عَنِ الْخُبْزِ الْبَائِتِ. لَهُ يَدٌ طَوِيْلَةٌ وأُذُنٌ صَغِيْرَةٌ. الرَّجُلُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ مِنَ الرَّجُلِ الضَّعِيْفِ. مَاتَتِ الْمَرْأَةُ وَتَرَكَتْ بِنْتًا صَغِيْرَةً مَرْحُوْمَةً هِيَ لَا تَدْرِي كَيْفَ تَبْكِي عَلٰى أُمِّهَا. هٰذَا قِطَارٌ طَوِيْلٌ جَاءَ مِنْ دِهْلِي وَيَذْهَبُ إِلٰى بُوْمْبَاي. هُوَ مَرِيْضٌ لِذٰلِكَ يَشْرَبُ مَاءً كَثِيْرًا. هُوَ يَأْكُلُ طَعَامًا قَلِيْلًا لِذٰلِكَ صِحَّتُهُ حَسَنَةٌ. إِسْمٌ صَغِيْرٌ خَيْرٌ مِنْ إِسْمٍ طَوِيْلٍ. لَهُ إِسْمٌ عَامٌّ فِي بُوْمْبَاي. لِلْحِمَارِ أُذُنٌ طَوِيْلَةٌ وَعَيْنٌ كَبِيْرَةٌ. أَلْأَرْضُ وَالسَّمَاءُ

لِلّٰهِ الوَاحِدِ القَوِيِّ۔
اللّٰهُ لا يَظْلِمُ عَلى الإِنْسَانِ بَلِ الإِنْسَانُ يَظْلِمُ عَلٰى نَفْسِهِ.
هُوَ لَا يَنْفَعُكَ بَلْ يَضُرُّكَ. أَتَذْهَبُ إِلَى السُّوْقِ وَتَتْرُكُنِي هُهُنَا؟ ذَهَبْتُ مِنْ هُنَا إِلٰى هُنَالِكَ لَهٗ عَيْنٌ لا يَنْظُرُ وَ أُذُنٌ لَا تَسْمَعُ. أَتَدْرِيْنَ مَنْ أَبُوْكِ؟ نَعَمْ، وَكَيْفَ لَا أَدْرِيْ أَبِي، وَمَنْ لَا يَدْرِي أَبَاهُ؟ هُوَ لَا يَظْلِمُ الضَّعِيْفَ. بَرْحَمُكَ اللّٰهُ. يَا أَللّٰهُ: إِيَّاكَ أَعْبُدُ وَإِيَّاكَ أَدْعُوْ إِيَّاكِ أَدْعُوْ وأَنْتِ لَا تَسْمَعِيْنَ. أَنْتَ لَا تَمْشِيْ عَلَى الأَرْضِ فَكَيْفَ تَرْقٰى فِي السَّمَاءِ؟ هَوَاءُ بَلَدِي طَيِّبٌ وَمَاؤُهُ كَذٰلِكَ طَيِّبٌ إِلٰهُ الْكَافِرِ لَا يَضُرُّ وَلَا يَنْفَعُ. لَا يَكْذِبُ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔ هٰذَا ثَوْبٌ حَسَنٌ. لَا أَخِيطُ قَمِيْصَكَ. أَلدُّنْيَا فَانِيَةٌ وَ مَا لُهَا ذَاهِبٌ، لِذٰلِكَ لَا يَمِيْلُ قَلْبِي إِلَيْهَا وَلَا إِلٰى مَالِهَا. أُلكُرَةُ تَطِيْرُ فِي الهَوَاءِ إِلٰى زَمَانٍ قَلِيْلٍ ثُمَّ تَسْقُطُ عَلَى الأَرْضِ. تَعْصِى اللّٰهَ وَتَقُوْلُ " أَنَا أَعْبُدُهُ وَلَا أَعْصِيْهِ"
أَنَا أَرُدُّ أَمْرِي إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ. لَا أَشُكُّ فِي كِتَابِ اللّٰهِ. الشَّاكُّ فِي كِتَابِ اللّٰهِ كَافِرٌ. بَيْنِي وَبَيْنَكَ أَمْرٌ لَا يَعْلَمُهُ رَجُلٌ فِي الدُّنْيَا. لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِ اللّٰهِ شَيْءٌ فِي

الأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ. أَنَا لَا أَفِرُّ مِنَ الْمَوْتِ يَفِرُّ الظَّالِمُ مِنَ الْمَوْتِ. أَنَا وَاقِفٌ أَمَامَ بَيْتِكَ. هٰهُنَا رَأَيْتُ أَبَاكَ. أَنَا لَا أَخْشَى مِنَ الْمَوْتِ. هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ. يَدُ اللهِ فَوْقَ الْمَظْلُومِ. يَدِي فِي يَدِكَ. لَا أَدْرِي أَيَّ شَيْءٍ قَتَلَهُ؟ مَا ضَرَّكَ يَا مَرِيضُ؟ ضَرَّنِي الدَّوَاءُ. جَاءَ الْمَوْتُ فَلَا يَنْفَعُ الدَّوَاءُ. مَا تَقُولُ فِي أَمْرِي؟ أَمْرُكَ عَظِيمٌ، لَا أَقُولُ فِيهِ شَيْئًا. سَأَلْتُ الدَّكْتُورَ عَنْ صِحَّةِ الْمَرِيضِ فَقَالَ "صِحَّتُهُ مُنْحَرِفَةٌ" كَيْفَ تَرَى صِحَّتِي؟ صِحَّتُكَ طَيِّبَةٌ. لِي عَيْنٌ أَنَا أَنْظُرُ بِهَا وَلِي يَدٌ أَنَا أَكْتُبُ بِهَا وَلِي أُذُنٌ أَنَا أَسْمَعُ بِهَا. أَذْهَبُ ثَمَّ. ثَمَّ خَيْرٌ.

يَذِلُّ عَبْدُ الدُّنْيَا وَيَعِزُّ عَبْدُ اللهِ. اَلشَّيْطٰنُ يَعْصِي اللهَ وَيَأْمُرُكَ بِالسَّيِّئَةِ. خَلَقَ اللهُ لِلْمَرَضِ دَوَاءً. قَدْ مَنَنْتُ عَلَيْكَ وَعَفَوْتُ عَنْكَ. أَتَشُكِّيْنَ فِي اللهِ وَهُوَ خَلَقَ الأَرْضَ وَالسَّمَاءَ. لِمَ لَا تَمُنِّيْنَ عَلَيَّ؟ يَا فَاطِمَةُ! أَلَا تَرْحَمِيْنَنِي؟ يَرْحَمُ اللهُ عَبْدَهُ. قَتَلَ مُوسٰى رَجُلًا عَاصِيًا. يَلُوْمُ الأُسْتَاذُ تِلْمِيذًا نَاسِيًا.

تمرین ۱ اب تک جتنے مکرر حروف والے مادے پڑھے ہیں ان سے فعل مضارع کی پانچوں شکلیں مع معنے لکھئے۔

تمرین ۲ مرکب توصیفی اور مبتدا خبر میں جو فرق تم کو معلوم ہوا ہے اسے مثالوں کے ساتھ بیان کرو۔

تمرین ۳ مرکب توصیفی اور مرکب اضافی میں جو فرق تمہیں نظر آتا ہو اُسے مثالیں دے کر بیان کرو۔

تمرین ۴ ذیل کے جملوں میں سے جملہ اسمیہ، جملہ فعلیہ علیحدہ لکھ کر ان میں سے مرکب توصیفی اور مرکب اضافی کے اجزأ الگ الگ لکھو:-

۱۔ هٰذَا رَجُلٌ عَالِمٌ ۲۔ سَأَلْتُ اللهَ الْعَظِيْمَ ۳۔ تَقْرَأُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ كِتَابًا صَغِيْرًا ۴۔ هٰذَا كِتَابُ اللهِ ۵۔ هُوَ لَا يَنْسَى دَرْسَهُ ۶۔ يَنْصُرُنِی اللهُ الْقَوِیُّ الْكَبِيْرُ ۷۔ إِيَّاكَ أَعْبُدُ وَإِيَّاكَ أَخْشَى ۸۔ اللهُ عَلِيْمٌ حَاضِرٌ نَاظِرٌ ۹۔ يَمُوْتُ الرَّجُلُ الضَّعِيْفُ فِیْ بَيْتِهِ ۱۰۔ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ۔

تمرین ۵ مندرجہ ذیل جملے صحیح کرو:-

رَأَيْتُ رَجُلٍ ظَالِمٌ۔ هُوَ إِبْنٌ عَاقٍ۔ رَأَيْتُ قَلَمًا مَكْسُوْرَةً فِیْ بَيْتِیْ حُجْرَةً طَوِيْلًا وَطَاوِلَةٍ صَغِيْرٌ وَعَلٰى طَاوِلَتِیْ قَلَمٌ

قَصِيْرَةٌ وَدَوَاةٍ كَبِيْرٌ. لِخَلِيْلٍ بِنْتُ عَالِمَةٌ قَارِئٍ. هٰذَا سَبُّوْرَةٌ صَغِيْرٍ. هُوَلَا تَخْشَوْ مِنَ الْأُسَدُ بَلْ بَصْنُوْدُهُ. مَاتَ رَجُلًا ضَعِيْفٍ مَرِيْضٍ. دُكَانَ ابْنُ عَبْدَاللّٰهُ فِيْ سُوْقٍ كَبِيْرًا. لِلْكَافِرِ عَذَابٍ عَظِيْمٌ عِنْدَ اللّٰهُ

تمرین ۶۔ ذیل کے جملوں پر اعراب (زبر، زیر، پیش) لگاؤ اور ان میں سے "مفعول"، "مضاف الیہ" اور "موصوف" الگ الگ لکھو۔

اكلت امراة زيد خبزا بائتا. هٰذه امرأة مريضة لا تاكل سمكة هو يسوف الحمار ولا يركبه. اصيد سمكة عظيمة ولا اكلها تقتل نفسا طاهرة ولا تخشى عذاب الله. قد قرات القرآن وحفظته ولا انساه وصلني كتاب صحير من أخت صغيرة. هو يسمع امرى ويقول انت رجل جاهل لا تعلم شيئا. بين الهند والعرب بحر كبير تجرى فيه السفينة.

تمرین ۷ عربی بناؤ:۔

تو وہاں گیا اور یہاں نہیں آیا. کیا آپ مجھ پر احسان کریں گے اور مجھے معاف کریں گے؟ تو اپنے کان سے کیوں نہیں سنتی ہے اور اپنی آنکھ سے کیوں نہیں دیکھتی ہے؟ میں نے اس دواء میں شک کیا اور اس لئے اسکو نہیں چھوا. کیا نقصان دینے والی چیز نفع دینے والی چیز کی طرح ہے؟ دھوپ دن میں پھیلتی ہے اور رات میں چلی جاتی ہے. میں نے شاگرد کا

نام معلوم کر لیا ہے ۔ دوا اللہ کے حکم سے فائدہ پہنچاتی ہے اور موت اللہ کے حکم سے آتی ہے ۔ اس نے صرف تجھے کیوں مارا ؟ کافر کہتا ہے " مجھے اللہ کا عذاب نہیں چھوٹے گا ۔ میں اللہ کا بیٹا ہوں ۔" میں نے کہا ۔" اے کافر تو جھوٹ بولتا ہے ۔" تو اپنے نفس کی عبادت کرتا ہے اس لئے لمبی نماز تجھے فائدہ نہیں پہنچائے گی ۔ اس کی موت آگئی ہے تو کوئی دوا اس کو کیسے فائدہ پہنچائے گی ؟ میں باسی گوشت نہیں کھاتا ہوں ۔

انیسواں سبق

إِنَّ (۱) أَنَّ (۲) كَأَنَّ (۳) لَيْتَ (۴) لٰكِنَّ (۵) لَعَلَّ ، عَلَّ (۶) لَ (۷) وَعَدَ ـِ (۸) وَكَلَ ـِ (۹) وَفَى ـِ (۱۰) يَتِمَ ـَ (۱۱) يَئِسَ ـَ (۱۲) ۔ يَبِسَ ـَ (۱۳) دَعَّ ـُ (۱۴) صَلُحَ ـَـُ (۱۵) فَسَدَ ـُـِ (۱۶) جَسَدٌ (۱۷) مُضْغَةٌ (۱۸) بَانَ [ی ـِ] (۱۹) إِذَا (۲۰) ابْنٌ (۲۱)

مبتدا کو زبر دینے والے حروف اب تک مبتدا پر ہمیشہ پیش ہی رہتا تھا اس لئے کہ مبتدا سے پہلے کوئی اثر انداز چیز نہیں آئی تھی ، آج کے سبق میں ۱ سے ۶ تک وہ حروف ہیں جو جملہ اسمیہ کے

شروع میں آتے ہیں اور مبتدا کے "ـُـ" کو ختم کر کے اس پر "ـَـ" (زبر) کردیتے ہیں، اب تک مبتدا کے لئے پیش کی جگہ آنے والی ضمیریں (ھو، ھی، أنتَ، أنتِ، انَا) آتی رہیں لیکن مبتدا پر زبر کرنے والے حروف آنے کے بعد یہ ضمیریں (هٗ، هَا، كَ، كِ، ى) سے بدل جائیں گی، مثالیں :-

زَيْدٌ عَالِمٌ . إِنَّ زَيْدًا عَالِمٌ . كَأَنَّ زَيْدًا عَالِمٌ

اللّٰهُ سَمِيْعٌ . إِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ . أَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ

هُوَ فِي الْبَيْتِ . لَعَلَّهُ فِي الْبَيْتِ . لَيْتَهُ فِي الْبَيْتِ

أَنْتَ فِي الْمَسْجِدِ . كَأَنَّكَ فِي الْمَسْجِدِ . لٰكِنَّكَ فِي الْمَسْجِدِ

أَنَا فِي الْمَدْرَسَةِ . إِنِّيْ فِي الْمَدْرَسَةِ . لَيْتَنِيْ فِي الْمَدْرَسَةِ

فِي الْبَيْتِ رَجُلٌ . لَعَلَّ فِي الْبَيْتِ رَجُلًا . كَأَنَّ فِي الْبَيْتِ رَجُلًا

أَنْتِ جَاهِلَةٌ . إِنَّكِ جَاهِلَةٌ . لَعَلَّكِ جَاهِلَةٌ

مبتدا پر زبر دینے والے حروف کے بعد جب "ی" مبتدا ہو تو آپ کو "ن" استعمال کرنے یا نہ کرنے کا اختیار ہے، مثالیں :-

أَنَا مَرِيْضٌ	إِنِّيْ مَرِيْضٌ	إِنَّنِيْ مَرِيْضٌ
أَنَا صَالِحَةٌ	إِنِّيْ صَالِحَةٌ	إِنَّنِيْ صَالِحَةٌ
أَنَا يَائِسٌ	كَأَنِّيْ يَائِسٌ	كَأَنَّنِيْ يَائِسٌ

أنَا قَوِيٌّ   لَيْتَنِيْ قَوِيٌّ   لَيْتَنِيْ قَوِيٌّ

أنَا يَتِيْمٌ   لٰكِنَّنِيْ يَتِيْمٌ   لٰكِنَّنِيْ يَتِيْمٌ

أنَا ظَالِمَةٌ   عَلِيّ يَا لَعَلِّي ظَالِمَةٌ   عَلَّنِي يَا لَعَلِّي ظَالِمَةٌ

لَ اس "ل" (ـَ) پر ہمیشہ زبر رہتا ہے اپنے بعد آنے والے لفظ پر کوئی اثر نہیں کرتا، صرف معنے میں یقین اور زور پیدا کرتا ہے، زبر دینے والے حروف میں سے صرف "إنَّ" کے بعد جملہ اسمیہ کے اس ٹکڑے پر آتا ہے جو شروع کا نہ ہو، جملہ اسمیہ میں اگر پہلے خبر اور پھر مبتدا ہو تو یہ "ل" مبتدا پر آئیگا، اگر مبتدا پہلے اور خبر بعد میں ہو تو یہ خبر پر آئیگا، مثالیں:-

إنَّكَ لَجَاهِلٌ . أنَّهُ لَعَالِمٌ

إنَّ فِي الْبَيْتِ لَرَجُلًا   إنَّ عِنْدَكَ لَكِتَابًا

إنَّ الْأُسْتَاذَ لَفِي الْبَيْتِ . إنَّ فِي الْجَسَدِ لَمُضْغَةً

دیکھئے "ل" جملے کے آخری ٹکڑے پر آیا اور اس نے کوئی اثر نہیں کیا إنَّ کی وجہ سے اگر مبتدا کو زبر ہے تو "ل" کے بعد بھی زبر ہی رہا ورنہ خبر کو بہرحال پیش ہی رہا۔

اسم اشارہ کبھی ہم کسی چیز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس چیز کا نام بھی لے لیتے ہیں مثلاً "یہ کتاب" "وہ قلم" وغیرہ عربی میں جب ہم اسم اشارہ کے بعد اس چیز کا نام لیں جس کی طرف اشارہ کیا گیا ہو تو ہر حال میں اُسے اسم اشارہ کے مطابق رکھیں گے۔ اسم اشارہ ہمیشہ معرفہ ہوتا ہے، لہٰذا جس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے وہ بھی معرفہ ہوگی۔ اگر اسم اشارہ مذکر یا مؤنث ہو تو جس نام کی طرف اشارہ کیا جائیگا وہ بھی اسم اشارہ کے مطابق

مذکر یا مونث ہوگا، عربی میں اسم اشارہ ایک حالت میں رہتا ہے اس پر زیر زبر پیش بظاہر نظر نہیں آتے. لہٰذا اس کے بعد آنے والے نام (جسکی طرف اشارہ کیا جائے) کو اسم اشارہ کے موقع کے لحاظ سے حرکت (ــَــِــُـ) لگائیں گے. مثالیں :-

هٰذَا الْكِتَابُ (یہ کتاب) ذَالِكَ الرَّجُلُ (وہ مرد)
هٰذِهِ الدَّوَاةُ (یہ دوات) تِلْكَ الْبِنْتُ (وہ لڑکی)

اسم اشارہ معرفہ ہوتا ہے، اسکے بعد آنیوالا نام جسکی طرف اشارہ کیا گیا ہو وہ بھی معرفہ ہے چونکہ اسم اشارہ سے قبل کوئی اثر انداز چیز نہیں اور ایسے موقع پر ہر اسم کو "ــُــ" ہوتا ہے لہٰذا اسکے بعد آنے والے نام کو بھی پیش ہے

فِيْ هٰذَا الْبَيْتِ (اس گھر میں)، عَلٰى ذَالِكَ الرَّسُوْلِ (اُس رسول پر)
فِيْ هٰذِهِ الدَّوَاةِ (اِس دوات میں)، لِتِلْكَ الْبِنْتِ (اُس لڑکی کیلئے)

اسم اشارہ سے پہلے زیر دینے والے حروف ہیں لہٰذا اس کے بعد ان ناموں پر بھی زیر ہے جنکی طرف اشارہ کیا گیا ہے.

قَرَأْتُ هٰذَا الْكِتَابَ (میں نے اس کتاب کو پڑھا) ضَرَبْتُ ذَالِكَ التِّلْمِيْذَ (میں نے اس شاگرد کو مارا) كَسَرْتُ هٰذِهِ الدَّوَاةَ (میں نے اس دوات کو توڑا) رَأَيْتُ تِلْكَ الْبِنْتَ (میں نے اس لڑکی کو دیکھا)

اسم اشارہ "مفعول بہ" ہے لہٰذا اس کے بعد آنے والا نام جس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اُس پر بھی زبر ہے

یہ یاد رکھئے کہ اسم اشارہ اور وہ نام جسکی طرف اشارہ کیا جائے ملکر ایک نام بنتے ہیں پورا جملہ نہیں بنتے، پورا جملہ بنانے کیلئے مبتدا اور خبر کا جملہ استعمال کرنا ہوگا جیسے هٰذَا كِتَابٌ (یہ کتاب ہے) ذَالِكَ رَجُلٌ (وہ مرد ہے)۔

مادّہ کے شروع میں حرف علت اور اس کا مضارع

جب مادّہ کا پہلا حرف ("ف" کی جگہ) "و" ہو تو اکثر فعل مضارع بنانے کیلئے اسکا "و" اڑا دیا جاتا ہے، پھر "ع" پر جو اسکی حرکت (ــِــ) ہو لگا دی جاتی ہے مثلاً وَقَفَ :- (۱) يَقِفُ وہ کھڑا ہوتا ہے کھڑا ہوگا (مذکر)۔ (۲) تَقِفُ وہ کھڑی ہوتی ہے، کھڑی ہوگی (مونث) (۳) تَقِفُ

تو کھڑا ہوتا ہے کھڑا ہوگا (مذکر)۔ (۴) تَقِفِيْنَ : تو کھڑی ہوتی ہے کھڑی ہوگی (مونث)۔ (۵) أَقِفُ . میں کھڑا ہوتا ہوں کھڑا ہونگا۔ میں کھڑی ہوتی ہوں کھڑی ہونگی (مذکر مونث)

اسی طرح وَجَدَ سے يَجِدُ . وَنَى سے يَنِي . وَصَلَ سے يَصِلُ . وَعَدَ سے يَعِدُ . وَكَلَ سے يَكِلُ وَنٰى سے يَنِيْ وغیرہ

مادّہ کا پہلا حرف ("ف" کی جگہ) "ی" ہو تو فعل مضارع بنانے میں کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوتی بلکہ حسب قاعدہ پورے وزن پر بنتا ہے مثلاً يَتِمَ سے۔ (۱) يَيْتَمُ : وہ یتیم ہوتا ہے یتیم ہوگا۔ (مذکر) (۲) تَيْتَمُ وہ یتیم ہوتی ہے یتیم ہوگی (مونث) (۳) تَيْتَمُ . تو یتیم ہوتا ہے یتیم ہوگا (مذکر) (۴) تَيْتَمِيْنَ : تو یتیم ہوتی ہے یتیم ہوگی (مؤنث) (۵) أَيْتَمُ : میں یتیم ہوتا ہوں میں یتیم ہوتی ہوں (مذکر مونث)

اسی طرح يَئِسَ سے يَيْئَاسُ اور يَبِسَ سے يَيْبَسُ بنے گا۔

إِذَا إِذَا کے بعد فعل مضارع نہیں آتا، لیکن چونکہ اس کے معنے میں شرطیہ مفہوم پایا جاتا ہے اس لئے اس کے بعد آنے والی "ماضی" کے معنے بھی اکثر مستقبل کے ہو جاتے ہیں مثلاً "إِذَا سَعَيْتَ فُزْتَ" جب تو کوشش کرے گا تو کامیاب ہوگا (نوٹ) کبھی ماضی یا مضارع کی "ع" پر کئی حرکتیں ہوتی ہیں مثلاً صَلَحَ ـُـ یا سَدَدَ ـِـ وغیرہ

إِنَّ زَيْدًا رَجُلٌ صَالِحٌ لٰكِنَّهُ ضَعِيفٌ. إِنَّ رَبِّي عَلِيمٌ
إِنَّكَ فِي الْعَذَابِ. إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ مَنْ أَنْتَ وَمَا فِي
قَلْبِكَ؟ أَنْتَ تَأْمُرُنِي كَأَنَّكَ أَبِي. لَيْتَ لِي إِبْنًا. لَيْتَنِي
مُتُّ قَبْلَ هٰذَا. أَنْتَ تَفْعَلُ هٰذَا كَأَنَّكَ تَمُنُّ عَلَيَّ. إِنَّ
السَّاعِيَ يَفُوزُ وَإِنَّ اللَّاعِبَ يَسْقُطُ. إِنَّ الشَّمْسَ آيَةٌ.
كَأَنَّكَ وَكَلْتَ أَمْرَكَ إِلٰى إِمْرَأَتِكَ. إِنَّ فِي الْجَسَدِ
لَمُضْغَةً إِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ الْجَسَدُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ
الْجَسَدُ وَهِيَ الْقَلْبُ. إِنَّ لَكَ لَأَجْرًا عَظِيمًا. إِنَّ الْإِنْسَانَ
لَظَالِمٌ عَلٰى نَفْسِهِ. إِنَّ الْأَرْضَ آيَةُ اللّٰهِ. لَيْتَ لِي أَرْضًا
كَبِيرَةً فِي بومباى لَيْتَنِي بَنَيْتُ فِي دِهْلِي بَيْتًا. لَعَلَّ مَرَضَكَ
يَذْهَبُ. عَلِّي أَرْجِعُ إِلٰى بَلَدِي. لَعَلَّهَا كَاذِبَةٌ. لَعَلَّكَ إِذَا
سَعَيْتَ فُزْتَ. إِنَّكَ إِذَا جَلَسْتَ لَا تَصِلُ الْمَدْرَسَةَ

إِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ فِي اللَّيْلِ لِصَلٰوةِ اللَّيْلِ
إِنَّكَ لَا تَهْدِي بَلِ اللّٰهُ يَهْدِي. جَاءَ التِّلْمِيذُ لٰكِنَّهُ نَسِيَ
كِتَابَهُ. أَخِي جَاهِلٌ لٰكِنَّهُ يَعْلَمُ أَمْرَ بَيْتِهِ. أَنَا رَجُلٌ
صَغِيرٌ لٰكِنَّ قَلْبِي كَبِيرٌ. إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ إِلٰى صُوَرِتِكَ
وَلَا إِلٰى جَسَدِكَ وَلَا إِلٰى ثَوْبِكَ وَلٰكِنَّهُ يَنْظُرُ إِلٰى قَلْبِكَ.

أَرَاكَ كَأَنَّكَ صَائِمٌ. إِنَّ الْكِتَابَ كَالْأُسْتَاذِ. لَيْتَ الْقَائِلَ فَاعِلٌ. إِنَّ الْكَافِرَ لَيَقُوْلُ بَعْدَ مَوْتِهِ "لَيْتَنِيْ مَا كَفَرْتُ بِاللّٰهِ، لَيْتَنِي سَمِعْتُ كِتَابَ اللّٰهِ". أَنَا وَعَدْتُّكَ وَكَذَبْتُ وَلَيْتَنِيْ مَا وَعَدْتُّكَ. لَعَلَّ أَبَاكَ يَرْجِعُ. أَتَقُوْلِيْنَ أَنَّ أَمْرِي مَجْهُوْلٌ لَا يَعْلَمُهُ رَجُلٌ فِي الْمَدِيْنَةِ وَلٰكِنِّي أَرٰى أَنَّ أَمْرَكِ بَيِّنٌ. إِنَّ أَمْرَكِ لَعَظِيْمٌ. إِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الشَّرِّ. أَنْتَ لَا تَنْظُرُ إِلَيَّ كَأَنَّكَ نَسِيْتَنِيْ. قَالَ اللّٰهُ لِرَسُوْلِهِ إِنَّكَ مَيِّتٌ.

لَعَلَّ هٰذَا الرَّجُلَ الطَّوِيْلَ أَبُوْكَ. إِنَّ الْمَرْأَةَ الصَّالِحَةَ كَالْجَنَّةِ فِي الدُّنْيَا. إِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ. إِنَّ مَعَ الصِّحَّةِ مَرَضًا وَإِنَّ لِلدَّاءِ دَوَاءً فَلِمَ يَيْأَسُ مِنَ الصِّحَّةِ؟ أَنَا لَا أَيْأَسُ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ. إِنَّ بَعْدَ اللَّيْلِ نَهَارًا. إِنَّ فَوْقَ الْعَالِمِ عَالِمًا. إِنَّ تَحْتَ هٰذِهِ الْأَرْضِ مَاءً. إِبْنُكَ لَا يَصْلُحُ لِهٰذَا الْأَمْرِ لِأَنَّهُ كَاذِبٌ. إِنَّ هٰذِهِ الْبِنْتَ الصَّغِيْرَةَ تَعْصِي أَبَاهَا وَأُمَّهَا. إِنَّ هٰذَا الْوَلَدَ كَانَ لَعِبَ بِتِلْكَ الْكُرَةِ الصَّغِيْرَةِ. لِمَ تَذْهَبُ عَنْ هٰذَا الْبَلَدِ؟ لِأَنَّ هَوَاءَ هٰذَا الْبَلَدِ لَا يَصْلُحُ لِي بَلْ هُوَ يَضُرُّنِيْ. مَنْ هٰذَا الرَّجُلُ الضَّيْفُ؟ هٰذَا

أَبُوْ أَبِي زَيْدٍ. هٰذَا الْوَلَدُ الصَّغِيْرُ قَدْ مَاتَ وَالِدُهُ فَهُوَ يَتِيْمٌ. قَدْ مَاتَ ذٰلِكَ الْأُسْتَاذُ الْكَبِيْرُ الْعَالِمُ.

قَدْ وَكَلْتُ نَفْسِي إِلَى اللّٰهِ الْقَوِيِّ. هُوَ يَعِدُ وَ لَا يَفِي. هُوَ يَأْكُلُ مَالَ الْيَتِيْمِ. الظَّالِمُ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ وَ لَا يَخْشَى اللّٰهَ. أَنْتِ تَعِدِيْنَ وَ لَا تَفِيْنَ أَنْتِ كَاذِبَةٌ. فِي يَدِكَ كِتَابٌ لِمَ لَا تَقْرَؤُهُ، كَأَنَّكَ حِمَارٌ. أَتَعْلَمُ مِنْ أَمْرِي شَيْئًا؟ أَنَا لَا أَعْلَمُ مِنْ أَمْرِكَ شَيْئًا. أَمْرُكَ فِي يَدِكَ، لَا أَقُوْلُ فِي أَمْرِكَ شَيْئًا. إِنَّكَ إِذَا وَعَدْتَ وَمَا وَفَيْتَ فَقَدْ كَسَبْتَ إِثْمًا عَظِيْمًا. لِمَ قُلْتَ أَنَّهُ صَالِحٌ؟ لِأَنَّهُ لَا يَكْذِبُ وَلَا يَأْمُرُ بِالسَّيِّئَةِ وَلَا يَأْكُلُ مَالَ الْيَتِيْمِ وَ لَا يَيْأَسُ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ. أَنْتَ تَجْلِسُ عَلَى كُرْسِيِّ الْأُسْتَاذِ كَأَنَّكَ أُسْتَاذٌ. إِنِّي عَبْدُ اللّٰهِ. إِنَّ أَبَاكَ لَيَائِسٌ. إِنَّ الْقُرْآنَ كِتَابُ اللّٰهِ وَ إِنَّهُ لَآيَةٌ بَيِّنَةٌ. أَنَا سَمِعْتُ هٰذَا الْخَبَرَ الْعَظِيْمَ. إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّادِقِ. لَيْتَ لِي بَيْتًا هُنَالِكَ. لَعَلَّ صِحَّتَهُ مُنْحَرِفَةٌ. لَيْتَنِي حَفِظْتُ الدَّرْسَ. إِنَّ الْكَاذِبَ لَا يَعِزُّ. إِنَّكَ لَا تَنْفَعُنِي فَلِمَ تَضُرُّنِي. لَعَلَّكَ لَا تَنْسَانِي إِلَى زَمَانٍ طَوِيْلٍ.

إِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِي وَإِيَّاكَ . إِنِّي أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ . أَنْتَ تَمْشِي
عَلَى الْأَرْضِ كَأَنَّكَ خَالِقُهَا . لَعَلَّكَ تَفُوزُ لِأَنَّكَ تَسْعَى .
أَنَا لَا أَكِلُ أَمْرِي إِلَى رَجُلٍ ضَعِيفٍ لَا يَضُرُّ وَلَا يَنْفَعُ
بَلْ أَكِلُ أَمْرِي إِلَى اللّٰهِ الْقَوِيِّ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ السَّمِيعِ . إِذَا
صَلَحَ الْأَبُ صَلَحَ الْبَيْتُ . إِذَا فَسَدَتِ الْأُمُّ فَسَدَ الْوَلَدُ .
لَا يَيْبَسُ الْخُبْزُ فِي الثَّوْبِ لٰكِنَّهُ يَيْبَسُ فِي الشَّمْسِ . أَنْتَ
تَأْكُلُ الْخُبْزَ الْيَابِسَ لٰكِنِّي لَا آكُلُهُ . إِذَا نَظَرْتَ فِي الْأَمْرِ
يَبِينُ لَكَ الْخَيْرُ مِنَ الشَّرِّ . ذَهَبَ ذٰلِكَ الزَّمَانُ وَقَدْ جَاءَ
ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْمَوْعُودُ . قَالَ الْكَافِرُ "مَا لِهٰذَا الرَّسُولِ
يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِي فِي السُّوقِ ؟" إِنَّ اللَّبَنَ الْبَائِتَ
يَفْسُدُ . هٰذَا الْقَمِيصُ طَيِّبٌ لٰكِنَّهُ طَوِيلٌ . إِنَّ هَوَاءَ
بومبای لَطَيِّبٌ .

تمرین ۱ ذیل کے جملوں پر مبتدا کو زبر دینے والے حروف لگاؤ:-

هُوَ عَلِيمٌ . أَنْتَ أَبُو زَيْدٍ . أَنْتِ مَرِيضَةٌ . هٰذِهِ
الْمَرْأَةُ الْمَرِيضَةُ بِنْتُ عَلِيٍّ . عَلَى الطَّاوِلَةِ كِتَابٌ .
لِزَيْدٍ إِبْنٌ صَغِيرٌ . أَنَا مَعَكَ . فِي الْقُرْآنِ آيَةٌ . هٰذَا
الرَّجُلُ يَأْمُرُنِي بِالسَّيِّئَةِ . أَلصَّلٰوةُ تَنْهَى مِنَ الْإِثْمِ .

تمرین ۲۔ مندرجہ ذیل جملے مبتدا کو زبر دینے والے حروف ہٹا کر لکھیے

إِنَّ هٰذَا الْكِتَابَ الصَّغِيْرَ لَنَافِعٌ لَّكَ. إِنَّكَ تَأْمُرُنِي بِالشَّرِّ كَأَنَّكَ شَيْطَانٌ. إِنَّهُ لَا يَهْدِي الظَّالِمَ. لَيْتَ الْمَيِّتَ يَعُوْدُ إِلَى الدُّنْيَا. لَعَلَّكَ تَمُوْتُ بِهٰذَا الْمَرَضِ الطَّوِيْلِ. لَيْتَ الشَّمْسَ تَقْرُبُ مِنِّيْ لٰكِنَّكَ رَجُلٌ كَاذِبٌ. كَأَنَّ الدَّوَاءَ لَا يَنْفَعُنِي. إِنَّكَ لَتَعْلَمُ الْكَاذِبَ إِنِّيْ وَاللهِ لَا أَجِدُ دَوَائِي عِنْدَ رَجُلٍ.

تمرین ۳۔ آج کے سبق کے تمام افعال سے فعل مضارع کی پانچوں شکلیں مع معنے لکھو

تمرین ۴۔ مندرجہ ذیل الفاظ سے اسم فعیل کی دونوں شکلیں بناؤ:۔

يَمُوْتُ. بَائِتٌ. تَكِلُ. تَقِي. يَائِسٌ. تَعْدِبْنَ. تَيْتَمُ. يَبِيْعُ. يَصْدُقُ. مَخْلُوْقٌ. عَقَقْتَ. يَرْحَمُ. تَحْفَظِيْنَ.

تمرین ۵۔ ذیل کے جملوں پر اعراب (زبر، زیر، پیش) لگاؤ۔

إِنَّ في الدواء لصحة. كأن زيدا اسد. ليت هذه المرأة الظّالمة تموت قبل هذا. لعل صورته كسيرته. إن لله السماء والارض.

تمرین ۶۔ جملے صحیح کرو:۔

إِنَّ فِي الْجَسَدِ لَمُضْغَةٍ. كَأَنَّ أَنْتَ عَالِمٍ. لَيْتَ أَبِيْكَ

يَنْصُرُ أَنَا. إِنَّ هٰذِهِ السَّيَّارَةُ لَا تَقِفُ أَمَامُ البَابُ.
إِنَّ الهَوَاءُ لَطَيِّبًا.

تمرین ۷ خالی جگہ پُر کرو:-

(۱) إِنَّ ..... لَا يَلْبِسُ ...... الصَّغِيرُ (۲) .... صَلَحَ القَلْبُ.....
الجَسَدُ (۳) إِنَّ ..... لَيَعْصِي ..... (۴) إِنَّ ..... لَا أُيْأَسُ.
فَضْلِ ..... (۵) إِنَّ هٰذَا ..... الكَبِيرَ لَا يَصْلُحُ لِ .. صَغِيرٍ
(۶) إِنَّ ..... بَيْتِيْ لَطَاوِلَةٌ ..... (۷) ..... إِبَاكَ ..... وَإِنَّ
أَخَاكَ ..... (۸) إِنَّكَ مَا ..... الدَّرْسَ فَلَا تَنْفَعُكَ الصَّلٰوةُ
(۹) .. لَا آكُل ..... السمكة ..... (۱۰) أَنْتَ ..... اليَتِيمَ
وَلَا .... هُ.

تمرین ۷ عربی بناؤ:- بیشک محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ خدا کی قسم بیشک میں نہیں جانتا کہ تیری کتاب کہاں گئی۔ کاش یہ دوا مجھے فائدہ دیتی اور کاش یہ بیماری مجھ سے دُور ہو جاتی۔ کاش میں نے اپنے نفس کو اللہ کے حوالہ کر دیا ہوتا تو شاید اللہ مجھ پر رحم کرتا۔ شاید تو اللہ کے فضل سے مایوس ہو گیا ہے اور اس لئے تو اپنی موت مانگتا ہے۔ جبکہ تو جانتا ہے کہ بیشک میں کمزور مرد ہوں تو کیوں مجھے مارتا ہے؟ بیشک میں جانتا ہوں کہ اللہ ایک ہے اُس نے مجھے بنایا اور بیشک موت کے

بعد میں اسکی طرف پلٹنے والا ہوں ۔ یقیناً بھلائی برائی کو لیجاتی ہے ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ لڑکا کھیلنے والا ہے ۔ لیکن میرا رب اللہ ہے اور میں صرف اسکی عبادت کرتا ہوں اور اسکو پکارتا ہوں ۔ تم نے یہ کیسے جانا کہ یقیناً یہ بچہ نہیں بچے گا بلکہ مرجائے گا ۔

بیسواں سبق

الَّذِیْ (۱) اَلَّتِیْ (۲) مَنْ (۳) مَا (۴) ذَا (۵) شَاءَ (۶) نَامَ (۷) خَافَ (۸) وَدَّ (۹) وَرِثَ (۱۰) خَدَمَ (۱۱) عَمِلَ (۱۲) جَعَلَ (۱۳) مَنَعَ (۱۴) قَدِمَ (۱۵) ضَلَّ (۱۶) سَبَّ (۱۷) دَلَّ (۱۸) اٰخِرَۃٌ (۱۹) جَدّ (۲۰) سَبِیْلٌ ، صِرَاطٌ ، طَرِیْقٌ (۲۱) سَ ، سَوْفَ (۲۲) سَجَدَ (۲۳) ۔

اسم موصول موصول کے معنے "ملا ہوا" ہیں ، وہ نام جو اپنے آگے پیچھے کی عبارت سے ملا ہوا ہو یا جس کے معنے اس وقت تک پورے نہ ہوں جب تک اس کے بعد ہی کوئی اضافہ نہ کیا جائے "اسم موصول" کہلاتا ہے (جیسے کہ آج کے سبق میں ۱ سے ۵ تک) وہ اضافہ جو اسم موصول کے بعد کیا جائے "صِلہ" کہلاتا ہے ۔

"ذا" کے دو معنے ہیں پہلے معنے کے لحاظ سے وہ بالکل "ھٰذا" کی طرح ہے بلکہ دراصل "ذا" کے شروع میں "ھا" بڑھانے سے "ھٰذا"

بنا ہے، یہ جاننے کیلئے کہ کس جگہ "ذا" کے معنے "هٰذا" اور کہاں "الّذی" کئے جائیں یہ یاد رکھئے کہ اگر "ذا" کے بعد اسم ہو تو اسکے معنے "هٰذا" ہونگے اگر فعل ہو تو اسکے معنے "الذی" ہونگے، "ذا" سے پہلے اکثر مَنْ (کون، کس) اور مَا (کیا، کس چیز) لگا دیئے جاتے ہیں۔ مثالیں:-

وہ اللہ جس نے آسمان کو بنایا: اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمَاءَ
وہ عورت جس نے مجھ پر جھوٹ کہا: هِیَ الَّتِیْ کَذَبَتْ عَلَیَّ
ان دونوں جملوں میں اسم موصول خبر ہے اور انکے بعد "صلہ" ہے جس سے اسکے معنے پورے ہو رہے ہیں اگر "صلہ" ہٹا دیا جائے تو معنے پورے سمجھ میں نہ آئیں گے

وہ شخص آیا جو نہیں ڈرتا: جَاءَ مَنْ لَا یَخْشٰی
میں نے بیچ دیا جو کچھ میرے گھر میں ہے: بِعْتُ مَا فِی بَیْتِیْ
پہلے جملہ میں اسم موصول فاعل ہے اور دوسرے میں مفعول بہ ہے یہاں "مَنْ" عقلمند اور "ما" بے عقل کا فرق ظاہر کر رہا ہے

اللہ کیلئے ہی جو آسمان اور زمین میں ہے۔ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ
اللہ کی عبادت کرتا ہے جو آسمان اور زمین میں ہے۔ یَعْبُدُ اللّٰهَ مَنْ فِی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ
پہلے جملہ میں اسم موصول مبتدا اور دوسرے میں فاعل ہے۔ لیکن یہاں اسم موصول عام ہے اس میں عقلمند اور بے عقل کا فرق باقی نہیں رہا۔

مادہ میں حرف علت | اگر مادہ میں پہلا حرف "و" ہو تو مضارع بنانے میں اکثر وہ اڑ جاتا ہے لیکن کبھی وہ باقی رہتا ہے خاص طور پر جبکہ مادہ کے آخری حروف مکرر ہوں مثلاً وَدَّ سے یَوَدُّ۔

چند خاص قاعدے | (۱) کبھی ماضی کی "ع" پر زیر ہونے کے ساتھ مضارع کی "ع" پر بھی زیر ہوتا ہے مثلاً وَرِثَ سے فعل مضارع یَرِثُ۔

(۲) بعض مادوں میں "ع" کی جگہ "و" یا "ی" ہوتا ہے لیکن

ان سے مضارع اور ماضی کی شکلیں پہلے بتائے ہوئے قاعدوں کی طرح نہیں بنتیں، مثال کے طور پر "ن و م" اور "خ و ف" سے ماضی کی تمام شکلیں "بَاعَ" کی طرح بنیں گی اس لئے کہ ان کی ماضی میں "ع" پر زیر ہے جیسے نَامَ، نِمْتَ۔ خَافَ، خِفْتَ اور مضارع کی "ع" پر زبر ہونے کی وجہ سے ان کا درمیانی حرف علت ("و" یا "ی") الف بن جائے گا مثلاً خَافَ سے يَخَافُ، تَخَافُ، تَخَافِيْنَ، أَخَافُ اور نَامَ سے يَنَامُ۔

اسی طرح شَاءَ کا مادہ "ش ی ء" ہے مگر مضارع کی "ع" پر زبر ہونے کی وجہ سے اس کے مضارع کی تمام شکلیں بھی يَخَافُ کی طرح يَشَاءُ بنیں گی۔ (نوٹ) اس قسم کے معاملات میں ہمارا دار و مدار لغت پر ہوگا۔

ماضی اور مضارع کی "ع" کی حرکت

"ع" کی حرکت معلوم کرنے کا ایک بڑا فائدہ تو یہ ہے کہ ہم فعل کا صحیح تلفظ ادا کر سکتے ہیں لیکن اس کے اور بھی فائدے ہیں مثلاً ایک ہی فعل کی "ع" کو زیر یا پیش دیدیا جائے تو اس کے معنے بدل جاتے ہیں جیسے قَدِمَ ("ع" کو زیر) : وہ آیا، سفر سے واپس ہوا اور قَدُمَ ("ع" پر پیش) : وہ پرانا ہوا کبھی "ع" کی حرکت کے بدل جانے سے لازم فعل متعدی اور متعدی فعل لازم

ہو جاتا ہے جسکی مثالیں لغت میں ملیں گی.

مرکب توصیفی اور مرکب اضافی

کبھی موصوف "مضاف" یا "مضاف الیہ"
ہوتا ہے ایسی صورت میں بھی صفت ہر حال میں موصوف کے مطابق ہوگی
یہ آپ جانتے ہیں کہ مرکب اضافی میں مضاف اپنے مضاف الیہ سے
ملکر معرفہ بنجاتا ہے اسلئے "مضاف" کی صفت معرفہ ہوتی ہے. صفت مضاف
کی ہو یا مضاف الیہ کی وہ ہمیشہ مرکب اضافی کے ختم ہونے کے بعد آتی ہے.

زید کا چھوٹا بھائی. أَخُو زَيْدٍ الصَّغِيْرُ
استانی کا چھوٹا گھر: بَيْتُ الْأُسْتَاذَةِ الصَّغِيْرُ

ان مثالوں میں موصوف مضاف ہے، مضاف دیکھنے میں تو نکرہ ہوتا ہے لیکن مضاف الیہ سے ملنے کے بعد معرفہ بنجاتا ہے اور موصوف پر بس سے دیکھئے مرکب اضافی کے ختم ہونے پر مضاف کے مطابق اسکی صفت ہے.

جھوٹے آدمی کا نام: إِسْمُ الرَّجُلِ الْكَاذِبِ
جاننے والے خدا کا رسول: رَسُوْلُ اللّٰهِ الْعَلِيْمِ

ان مثالوں میں موصوف مضاف الیہ ہے لہٰذا صفت بھی مضاف الیہ کے مطابق آئی ہے

سَ ۔ سَوْفَ

یہ آپ جانتے ہیں کہ فعل مضارع میں زمانہ حال اور مستقبل
دونوں کے معنے ہوتے ہیں، اگر آپ فعل مضارع سے پہلے "س یا سَوْفَ
لگا دیں تو پھر مضارع میں حال کے معنے باقی نہیں رہتے بلکہ وہ صرف آئندہ
زمانہ کیلئے مخصوص ہو جاتا ہے مثلاً يَأْكُلُ (وہ کھاتا ہے یا کھائیگا) سے پہلے "س
یا سَوْفَ" لگا دیا جائے تو "سَيَأْكُلُ" یا "سَوْفَ يَأْكُلُ" کے معنے صرف "وہ
کھائیگا" ہونگے، عام طور پر "س ۔ سوف" کے معنے "جلد ہی، عنقریب" بھی کئے جاتے ہیں.

إِنَّ رَبِّي اللهُ الَّذِي خَلَقَنِي وَهَدَانِي. مَا شَاءَ اللهُ
كَانَ. لَا يَكُونُ مَا تَشَاءُ. إِنَّكَ لَعَلَى صِرَاطِ اللهِ الَّذِي لَهُ
مَا فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ. مَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَهُ عَذَابٌ
عَظِيمٌ. إِنَّ الَّذِي كَفَرَ بِاللهِ فَلَهُ عَذَابُ النَّارِ. التِّلْمِيذُ
الَّذِي يَنَامُ وَلَا يَحْفَظُ دَرْسَهُ سَيَسْقُطُ. يَا أَيُّهَا الْكَافِرُ!
أَنَا لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُ وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَا عَبَدْتَ، لَكَ
سَبِيلُكَ وَلِي سَبِيلِي. أَنَا لَا أَخَافُ إِلٰهَكَ الْكَاذِبَ
الَّذِي لَا يَسْمَعُ وَلَا يَنْظُرُ وَلَا يَنْفَعُ وَلَا يَضُرُّ. إِنِّي أَخَافُ
اللهَ. إِنِّي أَرَى مَا لَا تَرَى. أَلْوَلَدُ الَّذِي يَخْدِمُ أَبَاهُ
وَأُمَّهُ لَيُثَابُ وَهُوَ صَالِحٌ. أَرَأَيْتَ الَّذِي يَنْهٰى عَبْدًا
إِذَا ذَهَبَ لِلصَّلٰوةِ. قَرَأْتُ مَا كَتَبْتَ فِي كِتَابِكَ. إِنَّ
اللهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ لَا يَمْنَعُهُ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ.
مَنْ جَدَّ وَجَدَ. إِنَّ الَّذِي يَدُلُّكَ إِلَى الشَّرِّ لَشَيْطَانٌ.
أَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِاللهِ؟ فَذٰلِكَ الَّذِي يَدُعُّ الْيَتِيمَ
وَلَا يَخْشَى مِنْ عَذَابِ اللهِ وَلَا يَعْمَلُ لِوَجْهِ اللهِ. أَلَا
تَسْجُدِينَ لِلّٰهِ الَّذِي خَلَقَكِ؟ إِنِّي أَشَاءُ مَا لَا تَشَاءُ.
أَنْتِ كَاذِبَةٌ لِأَنَّكِ لَا تَفِينَ بِمَا تَعِدِينَ. مَنْ

ذَا الَّذِیْ یَظْلِمُ عَلیٰ نَفْسِهٖ وَلَا یَصُرُّ رَبَّهٗ ؟ مَاذَا الَّذِی رَأَیْتَ فِی لَنْدَنْ ؟ أَیْنَ ذَهَبَتْ تِلْكَ الْكُرَةُ الَّتِی لَعِبْتَ بِهَا ؟ كَیْفَ لَا یَفُوْزُ التِّلْمِیْذُ الَّذِی یَحْفَظُ دَرْسَهٗ وَیَفْعَلُ مَا یَأْمُرُهُ الْأُسْتَاذُ وَیَخْدِمُ أَبَاهُ ؟ أَمَرَ الدَّكْتُوْرُ الْمَرِیْضَ بِالطَّعَامِ الَّذِیْ یَنْفَعُهٗ وَمَنَعَ عَنِ الطَّعَامِ الَّذِی یَضُرُّهٗ. مَاذَا تَكْتُبُ إِلیٰ أُمِّكَ ؟ أَكْتُبُ حَالَ الْمَدْرَسَةِ إِلیٰ أُمِّی. لَیْتَكَ قَرَأْتَ وَفَعَلْتَ مَا أَمَرْتُكَ بِهٖ. لَعَلَّكَ تَخَافُ مَنْ لَا یَخَافُكَ. إِنَّ أَرْضَ اللّٰهِ یَرِثُهَا عِبَادُهُ الصَّالِحُ. لَا یَذِلُّ مَنْ یَنْصُرُهُ اللّٰهُ وَلَا یَعِزُّ مَنْ یَتْرُكُهُ اللّٰهُ. أَلَّذِی یَقْرَأُ الْقُرْآنَ خَیْرٌ مِّنَ الَّذِی یَسْمَعُهٗ. إِنَّكَ لَا تَهْدِی مَنْ تَشَاءُ. أَنْتَ تَنْسیٰ مَا تَقْرَأُ فِی الصَّفِّ.

مَاذَا رَأَیْتَ فِی الصَّفِّ ؟ رَأَیْتُ فِی الصَّفِّ سَبُّوْرَةً وَمَكْتَبَةً وَكُرْسِیًّا وَطَاوِلَةً وَمَقْعَدًا وَدَوَاةً وَكِتَابًا وَكُرَّاسَةً. مَنْ ذَا رَأَیْتَ فِی الصَّفِّ ؟ رَأَیْتُ فِیْهِ أُسْتَاذًا وَتِلْمِیْذًا. سَأَحْفَظُ دَرْسِی فَیَفْرَحُ بِی الْأُسْتَاذُ. سَأَخْدِمُ أُمِّیَ الضَّعِیْفَةَ فَتَدْعُوْ لِی. مَاتَ أَبِی فَوَرِثْتُ مَالَهٗ. لَا یَضِلُّ رَبِّی وَلَا یَنْسیٰ. مَنْ ذَا الَّذِی یَكْذِبُ ثُمَّ یَقُوْلُ أَنَا صَادِقٌ ؟ إِنَّ

الصَّادِقُ يَفِي مَا يَعِدُ وَإِنَّ الكَاذِبَ يَقُولُ مَا لَا يَفْعَلُ. سَتَعْلَمُ إِذَا لَقِيتَنِي مَنْ أَنَا؟ إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُ مَيِّتٌ. إِذَا جَاءَ أَمْرُ اللهِ لَا يَنْفَعُ شَيْءٌ. هٰذَا شَابٌّ صَالِحٌ، يَعْبُدُ اللهَ وَلَا يَضُرُّ رَجُلًا. إِنِّي لَخَائِفٌ مِنْ سِيرَتِهِ. إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي إِلَى صِرَاطِ اللهِ. إِنَّ هٰذَا صِرَاطِي. الدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ. الكَافِرُ يَوَدُّ الدُّنْيَا وَيَعْمَلُ لَهَا وَلَا يَخَافُ الْآخِرَةَ. إِنَّ الكَافِرَ ضَالٌّ لِأَنَّهُ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِ اللهِ. مَضَى زَمَانٌ طَوِيلٌ وَمَا جَاءَنِي كِتَابٌ مِنْكَ لَعَلَّ الْمَانِعَ خَيْرٌ. إِنَّ اللهَ لَا يَهْدِي الرَّجُلَ الظَّالِمَ. هُوَ خَادِمُ نَفْسِهِ. إِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهَى عَنِ الشَّرِّ. إِنَّ الْآخِرَةَ خَيْرٌ لَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَلٰكِنَّكَ رَجُلٌ جَاهِلٌ تَوَدُّ الدُّنْيَا وَتَرْغَبُ عَنِ الْآخِرَةِ لِأَنَّكَ تَرَى الدُّنْيَا أَمَامَكَ.

فَتَحَ عُمَرُ (رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) الفَارِسَ. قَالَ رَسُولُ اللهِ "تَنَامُ عَيْنِي وَلَا يَنَامُ قَلْبِي" جَعَلَ اللهُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لِلْإِنْسَانِ أَمَا جَعَلَ اللهُ لَكَ عَيْنًا تَنْظُرُ بِهَا وَأُذُنًا تَسْمَعُ بِهَا؟ إِنَّ الْمَسْجِدَ لِلّٰهِ فَهُوَ لَا يَصْلُحُ لِلشَّرِّ. إِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ لَحَادٌّ. إِنَّ ثَوْبَكَ لَجَدِيدٌ. إِنَّ أَبِي لَرَجُلٌ عَامِلٌ. قَدِمَ لِيَاقَتْ عَلِيخَان دهلى وَخَلَا مَعَ بَانديت نهرو. سَتَرِثُ أَبَاكَ إِذَا مَاتَ أَبُوكَ قَبْلَكَ وَهُوَ

يَرِثُكَ إِذَا مُتَّ قَبْلَهُ. لَا يَدْرِي رَجُلٌ مَنْ يَمُوتُ قَبْلُ وَمَنْ يَبْقَى؟ إِنَّ هٰذَا الشَّيْءَ جَدِيْدٌ. ضَلَّ قَلَمِي فَهُوَ ضَالٌّ.

تمرین ۱ "المنجد" کی مدد سے سبق کے تمام نئے افعال کے مضارع کی "ع" کی حرکت معلوم کر کے لکھو۔ نَامَ، شَاءَ اور خَافَ سے مضارع اور ماضی کی پانچوں شکلیں لکھو۔

تمرین ۲ اسم فعیل کی دونوں شکلیں بناؤ:۔ يَعِدُ. يَعْلَمُ. يَدُلُّ. تَمْنَعِيْنَ. قَادِمٌ. جَدَّ. شَبَّ. ضَلَّ. تَكِلُ.

تمرین ۳ خالی جگہوں کو مناسب اسم موصول سے پُر کرو:۔

(۱) الاستاذ ... جَالِسٌ على الكرسي (۲) التلميذة ... سقطت (۳) رأيت ... في يدك (۴) قرأتُ ... في الكتاب (۵) سوف أرى ... في المَسْجِدِ (۶) الكافرة ... كفرتْ بالله ... خلفها (۷) ما ... أكلْتَ في السوق؟ (۸) مَنْ ... ضربه الأستاذ؟ (۹) هي ... أكلت خبزي (۱۰) مَنْ ... ضَلَّتِ الطَّرِيقَ.

تمرین ۴ اسمیہ اور فعلیہ جملے الگ الگ لکھو، فعلیہ میں فعل فاعل، مفعول بہ، اور اسمیہ میں مبتدا خبر بتاؤ، جملوں پر اعراب (زبر، زیر، پیش) لگاؤ:۔ (۱) إن أخاك الصغير لجاهل (۲) يفعل الله ما يشاء

(۳) من جدّ وجد (۴) شبّت بنت زید الصغیرة (۵) سوف یعلم الظالم اثمه.

تمرین ۵ جملے صحیح کرو - (۱) إنّ وَلَدُكَ الّتی تخدمك لصالحةً (۲) كأنَّ هٰذا الشّابُ وَلدًا صغیرةً الّتی لا یَعْلَم كیف یَفْعَل؟ (۳) سوف قلت لك ما سمعتُ فی السوق (۴) ان امّی الرحیم لا یضربنی (۵) ان الكتاب التی قرأتُه هَدَتنِی إلی صراط اللّٰهِ العزیزُ العلیمِ.

تمرین ۶ عربی بناؤ:- (۱) بیشک جو آخرت کو چاہتا ہے وہ اسکے لئے کوشش کرتا ہے اور جو کسی چیز کیلئے کوشش کرتا ہے وہ عنقریب اسے پالیگا (۲) جو سوتا ہے اور کام نہیں کرتا ہے وہ اُس شخص کی طرح کیسے ہوگا جو خدمت کرتا ہے (۳) اللہ کا ظالم بندہ اللہ کی زمین کا کیسے وارث ہوگا؟ (۴) کیا تونے اپنی گُمنے والی کتاب پالی؟ (۵) بیشک جو تجھے برائی کا راستہ بتائے وہ شیطان ہے (۶) جو کچھ اللہ چاہتا ہے وہ ہوتا ہے اور اللہ کرتا ہے جو کچھ وہ چاہتا ہے اسلئے کہ بیشک وہ قوت والا عزت والا ہے (۷) شاید اس کام میں اللہ کی طرف سے بہتری ہو اسلئے کہ اللہ جانتا ہے اور میں نہیں جانتا ہوں (۸) بیشک تو ضرور جان لیگا کہ کون ہے جو تیرے اوپر ہے اور کیا چیز ہے جو تیرے نیچے ہے (۹) زید کی بڑی لڑکی جوان ہوگئی ہے اسلئے وہ گھر سے

باہر نہیں نکلتی (۱۰) میں تمہارے اس کمزور خادم کو پسند نہیں کرتا (۱۱) کیا تو سوتا ہے اور نہیں جانتا جو کچھ تیرے گھر میں ہوتا ہے (۱۲) بیشک یہ نیا آدمی ہے جسے میں نے پہلے نہیں دیکھا تھا (۱۳) جو تجھے بھلائی کا حکم دیتا ہے اور خود اسے نہیں کرتا وہ جھوٹا ہے لیکن اسکا حکم سچا ہے (۱۴) میں راستہ نہیں بھولتا ہوں لیکن میری چھوٹی لڑکی راہ بھولجاتی ہے پھر وہ راستہ میں کھڑی ہو جاتی ہے اور روتی ہے۔

تمرین ۴ عربی بناؤ:۔ میرے باپ کی بگڑی ہوئی صحت۔ میرا بڑا بھائی اسکی چھوٹی بہن۔ شہر کا بڑا دروازہ۔ بازار کی بڑی دکان۔ سچے خدا کا سچا رسول۔ دنیا کا ایک پالنے والا۔ میرا چھوٹا قمیص۔ دن کی سچی خبر۔ رات کا بڑا چاند۔ دریا کا بگڑنے والا پانی۔ اللہ کی لمبی زمین۔ میری چھوٹی دنیا۔ آپکا چھوٹا ہاتھ۔ کلاس کا بڑا بورڈ۔ میری چھوٹی بہن۔ اللہ کا بڑا عذاب۔ وہ بڑا آدمی۔ اسکی اچھی صورت۔ جاننے والے خدا کا حکم۔ میرا خوبصورت چہرہ۔ رسول کی پاک سیرت۔ میرا چھوٹا گناہ۔ اس کی بیمار آنکھ۔ نوح کی بڑی کشتی۔ میرے چھوٹے بیٹے کی بڑی گیند۔ استاد کی بڑی کرسی۔ اس عورت کا بڑا دل۔ رحم کرنے والی ماں کا نافرمان لڑکا۔ زید کے بڑے گھر کا چھوٹا کمرہ۔ لمبی ریل کا چلانے والا۔ اللہ کی بڑی مہربانی۔ بڑے خدا کی بڑی مہربانی۔ نقصان دینے والا کھانا۔ نفع دینے والی دوا۔ میرے رب کی بڑی نشانی عزت والے خدا کی سچی کتاب۔ میرے گھر کا نیک خدمت کرنے والا۔ قوت والے خدا کا کمزور بندہ۔ زید کی جاہل بیوی کا بھائی۔ میری بیوی کا جاننے والا باپ۔

فرہنگ اسباق

پہلا سبق:۔ (۱) کیا چیز، کس چیز، کون سی چیز۔ کیا، کیں۔ (۲) اور (۳) کیا (۴) نہ، نہیں (۵) ہاں، جی، جی ہاں (۶) یہ، اِس (مذکر) (۷) یہ، اس (مونث) (۸) کرسی۔ (۹) اسٹول (۱۰) قلم (۱۱) کتاب، خط (۱۲) کلاس، جماعت، درجہ (۱۳) میز (۱۴) ڈیسک (۱۵) کالی (۱۶) اسکول (۱۷) سیاہ تختہ، بلیک بورڈ (۱۸) چاک، کھریا (۱۹) دوات

دوسرا سبق:۔ (۱) کون شخص، کس شخص، کس، کوں (۲) استاد، ماسٹر (۳) شاگرد، طالب علم (۴) اُستانی، معلمہ (۵) شاگردنی، طالب علم (۶) مرد، آدمی (۷) عورت (۸) وہ، اُس (مذکر) (۹) وہ، اُس (مونث)۔ (۱۰) تو، تم، آپ (مذکر) (۱۱) تو، تم، آپ (مونث) (۱۲) میں (مذکر، مونث)

تیسرا سبق:۔ (۱) اُس نے لکھا (مذکر) (۲) اس نے لکھا (مونث)۔ (۳) تونے لکھا (مذکر) (۴) تونے لکھا (مونث)۔ (۵) میں نے لکھا (مذکر، مونث) (۶) اس نے کوئی کام کیا (مذکر)۔ (۷) وہ گیا، چلا گیا (مذکر) (۸) وہ بیٹھا (مذکر)۔ (۹) اُس نے سُنا (مذکر)۔ (۱۰) اس نے جانا معلوم کیا (مذکر) (۱۱) اُس نے پڑھا (مذکر)۔ (۱۲) وہ سمجھا (مذکر) (۱۳) اس نے نادانی کی، نہ سمجھا، جہالت کی (مذکر) (۱۴) معبود، اللہ۔ (۱۵) رسول، پیغمبر۔

چوتھا سبق:۔ (۱) اس نے کھایا (مذکر) (۲) اس نے پیا (مذکر) (۳) وہ داخل ہوا، اندر گیا، گھسا (مذکر)۔ (۴) وہ نکلا، باہر گیا (مذکر)۔ (۵) اُس نے سچ کہا (مذکر) (۶) اس نے جھوٹ کہا، جھوٹ بولا (مذکر)۔ (۷) لکھنے والا (مذکر)، (۸) لکھنے والی (مونث) (۹) پھر، تب، اسکے بعد (۱۰) شہر

پانچواں سبق:۔ (۱) اُس نے پایا (مذکر)، (۲) وہ آیا، حاضر ہوا، موجود ہوا (مذکر) (۳) وہ غ[illegible] (۴) بگڑا۔

(۴) وہ خوش ہوا (مذکر) (۵) اس نے انکار کیا، ۔ ماما، پھر گیا (مذکر)، (۶) میں، اندر، درمیان، بیچ (۷) سے (۸) تک، طرف کو۔ (۹) پر، اوپر (۱۰) سے، ساتھ، وجہ سے۔ (۱۱) واسطے، وجہ سے لئے (۱۲) کہاں، کس جگہ، (۱۳) کمرہ، (۱۴) وہ کھیلا (مذکر)۔ (۱۵) گھر، مکان

چھٹا سبق:۔ (۱) اس نے نظر ڈالی، دیکھا (مذکر) (۲) وہ کھڑا ہوا، ٹھیرا، رکا۔ (۳) وہ اترا، نیچے آیا (مذکر) (۴) ریل گاڑی (۵) موٹر۔ (۶) گاڑی، بگھی، ٹھیلا (۷) ہوائی جہاز (۸) خشکی، جنگل۔ (۹) زمین (مونث) (۱۰) سمندر۔ (۱۱) ہوا۔ (۱۲) کشتی، ناؤ، جہاز (۱۳) آسمان (مونث) (۱۴) مسجد

ساتواں سبق:۔ (۱) مثل، طرح، جیسے، مانند (۲) قسم ہے۔ (۳) اسے، او (مذکر)، (۴) اسے، او (مونث)۔ (۵) جی، جان، نفس، آپ، خود (۶) اس کا، اس کی، اسکو، اسے اپنا، اپنی، اپنے (مذکر)، (۷) اسکا، اسکی، اسکو، اپنا، اپنی، اپنے (مونث)

(۸) تو، تیرا، تیری، تجھے، تجھکو، اپنا، اپنی، اپنے (مذکر) (۹) تو، تیرا، تیری، تجھے، تجھکو، اپنا، اپنی، اپنے (مونث) (۱۰) میں، میرا، میری، مجھے، مجھکو، اپنا، اپنی (۱۱) انسان، آدمی (۱۲) شیطان، حد سے زیادہ بڑھنے والا (۱۳) مارا، جب (۱۴) آگ، جہنم (مونث) (۱۵) وہ واپس آیا، پلٹا، پھرا (۱۶) اس نے بنایا، پیدا کیا (مذکر)

آٹھواں سبق:۔ (۱) نام (۲) حالت، حال (مونث) (۳) صحت، تندرستی (۴) اچھا، خوب، عمدہ (۵) باپ، ابا، والد (۶) ماں، والدہ (۷) بھائی (۸) بہن (۹) بیٹی، لڑکی (۱۰) بیٹا، لڑکا۔ (۱۱) کیسا، کیسے، کیونکر، کسطرح (۱۲) دروازہ (۱۳) بزرگ، رسا، پالنے والا (۱۴) مدہ، غلام (۱۵) لوٹائی، اکبر (۱۶) گرا ہوا، خراب۔

نواں سبق:۔ (۱) وہ کھڑا ہوا (مذکر)، (۲) روزہ رکھا، وہ کھوکار (مذکر)، (۳) اس نے کہا، وہ بولا (مذکر)، (۴) اس نے پیشاب کیا (مذکر)، (۵) وہ تھا، ہے، ہوا، ہوگیا (مذکر)، (۶) وہ گیا (مذکر)، (۷) جشتانا

ہے (۸) تکلیف، عذاب، سزا (۹) دنیا (مونث)
(۱۰) نماز، دعا، درود (۱۱) بس، سو، تو، پھر

دسواں سبق :- (کونسا، کون، کس (مذکر)
(۲) کون، کس، کونسی (مونث) (۳) چیز (۴) پاس، نزدیک، قریب، وقت (۵) ساتھ۔ (۶) درمیان، بیچ
(۷) وہ، اُس (مذکر) (۸) وہ، اُس، (مونث)۔ (۹) بازار (مونث) (۱۰) دکان (۱۱) وہ آیا (مذکر) (۱۲) وہ چلا، گیا (۱۳) اُس نے بیچا، فروخت کیا (مذکر)۔
(۱۴) وہ اڑا (مذکر) (۱۵) وہ غائب ہوا، نظروں سے چھپا، اوجھل ہوا (۱۶) سے، بارے میں، متعلق

گیارہواں سبق :- (۱) پہلے، قبل (۲) بعد، پھر (۳) اوپر، پر (۴) نیچے (۵) پیچھے (۶) آگے، سامنے (۷) اس نے پھینکا، تیر مارا (۸) وہ رویا۔ (مذکر)
(۹) اس نے دیکھا (۱۰) اس نے کوشش کی محنت کی (مذکر)
(۱۱) اُس نے بچایا (۱۲) اُس نے ہدایت دی، راستہ بتایا، رہنمائی کی (۱۳) اُس نے پکارا، بلایا، آواز دی، دعا کی،
(۱۴) وہ گذرا، خالی ہوا، تخلیہ میں ہوا (۱۵) اُس نے امید کی۔ (۱۶) اُس نے غفلت کی، چوکا، بے پرواہی کی،
(۱۷) اُس نے معاف کیا، درگذر کیا، بخشا (مذکر)

بارہواں سبق :- (۱) وہ ملا، اس سے ملاقات کی (۲) وہ بھولا (مذکر)۔ (۳) وہ راضی ہوا، خوش ہوا، اس نے پسند کیا۔ (۴) وہ فنا ہوا، مٹا، ختم ہوا (۵) وہ بچا، رہ گیا، باقی رہا (۶) وہ کامیاب ہوا (مذکر)
(۷) وہ مر گیا (۸) وہ گھوما، اس نے چکر لگایا، پھرا (مذکر)
(۹) وہ خوش ہوا، اچھا ہوا۔ (۱۰) وہ نرم ہوا، مہربان ہوا (مذکر) (۱۱) دن، روز (۱۲) رات، شب۔
(۱۳) ایک (۱۴) بدلہ (۱۵) یا، خواہ، چاہے۔
(۱۶) بلکہ، لیکن، مگر

تیرھواں سبق :- (۱) وہ گذرا (۲) اُس نے نافرمانی کی، گستاخی کی (مذکر) (۳) اُس نے واپس کیا، پلٹایا، پھیرا، رد کیا۔ (۴) وہ بھاگا (۵) وہ عام ہوا، پھیلا
(۶) وہ چلا، جاری ہوا، دوڑا، بہا۔ (۷) اُس نے منع کیا، روکا، باز رکھا (۸) اُس نے رات گذاری، شب بسر کی، باسی ہوا (مذکر)۔ (۹) وہ لوٹا، واپس آیا،

دوبارہ کیا (۱۰) زمانہ، مدت، وقت (۱۱) اس نے حکم دیا (۱۲) پانی۔ (۱۳) دودھ (۱۴) جاے۔ (۱۵) روٹی (۱۶) گوشت (۱۷) خیانت، دغا بازی بے ایمانی۔ (۱۸) امانت، امانتداری، ایمانداری (۱۹) نہیں، نہ (۲۰) ہاں، بیشک (۲۱) جس (۲۲) کیا ہوا، جسپر کوئی کام کیا گیا ہو (۲۳) اُس نے مارا پیٹا، چوٹ لگائی (۲۴) اُس نے قتل کیا، مار ڈالا (مذکر)

چودھواں سبق۔ — (۱) اُس نے دھویا (مذکر)، (۲) اُس نے پہنا، اوڑھا (۳) اُس نے پہنایا، (۴) اُس نے اتارا، ہٹایا (۵) اُس نے یاد کیا، نگرانی کی، نگہبانی کی (۶) وہ پاک صاف ہوا۔ (۷) وہ گندہ ہوا، میلا کچیلا ہوا (۸) اُس نے توڑا، کاٹا (۹) وہ بیمار ہوا (۱۰) اُس نے چھوا (۱۱) وہ ہنسا۔ (۱۲) رَغِبَ فِی اُس نے شوق کیا، پسند کیا رَغِبَ عَنْ۔ اُس نے نفرت کی، ناپسند کیا۔ (۱۳) کپڑا (۱۴) روئی، (۱۵) ریشم (۱۶) سبق (۱۷) قمیص، کرتا (۱۸) لنگی، تہمد، پاجامہ

پندرھواں سبق۔ — (۱) وہ پناہ میں آیا، آڑ میں آیا (۲) اُس نے بندگی کی، عبادت کی (۳) اُس نے مدد کی (۴) اس نے کھولا، فتح کی، فیصلہ کیا (۵) اُس نے چھوڑا (۶) وہ چڑھا نکلا، اوپر آیا، طلوع ہوا (۷) وہ ڈوبا (۸) سورج، دھوپ (مونث) (۹) چاند (۱۰) چودھویں کا چاند (۱۱) تارہ (۱۲) گذرا، چلا گیا (۱۳) اس نے نافرمانی کی، سرکشی کی (۱۴) وہ دور ہوا، ہلاک ہوا (۱۵) وہ نزدیک ہوا، قریب ہوا، پاس آیا (۱۶) وہ اچھا ہوا، خوبصورت ہوا، عمدہ ہوا (۱۷) وہ بدصورت ہوا، بُرا ہوا، بھدا ہوا (۱۸) صورت، شکل، تصویر (۱۹) سرشت حال چلن، اخلاق (۲۰) وہ کرتا ہے یا کرے گا (مذکر)

سولھواں سبق۔ — (۱) اس نے پکڑا، لیا، تھاما (۲) وہ گرا، میل ہوا (۳) وہ سوار ہوا، چڑھا (۴) اس نے ہانکا، چلایا، ڈرائیوری کی (۵) اُس نے ملامت کی، بُرا بھلا کہا (۶) اس نے شکار کیا (۷) اس نے سیا (۸) اس نے پوچھا، دریافت کیا، مانگا، سوال کیا (۹) وہ ملا، پہنچا (۱۰) اس نے دیا، عطا، روزی دی، رزق دیا (۱۱) بھلائی، بہتری، خوبی، اچھائی، خیر احسان (۱۲) برائی، بدی، شرارت (۱۳) مہربانی، لطف، عنایت (۱۴) دل (۱۵) محفل (۱۶) گدھا (۱۷) شبرنگ (۱۸) چہرہ رُخ، مرضی، خوشی

سترھواں سبق:۔ (۱) اس نے آزمایا، جانچا (۲) اسے پڑھا، وہ پیچھے آیا (۳) وہ ڈرا (۴) وہ طاقتور ہوا، مضبوط ہوا، اس نے قابو پایا (۵) اس نے بنایا، تعمیر کیا (۶) وہ چلا (۷) وہ پلٹا، واپس آیا، توبہ کی (۸) وہ لمبا ہوا (۹) وہ جھکا، مائل ہوا (۱۰) وہ زیادہ ہوا، اس نے زیادہ کیا، بڑھایا (۱۱) وہ کمزور ہوا، ناتواں ہوا (۱۲) وہ بڑا ہوا (۱۳) وہ چھوٹا ہوا، پست ہوا، ٹھنگنا ہوا (۱۴) وہ ذلیل اور بے عزت ہوا (۱۵) وہ عزت والا ہوا، بلند اور غالب ہوا (۱۶) وہ کم ہوا، تھوڑا ہوا (۱۷) وہ زیادہ ہوا، بہت ہوا (۱۸) وہ بزرگ ہوا، بڑا اور برتر ہوا (۱۹) اس نے کمایا، پیدا کیا (۲۰) مال، دولت (۲۱) کھانا، طعام (۲۲) گناہ، قصور، کوتاہی، نافرمانی (۲۳) بھلائی، اچھائی، نیک کام، نیکی (۲۴) برائی، بدی، برا کام (۲۵)

اٹھارھواں سبق۔ (۱) یہاں، اس جگہ، اِدھر (۲) اُدھر، اُس جگہ، وہاں (۳) اس نے نقصان پہنچایا، تکلیف پہنچائی، دکھ دیا (۴) اس نے احسان کیا، سلوک کیا (۵) اس نے جانا، معلوم کیا (۶) وہ چڑھا (۷) اس نے شکر کیا (۸) اس نے ناانصافی کی، حق تلفی کی، ظلم کیا، زیادتی کی (۹) اس نے رحم کیا، مہربانی کی۔ (۱۰) اِتھر (موت) (۱۱) آنکھ، چشمہ (موت) (۱۲) کالا، (موت) (۱۳) حکم، فرمان، بات، معاملہ (۱۴) دوا (۱۵) بیماری، مرض (۱۶) اس نے فائدہ پہنچایا، نفع دیا، سودمند ہوا (۱۷) اسے، اسکو (مذکر) (۱۸) اسے، اسکو (موت) (۱۹) تجھے، تجھکو (مذکر) (۲۰) تجھے، تجھکو (موت) (۲۱) تجھے، تجھکو (مذکر، موت) (۲۲) موت، مونث

انیسواں سبق:۔ (۱) بیشک، یقیناً، درحقیقت، کہ (۲) بیشک، یقیناً، تحقیقاً، کہ، لیکن، اس کے (۳) کیا اچھا ہوتا کہ (۴) گویا کہ، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ (۵) لیکن، مگر (۶) شاید، ممکن ہے کہ (۷) ضرور، یقیناً، واقعتہً (۸) اس نے وعدہ کیا (۹) اس نے سونپا، حوالہ کیا، سپرد کیا (۱۰) اس نے پورا کیا، وفا کیا (۱۱) یتیم، بے باپ کا ہوا (۱۲) وہ ناامید ہوا، نراس ہوا (۱۳) وہ خشک ہوا، سوکھا (۱۴) اس نے دھکا دیا، سختی سے ہٹایا (۱۵) وہ نیک ہوا، اچھا ہوا، مناسب ہوا، درست ہوا، لائق ہوا، قابل ہوا (۱۶) وہ بگڑا، خراب ہوا (۱۷) بدن، جسم (۱۸) بوٹی، گوشت کا ٹکڑا، لوتھڑا (۱۹) وہ ظاہر ہوا، کھلا، واضح ہوا (۲۰) جب، جبکہ، جس وقت، اگر (۲۱) تاکہ، آئے

بیسواں سبق:۔ (۱) وہ جو، وہ جس، وہ جسے، اسکو، جس (۲) الذی کا موت (۳) جو، جو لوگ، جس، جس، (عقلمندوں کیلئے) (۴) جو چیز، جس چیز، جو کچھ (بے عقل چیزوں کیلئے) (۵) یہ، جو، جس (۶) اس نے چاہا، خواہش کی (۷) وہ سویا، اسے نیند آئی (۸) وہ ڈرا، خوفزدہ ہوا (۹) اس نے چاہا، پسند کیا، خواہش کی، دل سے چاہا (۱۰) وہ مالک ہوا، وارث ہوا (۱۱) اس نے خدمت کی، سیوا کی (۱۲) اس نے عمل کیا، کام کیا (۱۳) اس نے بنایا، کیا، کردیا (۱۴) اس نے منع کیا، روکا، باز رکھا (۱۵) قَدِمَ۔ وہ آیا، قَدُمَ۔ وہ پرانا ہوا (۱۶) وہ گمراہ ہوا، بھٹکا (۱۷) وہ جوان ہوا (۱۸) اس نے بتایا، دلالت کی، راہ دکھائی (۱۹) آخرت، قیامت (۲۰) اس نے محنت کی، کوشش کی (۲۱) جدید (نیا) ہوا (۲۱) راستہ، راہ، سڑک (۲۲) عنقریب، گا، گے، گی (۲۳) اس نے سجدہ کیا، سر جھکایا

ختم شد

مکتبہ انجمن ترقی عربی نے قادری پریس میں چھپوا کر شائع کیا۔